بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انتخاب از کیمیائے سعادت

حمد وثنا

شکر خدائے را کہ یگانہ و بے ہمتاست ہمہ عالم و ہرچہ در وست

شکر اس خدا کا جو اکیلا اور بے نظیر ہے۔ تمام عالم اور جو کچھ اس عالم میں ہے اسی کا

آفریدۂ اوست ہستی اور ابتدائے وانتہائے نیست زمین وآسماں

پیدا کیا ہوا ہے اسکے وجود کی کوئی ابتدا اور کوئی انتہا (خاتمہ) نہیں ہے۔ زمین اور

وہرچہ ہست، در حکم اوست، ہرچہ خواست کرد۔ وہرچہ خواہد کند،

آسمان اور جو کچھ ہے۔ اسکے حکم کے تابع ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

بر وے حکم نیست، از بہر ہدایت آدمیاں پیغمبراں را آفرید کہ آخر ہمہ

اسپر کوئی حکم کرنیوالا نہیں ہے۔ آدمیوں کی ہدایت کیلئے پیغمبروں کو پیدا کیا کہ تمام کے

پیغمبر است، رحمت خدا بر وے باد۔ پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ بر وے رحمت

آخر میں ہمارے پیغمبر ہیں۔ ان پر خدا کی رحمت ہو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ ان پر خدا

خدا سرور وخاتم پیغمبران اند کہ بعد از ایشاں پیغمبرے نباشد،

کی رحمت ہو۔ پیغمبروں کے سردار اور ان کے ختم کرنیوالے ہیں کیونکہ ان کے بعد کوئی پیغمبر ہوگا

ہمہ خلق را طاعت ایشاں باید کرد۔

تمام مخلوق کو انکی فرمانبرداری کرنا چاہیئے۔

انتخاب از رسالہ منہاج العابدین

بداں اے عزیز! ز نہار بہ غیر حق اعتماد مکن۔ تا پشیماں نشوی۔
اے عزیز جان! کبھی بھی خدا کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کر تاکہ تو شرمندہ نہ
از حق غافل مباش۔ تا شیطاں بر تو راہ نیابد۔ بہ ہیچ چیز
ہووے۔ خدا سے غافل نہ ہو۔ تاکہ شیطان تجھ پر راہ نہ پاوے۔ کسی چیز سے
مغرور مشو تا ہلاک نہ گردی۔ دل از حرص خالی کن۔ تا راحت
مغرور نہ ہو تاکہ تو ہلاک نہ ہو۔ دل کو لالچ سے خالی کر تاکہ تو آرام پائے
یابی۔ در کار حق باش تا کار تو ساختہ گردد۔ جز حق و راست مگو تا ساختہ
اللہ کے کام میں لگا رہ۔ تاکہ تیرے کام بن جائیں۔ صحیح اور سچ کے علاوہ کچھ نہ
نگردی۔ دل بر کس مبند۔ تا زیاں نہ کنی۔ کس را عیب مکن، تا
کہہ تاکہ تو پریشان نہ ہوئے کسی سے دل نہ لگا۔ تاکہ نقصان نہ اٹھائے۔ کسی
بعیب مبتلا نہ گردی۔ در تنگیہا صبر کن تا کشایش یابی طمع از
سے برائی نہ کر۔ تاکہ تو خرابی میں مبتلا نہ ہووے۔ تنگی (غریبی) میں صبر کر تاکہ
دل دور کن تا خوار نہ گردی۔ از ہمہ نومید شو تا کار تو بر آید،
کشادگی پائے۔ لالچ کو دل سے دور کر۔ تاکہ تو ذلیل نہ ہووے۔ سب سے
کار بہ اخلاص کن تا جزا یابی۔ غم دنیا مخور، تا دل تو تباہ نشود
ناامید ہو تاکہ تیرا کام بن جائے۔ خلوص سے کام کر تاکہ اجر پائے۔ دنیا کا غم نہ کر،
راستی پیش گیر، تا رستگار شوی۔ آزار کس مخواہ۔ تا اماں یابی کسے
تاکہ تیرا دل تباہ نہ ہو۔ سچائی اختیار کر۔ تاکہ تو چھٹکارا پائے۔ کسی کو
را بحقارت منگر تا خوار نہ شوی۔ از جہت دنیا اندوہگیں مباش
تکلیف نہ دے تاکہ امان پاوے۔ کسی کو حقارت سے نہ دیکھ تاکہ تو ذلیل نہ ہووے۔ دنیا کیلئے

تا پریشاں نہ گردی۔ مرگ را یاد کن تا دل تو بہ دنیا نگراید۔ در امانت
رنجیدہ نہ ہو، تاکہ پریشان نہ ہو۔ موت کو یاد کر، تاکہ تیرا دل دنیا میں نہ لگے۔ امانت
خیانت مکن۔ بیہودہ گوئی را سرہمہ آفتہا داں۔ منت بردار
میں خیانت نہ کر۔ فضول بکنے کو تمام مصیبتوں کی جڑ جان۔ دوسرے کا احسان
منت مِنہ۔ تمام را بخود راہ مدہ حاجت روائی را کار بزرگ
مان۔ کسی پر احسان نہ جتا۔ چغلخور کو اپنے پاس راستہ نہ دے (نہ آنے دے) کسی کی
داں۔ عقوبت باندازۂ گناہ کن۔ بہر جا باشی خدا را حاضر داں
ضرورت پورا کرنے کو بڑا کام جان۔ جرم کے حساب سے سزا دے تو جہاں کہیں بھی ہو خدا کو موجود
گستاخ مباش۔ عہد را در حال سخط و رضا نیکو نگہدار۔ چوں با
جان۔ بے ادب نہ ہو۔ اپنے قول و اقرار کو غصے اور خوشی کے حالت میں اچھی طرح خیال رکھ
اہل دنیا نشینی، خدائے تعالیٰ را فراموش مکن۔ توقع انوکس مکن،
جب تو دنیا والوں کے پاس بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کو نہ بھول۔ کسی سے امید نہ رکھ۔
تا عزت یابی۔ فروتنی کن تا بہ بزرگی رسی۔ شکر حق بجا آر، اگر نعمت دنیا
تاکہ عزت پائے۔ عاجزی کر تاکہ بڑائی کو پہنچے۔ خدا کا شکر ادا کر۔ اگر تو دین و دنیا
و دین خواہی ایمن مباش، تا امان یابی باحق باش۔ اگر عیش جاودانی
کی نعمت چاہتا ہے۔ بے خوف نہ ہو۔ تاکہ امان پائے۔ حق کے ساتھ رہ۔ اگر ہمیشہ کا عیش
خواہی۔ خدمت بزرگاں کن تا بہ بزرگی رسی۔ صبر پیش گیر، اگر
چاہتا ہے۔ بزرگوں کی خدمت کر۔ تاکہ بڑائی کو پہنچے۔ صبر اختیار کر۔ اگر آرام
عافیت خواہی، خود را بہ حق سپار، تا بسامان شوی۔ خود را ہیچ قدر
چاہتا ہے۔ خود کو خدا کے سپرد کر، تاکہ تیری مرادیں پوری ہوں۔ اپنے آپ کو
منہ تا باقدر گردی۔ قناعت کن، اگر تو انگری خواہی۔ در بند
کسی قابل نہ سمجھ۔ تاکہ عزت کو پہنچے۔ قناعت (تھوڑی چیز پر راضی ہونا) کر، اگر تو دولتمندی

چیزے مباش۔ تا آزاد شوی ۔ خود را مبیں، تا بمعرفت رسی۔ بصدق طلب
چاہتا ہے۔ کسی چیز کی فکر میں نہ رہ۔ تاکہ آزاد ہو۔ خود کو نہ دیکھ (خود رائی نہ کر) تاکہ معرفت کو پہنچے۔ اخلاص سے
تابیابی۔ حرمت نگاہ دار، تا محترم گردی۔ خوشخوئے باش، تا عزیز گردی، سودائے
مانگ تاکہ پاجائے۔ عزت کا خیال رکھ تاکہ تو معزز ہووے۔ اچھی عادت والا ہو تاکہ عزیز ہو۔ خرید و فروخت
پیش گیر، کہ دراں سودے کنی خشم فرو خور ۔ تا راحت یابی۔ مسکین باش
اختیار کر۔ تاکہ اس سے فائدہ حاصل کرے۔ غصہ پی جا۔ تاکہ آرام پائے۔ مسکین رہ تاکہ مقبول
تا مقبول شوی۔ کارے کن کہ پشیماں نگردی۔ در عیب خود فرو شو۔ اگر باکانی
ہو ۔ ایسا کام کر کہ شرمندہ نہ ہو ۔ ۔ اپنے عیب پر غور کر ۔ اگر تو با اختیار
باہمہ رفق و نرمی کن ۔ تا عزیز گردی۔ بر نعمت کس حسد مکن۔ تا عافیت یابی،
ہے۔ تو سب کے ساتھ ملائمت اور نرمی کر تاکہ لوگوں میں عزیز ہو۔ کسی کی نعمت پر حسد نہ کر۔ تاکہ
یار ہمہ کس باش، تا محتشم گردی۔ بر زیردستاں شفقت کن، تا برہی۔ در
آرام پائے ۔ تمام لوگوں کا دوست ہو، تاکہ شان و شوکت والا بنے۔ کمزوروں پر شفقت کر، تاکہ نجات پائے
کارہا آہستگی کن، تا شیطان بر تو ظفر نیابد۔ دل ہارا در یاب، تا خوشنودی
کاموں کو آہستگی سے کر۔ تاکہ شیطان تجھ پر کامیابی نہ پاوے۔ لوگوں کی دل جوئی کر تاکہ اللہ کی خوشنودی
حق یابی۔ بدخوئی را ترک دہ تا عیش بر تو تلخ نہ گردد۔ در معاملہ سخت مپیچ،
پائے۔ بری عادت کو چھوڑ دے تاکہ زندگی تجھ پر تلخ نہ ہو دے۔ معاملات میں سختی نہ کر۔
تاخستہ نگردی۔ باہمہ آسانی کن۔ تا برہی۔ در کشتی بگذار۔ تا نزدیک ہمہ دوست
تاکہ پریشان نہ ہو۔ سب کے ساتھ نرمی کر۔ تاکہ نجات پائے۔ سختی کرنا چھوڑ دے۔ تاکہ تو ہر ایک کے
گردی۔ از خود طلب اگر جوانمردی۔ حق را یاد کن تا دل تو سیاہ نہ گردد۔ در
نزدیک دوست ہو جائے۔ خود سے مانگ لا (اپنی قوت بازو سے) اگر جوانمرد ہے۔ خدا کو یاد کر، تاکہ
ماندگاں را در یاب تا باز نہ مانی ۔ جز حق مپندیش، اگر طالبی۔ خلاف ترک
تیرا دل سیاہ نہ ہو۔ عاجزوں کی دل جوئی کر تاکہ پیچھے نہ رہے۔ حق کے سوا کچھ نہ سوچ۔ اگر تو خواہشمند ہے

دہ تا بسلامت مانی ۔ از حکم سر متاب، تا عاصی نہ شوی۔ آنکہ با تو بدی کند باو
مخالفت چھوڑ دے تاکہ سلامتی سے رہے۔ خدا کے حکم سے منہ نہ موڑ۔ تاکہ تو گنہ گار نہ ہوئے۔ جو تیرے
نیکی کن۔ با قافلہ رو، کہ رہزناں بسیار اند۔ و دشمناں در کار۔ سر بریں در بستہ
ساتھ برائی کرے تو اسکے ساتھ بھلائی کر۔ قافلہ کے ساتھ چل کیونکہ ڈاکو بہت ہیں۔ اور دشمن گھات میں
یا بر و سر خود گیر۔ خود خواہ مباش۔ اگر دوست خواہی۔ دوستی آں بہ کہ برائے خدا
اس خدا کے در پر جھکا، یا پھر جا اپنا راستہ لے خود پسند نہ ہو۔ اگر دوست کی خواہش ہے دوستی وہی
بود۔ بار خود بر کس منہ۔ تا خوار نگردی۔ پند بشنو، تا سود حاصل کنی۔ بحق پناہ
اچھی ہے جو خدا کے واسطے ہو۔ اپنا بوجھ کسی پر مت ڈال۔ تاکہ ذلیل نہ ہو۔ تو نصیحت سن تاکہ فائدہ
گیر تا خلاصی یابی۔ وقت را بشناس، اگر صرافی۔ طمع از خلق بر دار، تا محتاج نگردی
حاصل کرے۔ اللہ سے پناہ مانگ تاکہ نجات پائے وقت کو پہچان، اگر تو پرکھنے والا ہے۔ لوگوں سے کوئی
ہوائے نفس را خلاف کن۔ اگر دلاوری کار باندیشہ کن، تا زیاں نہ کنی۔ از
لالچ نہ رکھ، تاکہ محتاج نہ ہو۔ نفس کی خواہش کے خلاف کر۔ اگر تو بہادر ہے۔ کام کو سوچ سمجھ کر کر۔ تاکہ
حق نصرت خواہ، تا یاری یابی۔ بحق بگریز، تا از دشمن برہی۔ بیکس باش تا
نقصان نہ اٹھائے۔ خدا سے مدد مانگ۔ تاکہ تو مدد پائے۔ خدا ہی کی طرف دوڑ تاکہ تو دشمن سے
باکس باشی ۔
نجات پائے۔ بے سہارا رہ تاکہ لوگ تیرے ساتھ ہوں ۔

انتخاب از سفرنامۂ شاہِ ایران

سواری ریل

یک ساعت از شب رفتہ براہ آہن رفتیم۔ کالسکہائے راہ آہن بسیار
ایک گھڑی رات گذرنے کے بعد ہم لوگ ریل گاڑی سے روانہ ہوئے۔ ریلوے کی گاڑیاں بہت
خوب و وسیع و مزین بود ۔ ہمہ باہم وصل بود۔ بجمیع کالسکہا می شد رفت و آمد

اچھی کشادہ اور سجی ہوئی تھیں۔ سب آپس میں ملی ہوئی تھیں۔ تمام گاڑیوں سے آنا جانا ہو رہا تھا

اول مرتبہ ایست کہ بکالسکہ بخاری نشینم۔ بسیار خوب و راحت است۔ ساعتے

یہ پہلی مرتبہ ہے کہ میں ریل گاڑی میں بیٹھا۔ بہت اچھی اور آرام دہ ہے۔ ایک گھنٹے میں

پنج فرسنگ راہ می رود۔ تندیٔ حرکت کالسکہ بطورے بود۔ کہ کلاغ وقتیکہ

پانچ میل راستہ طے کرتی ہے۔ ریل گاڑی کی رفتار کی تیزی کچھ اس طور پر تھی، ایک کوا جو اس

در پرواز بود۔ کالسکہ برابر او رسیدہ از وے گذشت۔ وکلاغ عقب می

وقت اڑ رہا تھا۔ ریل گاڑی اسکے برابر پہنچ کر اس سے آگے نکل گئی۔ اور کوا پیچھے رہ گیا۔

ماند۔ در ہر دو سہ میل یک قراول خانہ بجہت حفظ راہ و در ہر چند فرسنگ یک

ہر دو تین میل پر ایک پولیس چوکی راستے کی حفاظت کیلئے اور چند فرسنگ پر ایک اسٹیشن

استاسیون (اسٹیشن) ساختہ اند۔ استاسیون محل استادن کالسکۂ بخار است،

بنایا ہوا ہے۔ اسٹیشن ریلوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ کہ اس جگہ پہیوں کو چکنا کرتے

کہ آنجا عراوہ ہا را چرب می کنند۔ مسافراں پائیں می آیند۔ قہوہ و غذا می خورند۔ بنائے

ہیں۔ مسافر نیچے اترتے ہیں۔ قہوہ اور کھانا کھاتے ہیں۔ اسٹیشنوں کا نظام

استاسیونہا بسیار خوب است و ہمیشہ چند کالسکہ بخار برائے حمل و نقل مسافر

بہت خوب ہے۔ اور ہمیشہ چند ریل گاڑی مسافروں اور تجارتی مال و اسباب

و مال تجارت در ہر استاسیون حاضر است۔

لانے لے جانے کیلئے ہر اسٹیشن پر موجود رہتی ہیں۔

سیر کارخانہ پنبہ ریسی

روئی کاتنے والے کارخانے کی سیر

برائے تماشائے کارخانہ پنبہ ریسی رفتم۔ رسیدم بہ کارخانہ پنج مرتبہ داشت

میں روئی کاتنے والے کارخانے کو دیکھنے گیا میں کارخانے پہنچا اسکے پانچ درجے تھے

در ہر مرتبہ کارے میکردند۔ اغلب زنہا مشغول کار بودند۔ ریسمان وغیرہ درست

ہر منزل میں لوگ کام کر رہے تھے۔ زیادہ تر عورتیں کام میں مشغول تھیں۔ جو سوت وغیرہ درست

می کردند۔ در مرتبہ پائیں پارچہ می بافتند کہ ایں پارچہ را بجائے دیگر بردہ نقش

کر رہی تھیں۔ نیچے کی منزل میں کپڑا بنا جاتا تھا۔ اس کپڑے کو دوسری جگہ لے جا کر اور چھینٹ

چیت زدہ بہ تمام دنیا حمل می کنند۔ کارخانہ پائیں بسیار تماشہ داشت بقدر

کے نقوش ڈال کر ساری دنیا میں روانہ کرتے ہیں۔ پنجلہ کارخانہ عجیب نظارہ رکھتا تھا۔ ایک

یک میدان بزرگ بود۔ البتہ بقدر دو ہزار دستگاہ داشت۔ بر ہر دستگاہ

بہت بڑے میدان کے برابر بڑا تھا۔ یقیناً دو ہزار کے بقدر دستگاہیں تھیں۔ اور ہر دست

چہار نفر زن کار می کردند

گاہ میں چار عورتیں کام کر رہی تھیں۔

سیر باغ وحش

چڑیا گھر کی سیر

رفتیم بباغ وحش۔ قفسہائے بزرگ خوب دیدہ شد کہ ہر نوع حیوانے

ہم لوگ چڑیا گھر گئے۔ خوب بڑے بڑے پنجڑے دیکھے گئے۔ جنمیں ہر قسم کے جانوروں

را کہ در قفس علیحدہ گذاشتہ بودند۔ انواع طیورے کہ در عالم بہم می رسد ہمہ در

کو علیحدہ علیحدہ پنجڑے میں رکھا گیا تھا۔ قسم قسم کے پرندے جو سارے عالم سے حاصل

آنجا موجود بودند۔ اشکالے کہ در کتابے نوشتہ اند۔ دریں جا زندہ دیدم

کئے گئے ہیں۔ سب اس جگہ موجود تھے۔ ایسی تصویریں بھی جو کتابوں میں چھپی ہیں۔ اس جگہ

بعد داخل دالان قفسہائے حیوانات درندہ شدیم۔ انواع سباع بہ تصور

میں نے ان کو زندہ دیکھا۔ اسکے بعد ہم درندوں والے پنجڑوں کے ہال میں آئے۔ ایسے

نمی آید، بود۔ شیر یالدار افریقہ بسیار عظیم الجثہ و مہیب بود۔ یال سیاہ بسیار ضخیم
ایسے درندے موجود تھے جو خیال میں بھی نہیں آتے۔ افریقہ کا ایالدار شیر بہر بڑے ڈیل ڈول کا اور خطرناک
ریختہ۔ سرش بقدر سر فیل۔ بلکہ بزرگ تر۔ چشمہائے دریدہ خیلے مہیب۔
شکل کا تھا۔ بہت بڑی سیاہ ایال لٹکائے ہوئے تھا۔ اسکا سر ہاتھی کے سر کے برابر بلکہ اس سے بھی بڑا تھا
بدن خوش شکل مثل مخمل۔ شیر بان گوشت بلندی کرد۔ او بلندے شد من بائل
بھی بڑی بڑی آنکھیں بڑی ڈراونی جسم خوبصورت مخمل کے مثل۔ شیر کے نگہبان نے گوشت اچھالا۔ وہ بھی اچھلا۔
بودم کہ مدتے تماشائے ایں شیرہا بکنم۔ دلے از ہجوم مردم تماشا چی ممکن نہ بود۔ چند
میرا دل چاہ رہا تھا کہ دیر تک میں ان شیروں کا تماشا دیکھوں۔ لیکن تماشا دیکھنے والے لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے
ببر بسیار بزرگ از ببرہائے افریقہ وہند نیز بود دو پلنگ سیاہ ہم دیدہ شد کہ
ممکن نہ تھا۔ چند شیر ببر بہت بڑے ہندوستان اور افریقہ کے شیر ببر سے بھی تھے۔ دو کالے تیندوے بھی دیکھے
خیلے غریب و مہیب بودند۔ شیرہائے دیگر ہم بودند۔ یک شیر یالدارے بود۔ امّا
گئے جو بہت عجیب اور ڈراونے تھے۔ دوسری قسم کے بھی شیر تھے۔ ایک اور شیر ایالدار تھا۔ لیکن
ہنوز یالش مثل آں دو شیر اولیں نہ شدہ بود۔ شیر مادہ ہم بود کہ چند بچہ شیر ہمانجا
ابھی تک اسکی ایال پہلے والے دو شیروں کی طرح نہیں ہوئی تھی۔ ایک شیرنی تھی کہ جس نے اسی جگہ چند
زائیدہ۔ وبچہ ہائش بزرگ شدہ بودند۔ پلنگ زیاد۔ بوزہائے مختلف گفتار
بچے دیئے تھے۔ اور اسکے بچے بڑے ہو گئے تھے۔ زیادہ چیتے مختلف قسم کے عجیب و غریب
ہائے عجیب الخلقت کہ صداہائے غریب می کردند۔ میمونہائے مختلف وغیرہ ہمہ
بجو جو انوکھی آوازیں نکال رہے تھے۔ ۔ ۔ طرح طرح کے بندر وغیرہ اور تمام قسموں کے
انواع حیوانات دیدہ شد۔ دو فیل ہم بودند۔ یکے بسیار بزرگ کہ ہندی بود۔
جانور دیکھے۔ دو ہاتھی بھی تھے ایک بہت بڑا جو ہندوستانی تھا۔ دوسرا افریقہ کا افریقہ
دیگرے از افیل افریقہ فیل افریقہ بسیار تفاوت با فیل ہند داشت۔ گوشہایش خیلے
ہاتھی ہندوستان کے ہاتھی سے بہت فرق رکھتا تھا۔ اسکے کان بہت بڑے اور

بزرگ تر و پہن تر بود۔ گاؤمیش وحشی بزرگ و کوچک ہم بودند۔ گاؤمیش تبت
بہت چوڑے تھے۔ بڑی اور چھوٹی جنگلی بھینسیں بھی تھیں۔ میں نے تبتی بھینسا بھی دیکھا۔ اسکے
نیز دیدم۔ از اطرافش آنقدر پشم آویختہ بود کہ بر زمین می کشید۔ بسیار مہیب بود۔
چاروں طرف اس قدر بال لٹک رہے تھے کہ زمین پر کھنچتے تھے۔ بڑا ڈراونا تھا اور بھی عجیب
حیوانات عجیب دیگر ہم آں قدر در آنجا دیدہ شد کہ بحساب نمی آید۔ ہر نوع حیوانات
عجیب جانور اس قدر وہاں دیکھے گئے کہ جنکا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ ہر قسم کے جانور جو ہر
کہ در ہر اقلیم بودہ۔ در آنجا جمع نمودہ اند در کمال لطافت و پاکیزگی خوراک ہر یک
ملک کے تھے۔ اس جگہ جمع کئے گئے ہیں۔ نہایت صفائی اور پاکیزگی سے ہر ایک کو غذا دیتے
رامی دہند۔ انواع طوطیہا و طاؤسہا و انواع مرغہائے خوش رنگ در قفسے
ہیں۔ قسم قسم کے طوطے اور مور اور قسم قسم کے خوش رنگ پرندے بہت بڑے پنجرے میں
بسیار بزرگ مشغول پرواز و بازی بودند۔ باز بہ ماہی خانہ آمدیم۔ دیدم ماہی ہا
اڑنے اور کھیل کود میں مشغول تھے۔ پھر ہم لوگ مچھلی گھر آئے میں نے مچھلیوں اور سمندری جانوروں
وحیوانات و نباتات بحری را توے حوضہا کہ روے آنہا بلور و آئینہ ہائے
اور پودوں کو دیکھا کہ حوضوں کے اندر کہ جنکے ڈھکن بڑے بڑے شیشوں کے پاس پڑے ہوئے
بزرگ راست انداخت۔ و متصل آب را ہم تازہ می کنند از آنجا کہ ما ایستادہ تماشہ می کردیم
تھے۔ اور ہمیشہ اسکے پانی کو تازہ بھی رکھتے تھے۔ اس جگہ سے کہ جہاں ہم کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ
تہ حوض پیدا بود۔ ماہی ہا و جانور ہا و نباتات بحالت طبعی کہ در دریا دارند۔
رہے تھے۔ حوض کا پیندا سامنے تھا۔ مچھلیاں اور جانور اور پودے اپنی قدرتی حالت کے ساتھ
پیدا ہستند۔ بعض خوابیدہ بعض در حرکت۔ خلاصہ ماہی ہائے عجیب نوع
جیسی کہ سمندر میں رکھتے ہیں دکھائی دیتے ہیں۔ بعض ساکت اور بعض حرکت میں تھے۔ مختصر
نوع رنگ رنگ بزرگ و کوچک صدہا نہائے بسیار خرچنگ ہائے مختلف
یہ کہ عجیب عجیب قسم قسم کی رنگ برنگی بڑی اور چھوٹی مچھلیاں بہت سی سیپیاں مختلف

رنگ۔ وزاغ وغیرہ بسیار عجیب۔ انواع مرغ ہائے آبی۔ طوطیہائے رنگ
رنگوں کے کیکڑے اور بہت انوکھے کوّے وغیرہ قسم قسم کی دریائی چڑیاں۔ رنگ برنگی طوطے
برنگ دیدہ شد۔ طوطی سفید نر رگے بود۔ خیلے شبیہ بآدم صدامی کرد۔ یک
دیکھے گئے۔ ایک بڑا سفید طوطا تھا۔ جو انسانی آواز سے بہت ملتی جلتی آواز دیتا تھا
محوطہ بود قفس مانند کہ میان آں نوارہ می جست۔ دو درش باز ہمہ خانہ
ایک احاطہ مانند پنجڑے کے تھا کہ جسکے اندر نوارہ اُبلتا تھا۔ پنجڑے کے ہر خانہ کے
قفس بود۔ توے قفسہا درخت مصنوعی ساختہ اند۔ ہر نوع مرغے کہ در دنیا
دروازے کھلے ہوئے تھے۔ پنجڑوں کے اندر نقلی پیڑ بنائے گئے ہیں۔ ہر قسم کے پرندے کہ
تصور شود۔ سرد سیری و گرم سیری در آنجا موجود است۔ و بہ ہر شکلے مرغے کہ در
دنیا میں جن کا تصور ہو سکتا ہے۔ سرد ملک کے اور گرم ملک کے اس جگہ موجود ہیں۔ اور ہر شکل و صورت
کتابہا دیدہ بود۔ رنگ برنگ آنجا دیدم۔ ہمہ آنہا را در کمال پاکیزگی آب و دانہ
کی چڑیاں جن کو کتابوں میں دیکھا تھا میں نے رنگ برنگی اسی جگہ دیکھیں ان سب کو نہایت صفائی
می دہند جمع ایں مرغہا یک دفعہ می خواندند۔ گاہے بازی می کردند گاہ پرواز۔
سے آب و دانہ دیتے تھے یہ سب چڑیاں ایک ساتھ بول رہی تھیں۔ کبھی کھیلتی تھیں کبھی اڑتی تھیں۔ ان سب
خیلے از تماشائے آنہا حیرت دست داد۔ ہمیں جا در طویلہ بقدر پنجاہ و شصت
کو دیکھکر بڑی حیرت ہوتی تھی۔ اسی جگہ ایک اصطبل میں تقریباً پچاس ساٹھ گھوڑے بہت
اسپ بسیار خوب برنگہائے غریب بودند۔ ہیچ جا چنیں اسپہا ندیدہ شد۔
عمدہ عجیب رنگوں کے تھے ایسے گھوڑے کسی جگہ نہیں دیکھے تھے چتی والے گھوڑے عجب
اسپہائے خالدار عجیبے بودند۔ ایں اسپہا را طورے تعلیم و عادات دادہ اند۔
طرح کے تھے۔ ان گھوڑوں کو ایک طرح سے تعلیم و تربیت ان لوگوں نے دی ہے کہ وہ لوگ
کہ بیک اشارہ ہر حرکتے کہ خواہند می کنند۔ ہمہ اسپہا زبان می دانستند معلم
جو چاہتے ہیں وہ گھوڑے ایک اشارے پر حرکت کرتے ہیں۔ تمام گھوڑے زبان سمجھتے ہیں

می گفت بایستید۔ ہمہ می ایستادند ے گفت تند بدوید۔ می دویدند۔ می
سیکھانیوالے نے کہا کھڑے ہو جاؤ سب کھڑے ہو گئے۔ اس نے کہا تیز دوڑ۔ دوڑنے لگے۔ اس نے
گفت سراپا بلند شوید۔ فوراً بلند می شدند۔ می گفت کج بدوید۔ می دویدند۔
کہا جسم دو پیروں پر کھڑے ہو جاؤ۔ فوراً اونچے کھڑے ہو گئے اس نے کہا ترچھے ہو کر دوڑو۔
خلاصہ ہر چہ می گفت ہماں می کردند خیلے محل عبرت بود۔ شلاق بزرگے بدست
(ویسے ہی) دوڑنے لگے۔ مختصر یہ کہ جو کچھ وہ کہتا تھا وہ گھوڑے وہی کرتے تھے بڑی عبرت کا مقام
میر آخور اسپہا بود متصل حرکت می داد۔ مثل تفنگ صدامی کرد۔
تھا اصطبل کے داروغہ کے ہاتھ میں ایک بڑا چابک تھا جس کو وہ برابر حرکت دیتا تھا جو بندوق کی طرح آواز دیتا تھا

سیر دریا

دریا کی سیر

امسال دوستے بحج رفتہ بود می گفت از بنجا سوار کالسکہ بخار شدہ بہ بمبئی
اس سال ایک دوست حج کیلئے گیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں یہاں سے ریل میں سوار ہو کر بمبئی گیا
رفتم۔ چند روز آنجا بودم۔ صبح کہ می باید بہ کشتی بخار نشینم۔ زود برخاستہ بہ
میں چند روز وہاں رہا۔ جس صبح کو مجھے جہاز پر سوار ہونا تھا۔ جلد اٹھکر میں ساحل پر
بہ ساحل رفتم۔ بہ دریا نگاہ کردہ دیدم متصل قائق وکرجی است۔ کہ بار آدم از
گیا۔ سمندر کیطرف نظر ڈالی تو میں نے دیکھا کہ ناؤ اور کشتیاں لگی ہوئی ہیں۔ جو آدمیوں کو سوار
ساحل بردہ بکشتہا حمل کنند من ہم در قائق نشستہ بکشتی داخل شدم۔ دوستاں
کر کے کنارے سے جہاز تک لیجاتی ہیں۔ میں بھی ایک کشتی میں بیٹھکر جہاز میں داخل ہو گیا۔ ظہر کے
بظہر ماندہ لنگر کشتی را کشیدہ براہ افتادند۔ تا عصر دریا آرام بود۔ بعد کم کم متلاطم
وقت میں دو گھنٹہ باقی تھے کہ جہاز کا لنگر اٹھا کر راستہ پر ڈال دیا۔ عصر کے وقت تک سمندر

شد۔ طورے کہ امواج مثل کوہ بلندی شد۔ ہمہ اہل کشتی باحالت منقلب
پرسکون تھا۔ اسکے بعد تھوڑی لہریں اٹھنے لگیں۔ یہانتک کہ وہیں پہاڑ کے مانند اونچی ہوگئیں
افتادہ بودند۔ مگر من وچند اشخاص دیگر کہ نیفتادہ بودیم۔ وخودداری می
جہاز کے تمام لوگ اوندھے سیدھے پڑے ہوئے تھے لیکن میں اور چند دوسرے لوگ نہیں گرے تھے
نمودیم۔ خلاصہ بہ خطرہ عظیم گرفتار شدہ بودیم۔ ولے باز فضل خدا شامل
اور خودداری دکھا رہے تھے۔ آخر کار اس بڑی مصیبت میں ہم سبھوں گرفتار ہوگئے تھے لیکن پھر خدا
حال بود کہ باد مساعدے از عقب کشتی نامی آمد۔ کہ مارا زود تر بہ طرف مقصد
کا فضل ہم لوگوں کے شامل حال ہوا کہ موافق ہوا ہمارے جہاز کے پیچھے سے آئی جو ہم لوگوں کو منزل کیطرف
می برد۔ شب را تا صبح بہمیں طور دریا متحرک وامواج بود۔ من اندکے خوابیدم۔
جلد لے چلی۔ رات سے صبح تک سمندر اسی طرح موجیں مارتا رہا۔ میں تھوڑا ہی سویا۔ صبح تو
صبح بعد از نماز و تلاوت قرآن بدریا نگاہ کردم۔ دیدم آب دریا خیلے آرام بود
نماز اور قرآن شریف کی تلاوت کے بعد میں نے سمندر کیطرف دیکھا۔ دیکھا کہ سمندر کا پانی بہت پرسکون
ماہیہائے بزرگ از دریا برآمدہ روئے آب بازی می کرد۔ پس از روزے
تھا۔ بڑی بڑی مچھلیاں سمندر سے نکل کر پانی کی سطح پر کھیل رہی تھیں۔ چند روز کے بعد میں نے دیکھا
چند دیدم از سوا حلے کہ نزدیک بود چند مرغے کوچک پریدہ بہ کشتی آمدہ آنجا
کہ اس ساحل سے جو کہ نزدیک تھا۔ چند چھوٹی چڑیاں اڑ کر جہاز پر آکر اس جگہ بیٹھ گئیں۔ بھوکھی
نشستہ۔ گرسنہ ماندہ اند۔ ساحل پیدا نیست۔ آما از فراستے کہ خدائے
رہی ہیں۔ کنارہ دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن اس سمجھ سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں دی ہے۔
تعالیٰ بآنہا دادہ است۔ رو بہ سمت دست راست کہ آں سو ساحل
داہنے ہاتھ کیطرف منہ کر کے کہ اس طرف ساحل زیادہ نزدیک ہے اڑ جاتی تھیں
نزدیک تر است می پرند۔ باز می گردند۔ ملاح یکے از آنہا گرفتہ توئے
اور پھر لوٹ آتی تھیں۔ ایک ملاح نے ان میں سے ایک کو پکڑ کر پنجرے میں ڈال دیا پالنے کے لئے

قفس انداخت۔ آب خوردہ۔ بعد از دقیقہ بمرد۔ خیلے افسوس کردم۔ خلاصہ
ذرا ہی دیر بعد مرگئی۔ بہت افسوس کیا۔ آخر کار جدہ پہنچے۔ ہم جہاز سے اتر آئے۔ اسی
بجدہ رسیدہ۔ از کشتی برآمدیم۔ آنجا شب گذاشتہ صباح زود براہ افتادیم
رات گذار کر صبح کے وقت جلد ہی چل دیئے۔ پہلی ذی قعدہ کو ہم مکہ معظمہ پہنچے
یکم ذیقعدہ بمکہ معظمہ رسیدیم۔ واز آنجا بمدینہ شریفہ رفتہ بہ زیارت روضۂ منورہ
اور وہاں سے مدینہ شریف جاکر ہم نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم شرف یاب سعادت شدیم۔ باز قافلہ حجاج مدینہ
علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کر کے شرف سعادت حاصل کیا۔ پھر
حج نمودہ از جدہ سوار کشتی بخار شدیم۔
حج نمودہ از جدہ سوار کشتی بخار شدیم۔
ہم لوگ مدینے کے حاجیوں کے قافلے کے ساتھ حج کر کے جدہ سے جہاز میں سوار ہو گئے۔
روزے ہنگام شام خورد رعد و برق از سمت مغرب پیدا و ہوا تیرہ شد
ایک دن شام کے وقت کھانا کھایا کہ بجلی کی چمک اور کڑک بحر کیطرف سے شروع
آماد نبود ہماں تیرگی و رعد و برق کہ اثر بد در حالت دریا دارد۔ دریا را
ہوئی اور فضا تاریک ہوگئی۔ لیکن ابھی طوفان نہیں تھا۔ وہی تاریکی اور بجلی کی کڑک اور چمک
منقلب کرد۔ شام خوردہ بالائے کشتی رفتہ قدرے گشتیم۔ در آسماں ہمہ
تھی جو سمندر پر برا اثر ڈالتی ہے۔ (اس نے) سمندر کو الٹ پلٹ کر دیا۔ ہم نے شام کا کھانا
ابر و تاریک بود۔ واز ہمہ جوانب برق شدید می زد۔ وصدائے رعد
کھا کر جہاز کے اوپری حصہ میں جاکر تھوڑی چہل قدمی کی۔ سارا آسمان بادل سے گھرا ہوا اور
می آمد۔ وسط اس [illegible] بود۔ باد ہم خنکے می آمد۔ تا صبح رعد و برق
اندھیرا تھا۔ اور ہر طرف بجلی خوب چمک رہی تھی۔ اور بجلی کڑکنے کی آواز آرہی تھی۔ بیچ میں آسمان
شدیدے بود۔ بسیار مہیب ابر ہمہ جا گرفتہ بنائے باریدن داشت
کھلا ہوا تھا۔ ہوا بھی ٹھنڈی چل رہی تھی۔ صبح تک بجلی کی چمک اور گرج میں زیادتی رہی ہے

شب بواسطۂ انقلاب دریا بہمہ جہت یک ساعت بیشتر خوابم نبرد۔ صبح زود
بڑا خطرناک بادل چھایا ہوا تھا۔ اور برسنے والا ہی تھا۔ رات کو سمندر کے طوفان کی وجہ سے تمام کوششوں
برخاستم نماز کردہ۔ قرآن خواندم۔ ہوا بسیار منقلب بود۔ باراں شدیدے
کے باوجود میں ایک گھنٹہ سے زیادہ نہیں سویا۔ صبح جلد اٹھ گیا نماز پڑھکر قرآن پاک پڑھا۔ ہوا بہت
بارید۔ یک بمقے پنجاہ قدم از کشتی دور تر بدریا زد۔ صدائے ہزار توپ
تیز تھی۔ اور زوردار بارش ہو رہی تھی۔ ہمارے جہاز سے پچاس قدم کے فاصلے پر سمندر میں بجلی
کردہ آب دریا را از ہم پاشید۔ اگر ایں برق بہ کشتی می خورد۔ کشتی را از
گری۔ ہزاروں توپوں کی آواز پیدا ہوتی اور سمندر کو تہ و بالا کر دیا۔ اگر یہ بجلی جہاز پر گرتی تو جہاز
ہم متلاشی می کرد۔ ہوا بہماں طور بود۔ یک روز و دو ساعت خوابیدہ
کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی۔ ہوا ویسی ہی (شدید) رہی۔ ایک دن دو گھنٹہ سویا۔ (پھر)
از حرکت کشتی معلوم شد کہ بساحل نزدیک شدہ ایم۔ برخاستم و گفتم الحمد للہ
جہاز کی رفتار سے معلوم ہوا کہ ہم ساحل کے نزدیک ہیں۔ اٹھا اور خدا کا شکر ادا کیا اور
کہ از دریائے بزرگ خلاص شدہ بساحل رسیدیم۔ چوں کشتی کہ مانشستہ
بڑے سمندر سے نجات حاصل کی ساحل پر پہنچے۔ چونکہ ہمارا جہاز جسمیں ہم بیٹھے تھے
بودیم خیلے بزرگ بود۔ نمی توانست نزدیک ساحل برود۔ ایستاد
بہت بڑا تھا۔ ساحل کے نزدیک نہ جا سکا کھڑا ہو گیا۔ ایک چھوٹا اسٹیمر ساحل سے آیا۔
کشتی بخار کوچکے از ساحل آمد ما دریا چوں ہنوز تلاطم زیاد داشت
چوں کہ سمندر کی موجیں اب بھی تیز تھیں۔ جتنا ہو سکا۔ اس اسٹیمر کو ہمارے
ہر قدر می توانستند۔ آں کشتی را بہ کشتی ما متصل کنند۔ نمی شد۔
جہاز سے ملایا گیا۔ نہیں ملا۔ کئی دفعہ لائے لیکن ملانا ممکن نہ ہوا۔
چند دفعہ آوردند اما ممکن نہ شد کہ متصل شوند۔ بالآخر قدرے
آخر کار تھوڑا صبر کیا گیا۔ سمندر میں تھوڑا سکون ہوا۔ اس وقت

صبر کردن۔ دریا قدرے آرام شد۔ آں وقت آوردہ باہم وصل
لاکر ایک ساتھ ملا دیا گیا۔ میں جہاز سے نیچے اتر کر چند روز بمبئی میں رہا۔
کردند۔ من از کشتی پائیں آمدہ۔ روزے چند بہ بمبئی بسر بردم۔
پھر اپنے راستے سے گھر آیا۔ اللہ کا بے حد شکر ادا کیا کہ سلامتی
باز براہ افتادہ خانہ آمدم۔ بسیار شکر خدا کردم کہ بسلامت رسیدم
سے پہنچ گیا۔

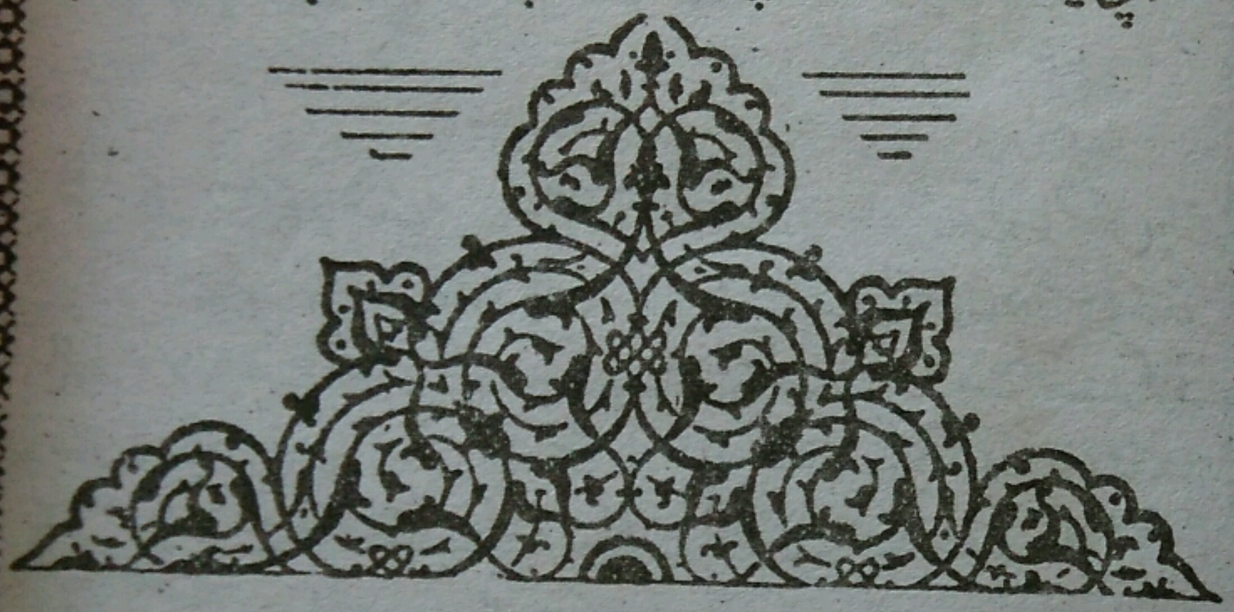

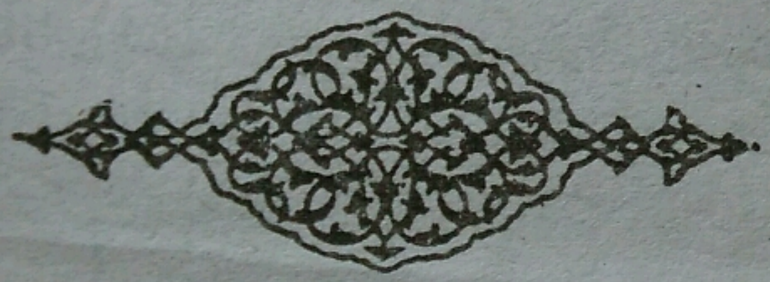

انتخاب از گلستاں

باب اوّل در سیرت پادشاہاں

پہلا باب بادشاہوں کی عادت کے بیان میں۔

(حکایت)

ملک زادہ راشنیدم ۔ کوتاہ قد وحقیر بود ۔ ودیگر برادرانش بلند بالا وخوبرو ۔ بارے ملک بہ کراہت واستحقار در روے نظر کرد ۔

میں نے ایک شہزادہ کے بارے میں سنا کہ پستہ قد اور بدصورت تھا۔ اور اس کے دوسرے بھائی لانبے اور خوبصورت تھے ۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے ناپسندیدگی اور حقارت سے اس

پسر بہ فراست واستبصار دریافت وگفت ۔ اے پدر کوتاہ خرد مند بہ از نادان بلند ۔ ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر ۔ چنانچہ طور اگرچہ خرد ترین کوہ ہائے زمین است ۔ لیکن تر در خدا مرتبہ اش بزرگ تر است ۔

کو دیکھا۔ بیٹا اپنی ذہانت اور دانائی سے سمجھ گیا۔ اور کہا۔ اے ابا جان پستہ قد عقلمند لانبے بیوقوف سے اچھا ہوتا ہے ۔ جو چیز قد میں چھوٹی ہوتی ہے قیمت میں بہتر ہوئی ہے چنانچہ کوہ طور اگرچہ زمین کے سب سے چھوٹے پہاڑوں میں ہے ۔ لیکن خدا کے نزدیک اسکا درجہ بہت بڑا ہے ۔

قطعہ

آں شنیدی کہ لاغر دانا
کیا آپنے وہ بات سنی ہے جو ایک دبلے عقلمند نے

گفت بارے بہ ابلہے فربہ
ایکمرتبہ ایک موٹے بیوقوف سے کہی

اسپ تازی اگر ضعیف بود
عربی گھوڑا اگرچہ کمزور ہو۔

ہمچناں از طویلۂ خر بہ
پھر بھی طویلے بھر کے گدھوں سے بہتر ہے

پدر بخندید وارکان دولت بہ پسندیدند وبرادراں بجاں برنجیدند

(یہ سن کر) باپ ہنسا اور ارکان دولت نے یہ بات پسند کی اور بھائیوں کو دلی صدمہ ہوا۔

قطعہ

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
جبتک آدمی نے بات نہ کہی ہو

عیب وہنرش نہفتہ باشد
اس کا عیب وہنر چھپا ہوا رہتا ہے۔

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست
ہر جھاڑی کو نہ سمجھ کہ وہ خالی ہے

شاید کہ پلنگ خفتہ باشد
ممکن ہے کہ چیتا سویا ہوا ہو

شنیدم کہ ملک رادراں مدت دشمنے صعب روے نمود چوں لشکر

میں نے سنا کہ اسی زمانے میں بادشاہ کے ایک سخت دشمن نے سر اٹھایا جب

ازہر دو طرف روئے درہم آوردند وقصد مبارزت کردند ۔ اوّل کسیکہ اسپ در میدان جہانید آں پسر بود وی گفت ۔ ۔ ۔

دونوں طرف کے لشکر آمنے سامنے ہوئے اور انھوں نے لڑائی کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے جس شخص نے اپنا گھوڑا میدان جنگ میں ڈالدیا وہ وہی لڑکا تھا اور وہ کہہ رہا تھا۔

قطعہ

آں نہ من باشم کہ روز رزم بینی پشت من
میں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن تو میری پیٹھ دیکھے۔

ایں منم کاندر میان خاک وخوں بینی سرے
میں وہ ہوں جس سے تو ایک سر مٹی وخون میں دیکھے گا۔

کانکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند،
کیونکہ جو شخص جنگ کرتا ہے وہ اپنے خون سے کھیلتا ہے۔

روز میدان وآنکہ بگریزد بخون لشکرے۔
اور جو میدان جنگ سے بھاگتا ہے وہ گویا اپنے پورے لشکر کا خون کرتا ہے۔

ایں بگفت وسپاہ دشمن زد وتنے چند از مردان کارے بینداخت۔ چوں
اس نے یہ کہا اور دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑا اور چند تجربہ کار سپاہیوں کو مار کر گرا دیا۔

پیش پدر باز آمد زمین خدمت بوسید وگفت۔۔ **قطعہ**
جب باپ کے سامنے آیا ادب سے زمین خدمت چومی اور کہا۔

ایکہ شخص منت حقیر نمود — تا درشتی ہنر نہ پنداری
اے وہ کہ میرا جسم تجھے کمزور محسوس ہوا — کہیں موٹاپے کو تو ہنر نہ سمجھے

اسپ لاغر میاں بکار آید — روز میداں نہ گاؤ پرواری
پتلی کمر والا گھوڑا ہی کام آتا ہے — لڑائی کے دن میں نہ کہ گوشالے کا بیل

آور دہ اند کہ سپاہ دشمن بے قیاس بود واینان اندک۔ جماعتے
بیان کرتے ہیں کہ دشمن کے سپاہی بہت تھے اور یہ لوگ تھوڑے (ان میں سے)

آہنگ گریز کردند۔ پسر نعرہ بزد وگفت اے مرداں بکوشید! تا جامۂ
کچھ لوگوں نے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ (اسی) لڑکے نے نعرہ مارا اور کہا اے بہادروں کوشش

زناں نہ پوشید! سواراں را بگفتن او تہور زیادہ گشت وبیک بار حملہ
کرو ہرگز عورتوں کا جامہ نہ پہنو! اسکی اس بات سے سواروں کی ہمت بڑھ گئی اور یکبارگی

بردند۔ شنیدم کہ ہمداں روز بر دشمن ظفر یافتند۔ ملک سر وچشمش بہ
حملہ کر دیا۔ میں نے سنا ہے کہ اسی روز انہوں نے دشمن پر فتح پائی۔ بادشاہ نے اسکے سر اور

بوسید ودر کنار گرفت۔ وبہ ہر روزش نظر بیش کرد۔ تا ولی عہد
آنکھوں کو بوسہ دیا اور بغل گیر ہوا اور روزانہ اس پر نظر عنایت زیادہ کرتا رہا یہانتک کہ اپنا ولیعہد

خویش گردانید۔ برادرانش حسد بردند وزہر در طعامش کردند خواہر از
بنا لیا۔ اسکے بھائی اس سے حسد کرنے لگے اور زہر اسکے کھانے میں ملا دیا اسکی بہن نے

عزفہ بدید ودریچہ برہم زد۔ پسر بفراست دریافت ودست از طعام
کھڑکی سے دیکھ لیا اور کھڑکی بجا دی۔ لڑکا اپنی ذہانت سے سمجھ گیا اور کھانے سے ہاتھ کھینچ

باز کشید وگفت۔ محال است کہ ہنرمنداں بمیرند وبے ہنراں بجائے
لیا۔ اور کہا کہ یہ ناممکن بات ہے کہ ہنرمند مر جائیں اور بے ہنر اُن کی جگہ

ایشاں گیرند۔ **بیت:-**
سنبھال لیں۔

کس نیاید بزیر سایۂ بوم — ور ہما از جہاں شود معدوم
اُلّو کے سائے میں کوئی بھی نہیں آئیگا — اگرچہ ہما دنیا سے ناپید ہو جائے۔

پدر را ازیں حال آگہی داند — برادرانش را بخواند۔
لوگوں نے باپ کو اس حال سے آگاہ کیا۔ — اسکے بھائیوں کو بلایا اور مناسب

وگوشمالی بواجبی بداد۔ — پس ہریکے را از اطراف بلاد
سزا دی۔ پھر ملک کے اطراف میں سے ہر ایک کے لئے حصہ مقرر کر دیا یہانتک

حصہ معین کرد تا فتنہ بنشست ونزاع برخاست کہ گفتہ اند۔ دہ
کہ فتنہ ختم ہوا اور جھگڑا جاتا رہا۔ کیونکہ لوگوں نے کہا ہے کہ دس فقیر ایک کمبل

درویش در گلیمے بخسپند ودو بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔ **قطعہ**
میں سو جاتے ہیں اور دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں سما سکتے۔

نیم نانے گر خورد مرد خدا — بذل درویشاں کند نیم دگر
ایک اللہ والا اگر آدھی روٹی کھاتا ہے — تو دوسری آدھی فقیروں پر خرچ کر دیتا ہے

ہفت اقلیم را بگیرد پادشاہ — ہمچناں در بند اقلیم دگر
اگر بادشاہ سات ملکوں پر بھی قبضہ کر لیتا ہے — تو اسی طرح دوسرے ملک کی فکر میں لگا رہتا ہے

حکایت

سر ہنگ زادہ را بر در سرائے اغلمش دیدم کہ عقل
ایک سپاہی زادے کو میں نے اغلمش کے محل کے دروازے پر دیکھا

وکیاستے وفہم فراستے زائد الوصف داشت ہم از عہد خردی آثار
جو عقل اور دانائی اور سمجھ اور ذہانت ناقابل بیان رکھتا تھا کم سنی ہی کے زمانے سے بزرگی

بزرگی در ناصیہ او پیدا و لمعان انوار زیرکی در جبینش ہویدا۔
بزرگی کی نشانیاں اسکی پیشانی پر ظاہر تھیں اور عقلمندی کے نور کی جھلک اسکی پیشانی پر عیاں تھی

بیت :-

بالائے سرش زہوشمندی — می تافت ستارۂ بلندی
اسکے سر پر عقلمندی کی وجہ سے — بڑائی کا ستارہ چمک رہا تھا۔

فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد۔ کہ جمال صورت و کمال معنی داشت
حاصل کلام یہ کہ بادشاہ کی نظر میں مقبول ہوگیا۔ چونکہ ظاہری و باطنی حسن رکھتا تھا۔

وحکما گفتہ اند۔ توانگری بدل است نہ بمال و بزرگی بعقل است
اور عقلمندوں نے کہا ہے۔ مالداری دل سے ہے نہ کہ مال سے اور بڑائی عقل سے ہے نہ کہ
نہ بسال۔
عمر سے۔

بیت :-

کودک کو بعقل پیر بود — نزد اہل خرد کبیر بود
ایسا بچہ جو عقل میں بڑا ہوتا ہے — عقلمندوں کے نزدیک وہ بڑا ہوتا ہے

ابنائے جنس بر منصب او حسد بردند و بہ خیانتے متہمش کردند
اسکے ہم عمر اسکے مرتبے پر (اس سے) جلنے لگے اور انہوں نے ایک خیانت کی اس پر
و در کشتن او سعی بے فائدہ نمودند۔
تہمت لگائی اور اسکے مار ڈالے جانیکے لئے بے نتیجہ کوشش کی

مصرعہ

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست
جب دوست مہربان ہو تو دشمن کیا کر سکتا ہے۔

ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشاں در حق تو چیست گفت در سایۂ
بادشاہ نے دریافت کیا کہ تجھ سے ان کی دشمنی کا کیا سبب ہے؟ اس نے کہا کہ بادشاہ
دولت خداوندی دام مسلکہ ہمگناں را راضی کردم مگر حسود کہ راضی نمی
کی حکومت کے زیر سایہ خدا اسے ہمیشہ برقرار رکھے میں نے سب کو راضی کر لیا ہے سوائے

شود۔ الا بہ زوال نعمت من۔ و اقبال دولت خداوندی باقی باد۔
حاسدوں کے کیونکہ وہ راضی نہیں ہوتے۔ سوائے اسکے کہ مجھ سے نعمتیں چھن جائیں۔ خدا کرے شاہی حکومت اور
دبدبہ ہمیشہ باقی رہے۔

قطعہ

توانم این کہ نیازارم اندرون کسے
میں یہ کر سکتا ہوں کہ کسی کا دل نہ دکھاؤں۔
حسود را چہ کنم کو ز خود بر نج دار ست
میں حاسد کا کیا کروں وہ تو خود بخود رنج میں مبتلا ہے
بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجے است
اے حاسد تو مر جا تا کہ رہائی پائے اسلئے کہ یہ ایسا رنج ہے
کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست
کہ اسکی تکلیف سے سوائے موت کے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔

قطعہ

شوربختاں بہ آرزو خواہند — مقبلاں را زوال نعمت و جاہ
بدبخت لوگ تمنا کے ساتھ چاہتے ہیں — کہ نصیبہ ور لوگوں کے مرتبے اور نعمت کا زوال
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
اگر تو ندھی والا دن میں نہ دیکھے — تو اسمیں آفتاب کا کیا قصور
راست خواہی ہزار چشم چناں — کور بہتر کہ آفتاب سیاہ
اگر تو سچی بات چاہتا ہے تو ایسی ہزار آنکھوں کا — اندھا ہو جانا بہتر ہے آفتاب کے سیاہ ہونے سے

حکایت ۳۔

پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشستہ بود۔ و غلام ہرگز
ایک بادشاہ ایک عجمی غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا تھا۔ اور غلام نے
دریا ندیدہ و محنت کشتی نیازمودہ۔ گریہ و زاری آغاز نہاد و لرزہ بر اندامش
کبھی دریا نہیں دیکھا تھا اور نہ کشتی میں بیٹھنے کی تکلیف اٹھائی تھی۔ اسلئے رونا دھونا شروع کر دیا اور

افتاد۔ چندانکہ ملاطفت کردند۔ آرام نگرفت۔ ملک راعیش ازو منغض شد۔
اسکا بدن کانپنے لگا۔ جتنی بھی ملائمت پیش آئے۔ وہ چپ نہ ہوا جسکی وجہ سے بادشاہ کا مزا کرکرا
چارۂ ندانست حکیمے دراں کشتی بود۔ ملک راگفت اگر فرمائی من او را بطریقے
ہوگیا۔ کوئی تدبیر اسکی سمجھ میں نہ آئی۔ اس کشتی میں ایک عقلمند تھا بادشاہ سے کہا کہ اگر آپ فرمائیں تو
خاموش گردانم۔ گفت غایت لطف وکرم باشد۔ فرمود۔ تا غلام را بدریا اندازند
میں اسے ایک ترکیب سے خاموش کردوں۔ کہا بڑی مہربانی اور عنایت ہوگی۔ اس عقلمند نے حکم دیا
بارے چند غوطہ بخورد۔ ازاں پس موئش بگرفتند وسوئے کشتی آوردند۔ بہر
اور لوگوں نے غلام کو دریا میں ڈالدیا۔ اس غلام نے چند غوطے کھائے۔ بعد اسکے لوگوں نے
دو دست در سکان کشتی درآویخت۔ چوں برآمد بگوشہ بنشست وقرار
اسکے بال پکڑے اور کشتی کیطرف لے آئے۔ دونوں ہاتھوں سے کشتی کے دونبالہ پکڑ کر لٹک گیا
گرفت ملک را پسندیدہ آمد۔ گفت اندریں چہ حکمت بود۔ گفت اوّل
جب دریا سے نکل آیا تو ایک کونے میں بیٹھ گیا اور سکون پایا بادشاہ کو یہ ترکیب پسند آئی بادشاہ نے
محنت غرق شدن نیازمودہ بود۔ وقدر سلامت کشتی نمی دانست ہمچنیں
کہا کہ اسمیں کیا نکتہ تھا؟ عقلمند نے جواب دیا کہ غلام نے اس سے پہلے ڈوبنے کی تکلیف نہیں اٹھائی تھی
قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔
اور کشتی میں بچے رہنے کی قدر نہیں جانتا تھا اسی طرح آرام کی قدر وہ شخص جانتا ہے جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے

حکایت ۴۔

بر بالین تربت یحییٰ پیغمبر علیہ السّلام معتکف
میں دمشق کی جامع مسجد میں حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السّلام کی
بودم در جامع دمشق۔ یکے از ملوک عرب کہ بہ بے انصافی در معرف بود
قبر کے سرہانے معتکف تھا۔ عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جو بے انصافی میں
بزیارت آمد ونماز گذارد وحاجت خواست۔
مشہور تھا۔ زیارت کیلئے آیا اور نماز پڑھی۔ اور منت مانگی۔

بیت

درویش وغنی بندۂ ایں خاک دراند
فقیر اور مالدار اس در کی خاک کے غلام ہیں۔
آناں کہ غنی تراند محتاج تراند۔
اور جو زیادہ مالدار ہیں وہی زیادہ محتاج ہیں۔

آنگاہ روئے بمن کرد وگفت۔ از آنجا کہ ہمت درویشاں است۔ وصدق
پھر اسی وقت میری طرف رُخ کیا اور کہا چونکہ درویشوں میں روحانی طاقت ہے۔ اور ان کا
معاملۂ ایشاں۔ توجہ خاطر ہمراہ من کنید۔ کہ از دشمن صعب اندیشناکم گفتمش
(خدا سے) سچا معاملہ ہے۔ ذرا میری طرف توجہ فرمائیے کہ مجھے ایک سخت دشمن کا اندیشہ لگا ہوا
بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نہ بینی۔
ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کمزور رعایا پر رحم کر تاکہ تو طاقتور دشمن سے تکلیف نہ دیکھے۔

نظم

بہ بازوان توانا وقوت سر دست
طاقتور بازوؤں اور پنجے کی قوت سے ...
خطاست پنجۂ مسکین ناتواں شکست
کمزور مسکین کا پنجہ موڑنا غلطی ہے۔
نہ ترسد آنکہ برافتادگاں نہ بخشاید۔
وہ شخص جو گرے پڑوں پر رحم نہیں کھاتا کیا اس بات سے نہیں ڈرتا
کہ گر زپائے درآید کسش نہ گیرد دست
کہ اگر اسکا پیر پھسلے گا تو کوئی اسکی دستگیری نہیں کریگا۔
ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت
جس شخص نے بدی کا بیج بویا اور بھلائی کی اُمید رکھی
دماغ بیہودہ پخت وخیال باطل بست
زگوش پنبہ بروں آرد داد خلق بدہ
کان سے روئی نکال لے اور مخلوق سے انصاف کر
تو اس نے فضول اپنا دماغ پکایا اور باطل خیال باندھا۔
وگر تو می ندہی داد روز داد ستست۔
اور اگر تو انصاف نہ کریگا تو انصاف کا ایک دن ضرور ہے۔

بنی آدم اعضائے یک دیگراند (مثنوی) کہ در آفرینش زیک جوہراند۔
آدم کی اولاد ایکدوسرے کے اعضاء ہیں
اسلئے کہ وہ پیدائش میں ایک ہی اصل سے ہیں

چو عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار۔
اگر زمانہ کسی ایک عضو میں درد پیدا کرتا ہے — تو دوسرے اعضاء کو بھی قرار نہیں رہتا۔
تو کز محنت دیگراں بے غمی — نشاید کہ نامت نہند آدمی۔
تو جبکہ دوسروں کی تکلیف سے بے پروا ہے — اس قابل نہیں کہ تجھے آدمی کہیں۔

حکایت ۵:-

یکے از وزرائے معزول شدہ بہ حلقہ درویشاں درآمد۔ وبرکت صحبت ایشاں در وے اثر کرد۔ وجمعیت خاطرش دست بہم داد۔ ملک بار دگر بادے دل خوش کرد وعملش فرمود قبول نہ کرد وگفت بادشاہ اس سے پھر خوش ہوگیا اور اسکو کام پر لگانے کا حکم دیا اس نے منظور معزولی بہ کہ مشغولی۔

ایک برخواست شدہ وزیر درویشوں کے حلقہ میں آیا۔ اوان کی صحبت کی برکت اسمیں اثر کر گئی۔ اور اسکو دلجمعی حاصل ہو گئی۔ اور نہ کیا اور کہا کہ کام پر لگنے سے معزولی اچھی ہے

رباعی

آنانکہ بر کنج عافیت بنشستند — دندان سگ و دہان مردم بستند۔
جو لوگ گوشہ عافیت میں جا بیٹھے — انہوں نے کتوں کے دانت اور آدمیوں کا منہ بند کر دیا
کاغذ بدریدند وقلم بشکستند — از دست و زبان حرف گیراں رستند
کاغذ پھاڑ دیا اور قلم توڑ دیا۔ — اور نکتہ چینوں کے ہاتھ اور زبان سے چھوٹ گئے

ملک گفت ہر آئینہ مارا خردمند کافی باید کہ تدبیر مملکت را شاید۔ گفت نشان بادشاہ نے کہا لامحالہ ہمکو ایک ایسا عقلمند درکار ہے جو تدبیر مملکت کے لائق ہو۔ اس نے کہا خردمند کافی آنست کہ بہ چنیں کار ہا تن ندہد۔

* * * *

پورے عقلمند کی نشانی یہی ہے کہ جو اس قسم کے کاموں پر دھیان نہ دے۔

بیت

ہما تے بر ہمہ مرغاں ازاں شرف دارد — کہ استخواں خورد طائرے نیازارد
ہما تمام پرندوں پر اسلئے شرف رکھتا ہے — کہ وہ ہڈیاں کھاتا ہے اور کسی پرندے کو نہیں ستاتا۔

حکایت ۶-

ملک زادۂ گنج فراواں از پدر میراث یافت۔ دست کرم برکشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاہ و رعیت بریخت۔

ایک شہزادے نے بیشمار خزانہ باپ سے وراثت میں پایا۔ اسنے بخشش کا ہاتھ کھولدیا اور خوب سخاوت کی اور بہت سا مال لشکر اور رعیت پر لٹا دیا۔

قطعہ

نیاساید مشام از طبلۂ عود — بر آتش نہ کہ چوں عنبر بہ وید۔
اگر لکڑی کے ڈبے سے دماغ کو آرام پہنچتا — اسکو آگ پر رکھ تاکہ اس سے عنبر کی سی خوشبو پھیلے۔
بزرگی بایدت بخشندگی کن۔ — کہ تا دانہ نیفشانی نہ روید۔
اگر بڑائی چاہتا ہے تو بخشش کر۔ — کیونکہ جب تک تو دانہ نہیں بکھیریگا وہ نہیں اگے گا۔

یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوک پیشیں مرایں لغت رابسی اندوختہ اند و برائے مصلحتے نہادہ۔ دست ازیں حرکت کوتاہ کن

ایک بے تدبیر ہمنشیں نے اسکو نصیحت کرنا شروع کر دیا کہ پہلے بادشاہوں نے یہ دولت کوشش سے جمع کی ہے اور کسی مصلحت کیلئے رکھی ہے۔ ایسی حرکتوں سے ہاتھ روک لے کیونکہ بہت سے واقعات کہ واقعہا در پیش است و دشمناں در کمیں۔ نباید کہ در وقت حاجت درمانی۔

پیش آنیوالے ہیں اور دشمن گھات میں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ضرورت کے وقت آپ عاجز ہوں۔

قطعہ

اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش — رسد مر ہر گدائے را بر نجے۔
اگر تو پورا خزانہ عام لوگوں کو بخش دیگا — تو ہر گھر والے کو ایک چاول بھر ملے گا۔

چران شانی از ہر یک جوے سیم — کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے ۔

تو تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہر ایک سے جو بھر چاندی وصول کرلو ۔ کہ تیرے پاس ہر روز ایک خزانہ جمع ہو جائے

ملک زادہ روئے ازیں سخن درہم کشید ۔ وموافق طبع بلندش نیامد ۔ واو

شہزادے نے اس بات سے منہ پھیر لیا ۔ اور اسکی بلند طبیعت کو یہ بات پسند نہ آئی

زجر فرمود ۔ وگفت مرا خداوند تعالیٰ مالک ایں مملکت گردانیدہ است ۔ تا بآ

اور اس کو جھڑک دیا ۔ اور کہا کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے اس حکومت کا مالک بنا دیا ہے ۔ تاکہ میں خود

وبخشم نہ پاسبانم کہ نگہدارم ۔ ❊ ❊ ❊

کھاؤں اور بخشوں میں چوکیدار نہیں ہوں کہ اسکی حفاظت کروں ۔

بیت

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت ۔

قارون جو چالیس خزانے رکھتا تھا ہلاک ہو گیا ۔

نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گذاشت ۔

نوشیرواں نہیں مرا کیونکہ وہ نیک نامی چھوڑ گیا ۔

حکایت ۷:-

آوردہ اند کہ نوشیرواں عادل را در شکارگاہ

کہتے ہیں کہ منصف مزاج نوشیرواں کیلئے ایک شکارگاہ میں

صیدے کباب می کردند ۔ نمک نہ بود ۔ غلامے را بروستا فرستادند تا نمک

ایک شکار کا کباب تیار کر رہے تھے نمک نہیں تھا خدام نے ایک غلام کو گاؤں بھیجا تاکہ نمک

آرد ۔ نوشیرواں گفت ۔ نمک بقیمت بستاں تا رسمے نشود ۔ ودہ خراب نگردد ۔ گفت

لے آئے ۔ نوشیرواں نے کہا کہ نمک دام دیکر لانا تاکہ رسم نہ ہو جائے اور گاؤں تباہ نہ ہو جائے

ازیں قدر چہ خلل زاید ؟ گفت بنیاد ظلم در جہاں اندک بودہ است ۔ ہر کہ آ

لوگوں نے کہا کہ اتنے سے نمک سے کیا نقصان ہوگا ؟ اس نے کہا کہ ظلم کی بنیاد اس دنیا میں پہلے

بر آں مزید کرد ۔ تا بدیں غایت رسید ۔

تھوڑی ہی سی تھی ۔ پھر جو بھی آیا اس نے اسمیں اضافہ ہی کیا ۔ یہاں تک کہ اس درجہ کو پہنچ گئی ۔

قطعہ

اگر زباغ رعیت ملک خورد سیبے — برآورند غلامان او درخت از بیخ

اگر بادشاہ رعایا کے باغ سے ایک سیب کھا لیتا ہے — تو اسکے نوکر درخت کو جڑ سے اکھاڑ ڈالیں گے ۔

بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد — زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

اگر بادشاہ آدھے انڈے پر ظلم کو جائز سمجھتا ہے — تو اسکے سپاہی ہزار مرغوں کو سیخ پر چڑھا دیں گے

بیت

تماند ستمگار بد روزگار ۔ — بماند بر و لعنت پائدار ۔

بدبخت ظالم باقی نہیں رہتا ۔ — اس پر مستقل لعنت قائم رہتی ہے ۔

حکایت ۸:-

عالمے را شنیدم کہ خانہ رعیت خراب کردے تا خزانہ

ایک حاکم کے بارے میں میں نے سنا کہ وہ رعایا کے گھروں کو تباہ

سلطاں آباداں کند ۔ بیخبر از قول حکما کہ گفتہ اند ۔ ہر کہ خلق را بیازارد تا دل

کرتا تھا تاکہ بادشاہ کے خزانے کو بھر دے ۔ عقلمندوں کے قول سے بے خبر تھا کہ انھوں نے کہا ہے کہ

سلطاں بدست آرد ۔ خدائے تعالیٰ ہماں خلق را بر دگمارد تا دمار از نہاد

جو کوئی لوگوں کو ستاتا ہے تاکہ بادشاہ کے دل کو راضی کرے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو اس پر

او برآرد ۔

مسلط کر دیتا ہے تاکہ وہ لوگ اسکے وجود کو ہلاک کر دیں ۔

بیت

آتش سوزاں نہ کند — آنچہ کند دود دل دردمند

جلتی ہوئی آگ کالے دانے کیساتھ وہ نہیں کرتی — جو کسی مظلوم کے دل کا دھواں کرتا ہے ۔

گویند سر جملہ حیوانات شیر است و کمترین جانوراں خر و باتفاق خردمنداں

لوگ کہتے ہیں کہ شیر تمام جانوروں کا سردار ہے ۔ اور سب سے ذلیل تمام جانوروں میں گدھا ۔ اور اس پر

خربار بربہ از شیر مردم در ۔ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘

سب عقلمندوں کا اتفاق ہے کہ بوجھ اٹھانیوالا گدھا بہتر ہے مردم خور شیر سے ۔

مثنوی

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است — چوں بار ہمی برد عزیز است

بے چارہ گدھا اگرچہ بے عقل ہے — چونکہ بوجھ اٹھاتا ہے لہذا پیارا ہے

گاواں و خراں بار بردار ۔ — بہ زآدمیانِ مردم آزار ۔

بوجھ اٹھانیوالے بیل اور گدھے — آدمیوں کو ستانیوالے انسانوں سے اچھے ہیں ۔

گویند ملک راطرفے از ذمائم اخلاقش بقرائن معلوم شد در شکنجہ کشید ۔

لوگ کہتے ہیں کہ بادشاہ کو اسکی چند بری عادتیں کسی قرینے سے معلوم ہوگئیں اس کو شکنجہ

بانواع عقوبتش بکشت ۔ ⁘

میں کس دیا اور طرح طرح کی سزا دیکر مار ڈالا ۔

قطعہ

خصال نہ شود رضائے سلطاں — تا خاطر بندگاں نہ جوئی ۔

بادشاہ کی خوشنودی حاصل نہیں ہوسکتی — جب تک تو مخلوق خدا کی دلجوئی نہ کرے

خواہی کہ خدائے بر تو نبخشد — با خلق خدائے کن نکوئی ۔

اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تجھ پر مہربان ہو تو — تو خدا کی مخلوق سے بھلائی کر ۔

آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں بر سر او بگذشت و در حال تباہ

لوگ کہتے ہیں کہ مظلوموں میں سے ایک شخص اس کے پاس سے گذرا اور اسکی تباہ حالت کو غور سے

او تامل کرد ۔ وگفت

دیکھا ۔ اور کہا ۔

قطعہ

نہ ہر کہ قوت بازوے منصبے دارد ۔

جو شخص قوت بازو رکھتا ہو یا کوئی عہدہ رکھتا ہو اسکو ایسا نہ کرنا چاہیئے ۔

بسلطنت بخورد مال مردماں بگزاف ۔

کہ طاقت کے بل پر خواہ مخواہ لوگوں کا مال کھا جائے ⁘

تواں بحلق فرو بردن استخواں درشت ۔

سخت ہڈی کو گلے سے اتار سکتے ہیں ⁘ ⁘ ۔

ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف ۔

لیکن جب وہ ناف میں جاکر پھنسے گی تو پیٹ پھاڑ دے گی ۔

حکایت ۹:-

مردم آزارے را حکایت کنند کہ سنگے بر سر صالحے

لوگ ایک ظالم کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک نیک آدمی

زد ۔ درویش را مجال انتقام نہ بود ۔ سنگ را با خود ہمی داشت ۔ تا وقتیکہ

کے سر پر پتھر مارا ۔ درویش کو بدلہ لینے کی طاقت نہ تھی ۔ وہ پتھر کو اپنے پاس رکھے رہا ۔ اسوقت تک

ملک را بر آں لشکری خشم آمد ۔ و در چاہ زندانش کرد درویش بیامد ۔

کہ بادشاہ کو اس سپاہی پر غصہ آیا ۔ اور اس کو کنوئیں میں قید کر دیا ۔ درویش اس جگہ آیا ۔

و سنگ بر سرش کوفت ۔ گفت تو کیستی ؟ و ایں سنگ بر من چرا زدی ؟

اور (وہی) پتھر اسکے سر پر مارا ۔ اس نے پوچھا تو کون ہے ؟ اور اس پتھر کو میرے اوپر کیوں مارا ؟ اس نے

گفت من فلانم و ایں سنگ ہماں است کہ در فلاں تاریخ بر سر من زدی ۔

جواب دیا کہ میں فلاں آدمی ہوں اور یہ وہی پتھر ہے جو تو نے فلاں تاریخ کو میرے سر پر مارا تھا ۔

گفت چندیں روزگار کجا بودی ؟ گفت از جاہت اندیشہ می کردم اکنوں

اس نے کہا تو اتنے زمانے تک کہاں رہا ؟ کہا تیرے مرتبے سے خوف کھاتا تھا اب جب کہ میں

کہ در چاہت دیدم ۔ فرصت را غنیمت شمردم کہ زیرکاں گفتہ اند ۔

نے تجھکو کنوئیں میں دیکھا ۔ تو موقع کو مناسب جانا کیونکہ عقلمندوں نے کہا ہے ۔

مثنوی :- ناسزائے را چو بینی بختیار — عاقلاں تسلیم کردند اختیار

اگر کسی نالائق کو نصیبہ ور دیکھے تو چپ رہ اسلئے کہ — عقلمند ایسے موقعہ پر تابعداری اختیار کرتے ہیں ۔

چوں نداری ناخن درندہ تیز
جب تو پھاڑ ڈالنے والے تیز ناخن نہیں رکھتا

بابداں آں بہ کہ کم گیری ستیز
تو بہتر یہ ہے کہ برے لوگوں سے تو جھگڑا نہ کرے

ہر کہ با پولاد بازو پنجہ کرد۔
جس نے فولادی بازو والے سے پنجہ لڑایا۔

ساعد سیمین خود را رنجہ کرد
تو گویا اس نے اپنی نازک کلائیوں کو تکلیف دی۔

باش تا دستش بہ بند روزگار
اسوقت تک ٹھہر جب تک زمانہ اسکے ہاتھ باندھے

پس بکام دوستاں مغزش برآر
پھر دوستوں کی مقصد براری کیلئے اسکا بھیجا نکال لے

حکایت ۱۰: ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس و نیک محضر کہ ہمگناں را در مواجہ حرمت داشتے۔ و در غیبت نیکو گفتے۔ اتفاقاً

زوزن کے بادشاہ کا ایک وزیر تھا۔ شریف اور نیک طبیعت جو تمام لوگوں کے منہ پر انکی عزت کرتا تھا۔ اور پیٹھ پیچھے بھی انکی تعریف کرتا تھا۔ اتفاقاً اس سے

از وے حرکت صادر شد کہ در نظر سلطاں ناپسندیدہ آمد۔ مصادرہ

ایک ایسی حرکت صادر ہوگئی جو کہ بادشاہ کی نظر میں ناپسند ہوئی۔ اس نے جرمانہ کر دیا اور

فرمود و عقوبت کرد۔ سرہنگان پادشاہ بہ سوابق انعام معترف بودند۔

سزا دے دی۔ بادشاہ کے سپاہی اسکے پہلے احسانوں کے اقراری تھے۔ اور اسکے شکر

و بشکر آں مرتہن۔ در مدت توکیل ادرفق و ملاطفت کردندے و زجر

میں گروی تھے۔ اسکی سپردگی کے زمانے میں وہ سپاہی اس کے ساتھ مہربانی اور نرمی کرتے

و معاتبت روا نداشتندے۔ ❊

تھے اور جھڑکنا اور سزا دینا مناسب نہ سمجھتے تھے۔

قطعہ:۔ با صلح باد شمن خود کن۔ دگرت روزے او
تو اپنے دشمن سے صلح کر اور اگر وہ کسی دن تیری پیٹھ پیچھے

در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن۔
تیری برائی کرے تو اسکے سامنے اسکی تعریف بیان کر۔

سخن آخر بد ہاں می گذرد موذی را۔
بات آخر موذی کے منہ سے ہی ہو کر نکلتی ہے۔

سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن۔
اگر تو اس کی کڑوی باتیں نہیں سننا چاہتا تو اسکا منہ میٹھا کر دے

تا آنچہ مضمون خطاب ملک بود۔ از عہدۂ بعضے از آں بدر آمد و بقیت در

بادشاہ نے جو الزامات لگائے تھے۔ ان میں سے بعض الزامات سے وہ بری ہوگیا۔ اور باقی الزامات

زنداں بماند۔ یکے از ملوک نواحی در خفیہ پیامش فرستاد کہ ملوک آں

کی وجہ سے وہ قید خانہ میں رہا۔ ہمسایہ بادشاہوں میں سے ایک نے پوشیدہ طور پر اسکے پاس

طرف قدر چناں بزرگوار نہ دانستند و بے عزتی کردند۔ اگر خاطر عزیز

پیغام بھیجا کہ اس طرف کے بادشاہوں نے آپ جیسے بزرگ کی قدر نہ جانی اور آپ کی بے عزتی

فلاں بجانب ما التفاتے کند۔ در رعایت خاطرش ہر چہ تمام تر سعی کردہ شود

کی۔ اگر فلاں عزیز (یعنی) آپ کی رائے ہماری طرف متوجہ ہو تو اسکی دل داری کے لئے جو کوشش

کہ اعیان ایں مملکت بدیدار وے مفتقرند ز جواب ایں حروف منتظر

ہو سکے گی کیجائیگی۔ اس حکومت کے بڑے بڑے لوگ آپکے دیدار کے متمنی ہیں اور ان حرفوں کے

خواجہ بریں وقوف یافت۔ واز خطر اندیشید۔ در حال جوابے مختصر چنانچہ

جواب کے منتظر ہیں وزیر نے جب اس بات کی اطلاع پائی۔ اور اس سے پیدا ہونیوالے خطرے

مصلحت دید کہ اگر بر ملا افتد فتنہ نہ باشد۔ بر قفائے ورق نبوشت و رواں

کو سوچا تو فوراً اسکے جواب میں مختصر ۲ سطر لکھا جیسی کہ مصلحت دیکھی کہ اگر ظاہر بھی ہو جائے تو

کرد یکے از متعلقان کہ بریں واقف بود ملک را اعلام کرد کہ فلاں را کہ حبس

کوئی فتنہ نہ پیدا ہو۔ اسی خط کی پشت پر لکھدیا اور روانہ کر دیا۔ متعلقین میں سے ایک نے جو اس واقعے

فرمودہ۔ با ملوک نواحی مراسلت دارد۔ ملک بہم برآمد و کشف ایں خبر فرمود۔

سے واقف تھا۔ بادشاہ کو اطلاع کر دی کہ فلاں شخص جسکو آپنے قید کیا ہے اطراف کے بادشاہوں سے

قاصد را بگرفتند۔ و رسالہ را بخواندند۔ نوشتہ بود۔ کہ حسن ظن بزرگاں
خط و کتابت رکھتا ہے۔ بادشاہ کو غصہ آیا اور اس خبر کی تحقیقات کا حکم فرمایا۔ لوگوں نے قاصد کو گرفتار کر لیا۔ اور خط

در حق بندہ بیش از فضیلت بندہ است۔ و تشریف قبولے کہ فرمودہ اند
کو پڑھا۔ لکھا تھا کہ بزرگوں کا اچھا خیال میرے حق میں میری فضیلت سے زیادہ ہے۔ اور بزرگوں نے خلعت قبولیت

بندہ را امکان اجابت آں نیست بحکم آں کہ پروردہ نعمت ایں خاندانم
جو عطا فرمایا ہے بندے کو اسکی قبولیت کا امکان نہیں ہے۔ اسلئے کہ میں اس خاندان کی نعمت کا پروردش

و باندک مایہ تغیر خاطر بادلی نعمت قدیم بیوفائی نتواں کرد۔ چنانچہ
یافتہ ہوں اور تھوڑی سی دلی رنجش پر قدیم دلی نعمت سے بیوفائی نہیں کیجا سکتی۔ چنانچہ

گفتہ اند ۔۔
لوگوں نے کہا ہے۔

بیت

آں را کہ بجائے تست ہر دم کرمے ۔
جس شخص کا ہر وقت تجھ پر ایک کرم ہو ۔ ٭ ۔
عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے ۔
اگر ساری عمر میں وہ ایک ظلم کر دے تو اسکو معذور سمجھو ۔

ملک را سیرت حق شناسی او پسندیدہ آمد۔ خلعت و نعمت بخشید
بادشاہ کو اسکی حق شناسی کی عادت اچھی معلوم ہوئی۔ خلعت اور انعام عطا فرمایا۔ اور معافی چاہی

و عذر خواست کہ خطا کردم۔ کہ ترا بے گناہ آزردم۔ گفت۔ اے خداوندا!
کہ میں نے غلطی کی۔ کہ تم کو بے قصور میں نے ستایا جواب دیا کہ اے آقائے نعمت۔ غلام اس

بندہ دریں حال مرخداوند را خطائے نمی بیند۔ بلکہ تقدیر خداوند حقیقی
معاملے میں حضور کی کوئی خطا نہیں دیکھتا۔ بلکہ تقدیر خدائے تعالیٰ کی جانب سے ایسی ہی

چنیں بود کہ مرا ایں بندہ را مکروہے برسد۔ پس بدست تو اولیٰ ترکہ حقوق
تھی کہ اس غلام کو کوئی تکلیف پہنچے۔ پس جو تکلیف آپکے ہاتھ سے پہنچی زیادہ بہتر ہے اسلئے کہ

سوابق نعمت و ایادی منت بریں بندہ داری کہ حکما گفتہ اند۔
اس غلام پر آپکی پہلی نعمتوں کے حقوق اور احسان کی نعمتیں ہیں جیسا کہ عقلمندوں نے کہا ہے۔

قطعہ

گر گزندت رسد ز خلق مرنج ۔
اگر مخلوق سے تجھکو تکلیف پہنچے تو رنجیدہ نہ ہو۔
کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج ۔
کیونکہ راحت اور تکلیف مخلوق سے نہیں پہنچتی۔
از خداداں خلاف دشمن و دوست ۔
دشمن و دوست کا اختلاف خدا ہی کی طرف سے جان۔
کہ دل ہر دو در تصرف اوست ۔
کیونکہ دونوں کے دل اسی کے تصرف میں ہیں۔
گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد ۔
اگرچہ تیر کمان سے چلتا ہے ٭ ۔
از کماں دار بیند اہل خرد ۔
لیکن عقلمند اسے کمان والے کیطرف سے سمجھتے ہیں۔

حکایت ۱۱۔

ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشاں خریدے بجیف۔ و تواناگراں را دادے بطرح۔ صاحبدلے بر او گذر کرد و گفت۔
ایک ظالم کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ فقیروں سے لکڑیاں ظلم سے خریدتا تھا۔ اور مالداروں کے ہاتھ نفع کے ساتھ بیچ ڈالتا تھا۔ ایک نیکدل اسکے پاس سے گذرا اور کہا۔

بیت

ماری تو کہ ہر کرا بہ بینی بزنی ۔ — یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی ۔
تو سانپ ہے کہ جسکو دیکھتا ہے ڈس لیتا ہے — یا تو الو ہے کہ جہاں کہیں بیٹھتا ہے اُجاڑ دیتا ہے

قطعہ

زورت از پیش می رود با ما ۔ — با خداوند غیب داں نہ رود ۔
اگر تیرا زور ہم پر چلتا ہے — تو غیب جاننے والے خدا پر تو نہیں چلے گا ۔
زور مندی مکن بر اہل زمیں — تا دعائے بر آسماں نہ رود ۔
زمین کے بسنے والوں پر زبردستی نہ کر — تاکہ آسمان پر کوئی بد دعا نہ جائے ۔

ظالم ازیں سخن برنجید ۔ دروے از نصیحت او درہم کشید ۔ و بر او
ظالم اس بات سے رنجیدہ ہو گیا ۔ اور اسکی نصیحت سے منہ پھیر لیا ۔ اور اس پر توجہ نہ
التفات نہ کرد ۔ تا شبے آتش مطبخ در انبار ہیزمش افتاد و سائر املاکش
کی ۔ یہانتک کہ ایک رات کو باورچی خانے کی آگ سے لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگ گئی اور اسکی
بسوخت و از بستر نرمش بر خاکستر گرم نشاند اتفاقاً ہماں شخص بروے بگذشت
تمام ملکیت جلا ڈالی اور اسکو نرم بستر سے گرم بھوبل پر لا بٹھایا ۔ اتفاقاً وہی شخص اسکے پاس
دیدش کہ با یاراں ہمی گفت ندانم ایں آتش از کجا در سرائے من افتاد
سے گذرا ۔ اس نے اسکو دیکھا کہ دوستوں سے کہہ رہا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ آگ کہاں سے میرے گھر میں
گفت از دود دل درویشاں ۔
لگی اس نے کہا غریبوں کے دل کے دھوئیں سے ۔

قطعہ

حذر کن ز دود دل ریش خویش — کہ ریش دروں عاقبت سر کند
زخمی دلوں کے دھوئیں سے ڈرتا رہ — کیونکہ اندر کا زخم آخر کار ابھرتا ہے ۔
مبہم بر کن تا توانی دلے — کہ آہے جہانے بہم بر کند
جب تک کر سکے کسی دل کو پریشان نہ کر — اسلئے کہ ایک آہ ایک جہان کو پریشان کر دیتی ہے ۔

ایں لطیفہ بر کاخ کیخسرو نوشتہ بود ۔
یہ لطیفہ کیخسرو کے محل پر لکھا ہوا تھا ۔

چہ سال ہائے فراواں و عمر ہائے دراز — بر سہا برس اور لمبی عمر سے کیا فائدہ ۔
کہ خلق بر سر ما بر زمیں بخواہد رفت ۔ — جب کہ زمین میں دفن ہونیکے بعد مخلوق ہمارے اوپر چلے گی ۔
چنانکہ دست بدست آمد ست ملک بما ۔ — جس طرح ہاتھوں ہاتھ ملک ہمارے پاس آیا ہے ۔
بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت ۔ — اسی طرح دوسرے ہاتھوں میں چلا جائے گا ۔

حکایت ۱۲ :-

یکے از وزرا پیش ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ رفت ۔
ایک وزیر حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس
وہمت خواست کہ روز و شب بخدمت سلطاں مشغولم و بخیر ش امید وارد
(ان پر اللہ کی رحمت ہو) گیا ۔ اور دعا چاہی اور کہا کہ میں دن رات بادشاہ کی خدمت میں لگا رہتا ہوں ۔
از عقوبتش ترساں ۔ ذوالنون رح بگریست و گفت اگر من از خدا چنیں
اور اس کی بھلائی کا امیدوار ہوں اور اسکے غصے سے ڈرتا — رہتا ہوں ۔ ذوالنون رح رو پڑے
ترسیدے کہ تو از سلطان ۔ از جملہ صدیقاں بودمے ۔
اور کہا کہ اگر میں خدا سے ایسا ڈرتا جیسا کہ تو بادشاہ سے ڈرتا ہے تو میرا شمار صدیقوں میں ہوتا ۔

قطعہ :-

گر نبودے امید راحت و رنج — پائے درویش بر فلک بودے
اگر راحت و رنج کی امید نہ ہوتی — تو فقیر کا قدم آسمان پر ہوتا ۔
ور وزیرا ز خدا بترسیدے — ہمچناں کز ملک ملک بودے
اور اگر وزیر خدا سے ایسا ڈرتا ۔ — جیسا کہ بادشاہ سے تو فرشتہ ہوتا ۔

یکے از وزرا بر زیردستاں رحمت آوردے و اصلاح

حکایت ۱۳ -

وزیروں میں سے ایک وزیر ماتحتوں پر ترس کھایا کرتا تھا۔ اور سب

ہمگناں بجیز توسط کردے ۔ اتفاقاً بخطاب ملک گرفتار آمد ۔ ہمگناں

لوگوں کی بہتری کے کاموں میں شریک ہو جایا کرتا تھا۔ اتفاق سے وہ بادشاہ کے عتاب میں گرفتار ہو گیا

در استخلاص او سعی کردند و مؤکلاں در معاقبتش ملاطفت نمودند و بزرگاں

تو سب لوگوں نے اسکے چھڑانے میں کوشش کی اور اسکے نگراں سپاہی بھی اس کو سزا دینے میں

دیگر سیرنیک او در افواہ گفتند ۔ تا ملک از خطائے او درگذشت ۔

نرمی کرتے تھے۔ اور دوسرے بڑے بڑے لوگ اس وزیر کی اچھی عادتوں کا برابر چرچا

صاحبدلے بریں اطلاع یافت وگفت ۔ ⁘ ۔ ⁘ ۔ ⁘ ۔ ⁘ ۔ ⁘

کرتے تھے۔ یہانتک کہ بادشاہ نے اسکی غلطی معاف کردی۔ ایک اللہ والے نے جب اس واقعہ کی اطلاع پائی تو کہا۔

قطعہ

تا دل دوستاں بدست آری
اپنے دوستوں کی دل جوئی کرنے میں

بوستان پدر فروختہ بہ
تمہارے باپ کا باغ بھی بک جائے تو اچھا ہی ہے۔

پختن دیگ نیک خواہاں را ۔
اپنے خیر خواہوں کی دیگ پکانے کے لئے ۔

ہر چہ رخت سرا ست اسوختہ بہ
تمہارے گھر کا جو کچھ سامان بھی ہے اگر جل جائے تو اچھا ہی ہے۔

با بد اندیش ہم نکوئی کن ۔
دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی کرتا رہ ۔

دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ
کتے کا منہ لقمہ دیکر سی دیا (بند کر دیا) جائے تو اچھا ہی ہے۔

یکے از پسران ہارون الرشید پیش پدر آمد

حکایت ۱۴ -

ہارون الرشید کا ایک لڑکا باپ کے پاس غصہ میں بھرا ہوا

خشم آلودہ ۔ وگفت ۔ فلاں ہمسر زادہ مرا دشنام مادر بداد ہارون الرشید

آیا۔ اور کہا کہ فلاں سپاہی کے لڑکے نے مجھے ماں کی گالی دی ہے۔ ہارون الرشید نے

ارکان دولت را گفت ۔ جزائے چنیں کس چہ باشد ؟ یکے اشارت

ارکان حکومت سے پوچھا کہ ایسے شخص کی کیا سزا ہونی چاہیئے ؟ ایک نے قتل کا مشورہ دیا۔ اور

بکشتن کرد ۔ و دیگرے بزباں بریدن و دیگرے بمصادرہ و نفی ۔ ہارون

دوسرے نے زبان کاٹنے کا اور ایک دوسرے نے ضبطی جائداد و جلاوطنی کا ۔ ہارون رشید نے

گفت ۔ اے پسر ! کرم آنست کہ عفو کنی ۔ و اگر نہ توانی تو نیز دشنام دہ

کہا کہ اے بیٹا ! شرافت تو یہ ہے کہ تو معاف کردے اور اگر یہ نہیں کرسکتا تو تو بھی اس کو

نہ چندانکہ انتقام از حد بگزرد کہ آنگاہ ظلم از طرف تو باشد ۔ و دعوائے

گالی دیدے لیکن اتنا نہیں کہ بدلہ حد سے گزر جائے ورنہ پھر تیری طرف سے ظلم ہوگا ۔

از قبل خصم ۔ ۔

اور مخالف کی جانب سے دعویٰ ۔

قطعہ

نہ مرد است آں بنزدیک خردمند — کہ با پیل دماں پیکار جوید ۔
عقلمند کے نزدیک مرد وہ نہیں ہے — جو مست ہاتھی سے لڑائی کی ٹھانے ۔

بلے مرد انکس است از روئے تحقیق — کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید ۔
ہاں تحقیق کے لحاظ سے مرد وہ ہے — کہ جب اسکو غصہ آئے تو بیہودہ نہ بکے

مثنوی

یکے را زشت خوے داد شنام ۔
کسی کو ایک بدمزاج شخص نے گالی دی ۔

تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام
اس نے صبر کیا اور کہا کہ اے بھلے آدمی۔
تبر زانم کہ خواہی گفت آنی ۔ ۔
تم مجھے جتنا بھی برا کہو گے میں تو اس سے زیادہ بھی برا ہوں۔
کہ دانم عیب من چوں من نہ دانی۔
کیونکہ اپنے عیبوں کو میں ہی جانتا ہوں میرے برابر تو نہیں جانتا۔

باطائفہ بزرگاں در کشتی نشستہ بودم۔

حکایت ۱۵۔

میں بزرگوں کی جماعت کے ساتھ ایک کشتی میں بیٹھا ہوا
زورقے در پئے ما غرق شد۔ دو برادر در گرداب افتادند
تھا: ایک چھوٹی کشتی ہمارے پیچھے ڈوب گئی۔ دو بھائی ایک بھنور میں پھنس گئے۔ بزرگوں
یکے از بزرگاں ملاح را گفت کہ بگیر ایں ہر دو غریق را کہ پنجاہ دینار
میں سے ایک نے ملاح سے کہا کہ تو ان دونوں ڈوبنے والوں کو پکڑ لے کہ ہر ایک کے عوض میں تجھے
بہر یک میدہم ملاح یکے را برہانید۔ واں دیگرے جان بحق تسلیم
پچاس دینار دوں گا۔ ملاح نے ایک کو بچا لیا۔ اور اس دوسرے نے جان خدا کے سپرد
کرد۔ گفتیم لقیت عمرش نماندہ بود۔ ازاں در گرفتن تقصیر کردی۔
کر دی۔ ہم نے کہا کہ شاید اسکی عمر باقی نہیں تھی۔ اسلئے تو نے اسکے پکڑنے میں کوتاہی کی۔
ملاح بخندید و گفت۔ آنچہ تو گفتی یقین است و دیگر میل خاطر
ملاح ہنسا اور کہا۔ جو آپ کہتے ہیں وہ بات یقینی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ میرا
من برہانیدن ایں بیشتر بود۔ بسبب آنکہ وقتے در رَہ اے
رجحان اسکو بچانے کیلئے زیادہ تھا۔ اسلئے کہ ایک دفعہ میں راستے میں تھک گیا تھا۔
ماندہ بودم۔ ایں مرا بر شتر خود نشاندہ واز دست آں دیگر تازیانہ
تو اس نے مجھے اپنے اونٹ پر بٹھا لیا تھا۔ اور دوسرے کے ہاتھ سے میں نے کوڑے

خوردہ بودم گفتم۔ خدائے تعالیٰ راست گفت کہ ہر کہ کار نیک کرد۔ برائے
کھائے تھے۔ میں نے کہا خدائے تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ جس کسی نے نیک کام کیا اس نے اپنی ذات کے فائدے
نفع ذات اوست۔ و ہر کہ کار بد کرد۔ وبالش بر اوست۔
کیلئے کیا اور جس نے برا کام کیا اسکا وبال اسی پر ہوتا ہے ✣ ✣ ✣

قطعہ

تا توانی در درون کس مخراش — کاندریں راہ خارہا باشد
جہانتک ہو سکے کسی کا دل زخمی نہ کر — اسلئے کہ اس راستے میں بہت سے کانٹے ہیں۔
من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا ✣ ✣
✣ جو نیک کام کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے اپنے لئے کرتا ہے۔ ✣
کار درویش مستمند برآر — کہ ترا نیز کارہا باشد۔
حاجتمند فقیر کا کام نکال دے۔ — اسلئے کہ تیرے بھی بہت سے کام ہیں۔

حکایت ۱۶۔

دو برادر بودند۔ یکے خدمت سلطاں کردے و دیگرے لبسعی
دو بھائی تھے۔ ایک بادشاہ کی نوکری کرتا تھا اور دوسرا اپنی بازو کی کمائی کھاتا تھا۔
بازو نان خوردے بار آں تو انگر درویش را گفت کہ چرا خدمت نکنی
ایک دفعہ اس مالدار نے درویش سے کہا کہ تو بادشاہ کی نوکری کیوں نہیں کرتا کہ مزدوری کی محنت
تا از مشقت کار کردن برہی۔ گفت تو چرا کار نکنی۔ تا از مذلت
سے چھوٹ جائے۔ اس نے جواب دیا کہ تو کام کیوں نہیں کرتا تاکہ خدمت گاری کی ذلت سے چھٹکارا
خدمت رستگاری یابی! کہ خردمنداں گفتہ اند۔ نان جو خوردن
حاصل کرے! کیونکہ عقلمندوں نے کہا ہے۔ کہ جو کی روٹی کھانا اور زمین پر بیٹھنا
و بر زمین نشستن بہ از کمر زریں بستن۔ و بہ خدمت ایستادن۔
بہتر ہے کمر میں سنہری پیٹی باندھنے اور ہاتھ باندھکر خدمت میں کھڑے ہونے سے۔

بیت

بدست آبک تفتہ کردن خمیر — بہ از دست بر سینہ پیش امیر

ہاتھ سے گرم چونے کو گوندھنا — بہتر ہے سینے پر ہاتھ رکھکر امیر کے سامنے کھڑے ہونے سے

قطعہ

عمر گرانمایہ دریں صرف شد

قیمتی عمر اسی میں گذر گئی۔

تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا

کہ گرمیوں میں کیا کھاؤں اور جاڑوں میں کیا پہنوں۔

اے شکم خیرہ بنانے بساز — تا نکنی پشت بخدمت دوتا

اے بے شرم ایک روٹی پر قناعت کرلے — تاکہ تو خدمتگاری میں کمر دوہری نہ کرے۔

حکایت ۱۷۔

کسے مژدۂ پیش نوشیرواں عادل برد و گفت کہ فلاں دشمن ترا خدائے عزّ و جل برداشت۔ گفت ہیچ شنیدی کہ مرا

کوئی آدمی نوشیرواں عادل کے پاس ایک خوشخبری لیکر گیا اور کہا۔ کہ آپکے فلاں دشمن کو اللہ غالب برتر نے اٹھالیا۔ اس نے کہا کہ کیا تو نے یہ بھی سنا کہ وہ فرو خواہد گذاشت۔

مجھے چھوڑ دے گا۔

فرد

مرا بمرگ عدو جائے شادمانی نیست۔

میرے لئے دشمن کی موت خوشی کا باعث نہیں ہے۔

کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست۔

کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔

حکایت ۱۸۔

اسکندر را پرسیدند کہ دیار مشرق و مغرب

اسکندر سے لوگوں نے پوچھا کہ مشرق اور مغرب کے ممالک

راچہ گرفتی؟ کہ ملوک پیشیں را خزائن و عمر و لشکر بیش از تو بود۔ و چنیں فتح میسر

تو نے کیسے فتح کرلئے؟ اسلئے کہ پہلے بادشاہوں کی عمریں خزانے اور لشکر تجھ سے زیادہ بڑھے

نشد۔ گفت۔ بتائید خدائے برتر ہر مملکت را کہ گرفتم رعیتش را نیازردم

ہوئے تھے۔ اور ان کو بھی ایسی فتح میسر نہ آئی۔ اس نے کہا کہ خدائے بلند برتر و بالا کی مدد سے

و نام پادشاہان پیشیں جز بہ نیکوئی نبردم۔

جو ملک بھی میں نے فتح کیا میں نے اسکی رعایا کو نہیں ستایا۔ اور پہلے بادشاہوں کا نام اچھائی ہی سے لیا۔

بیت

بزرگش نخوانند اہل خرد — کہ نام بزرگاں بہ زشتی برد

عقلمند اس شخص کو کبھی بڑا نہیں کہتے — جو بڑوں کا نام برائی سے لے۔

قطعہ

ایں ہمہ ہیچ است چوں می بگذرد

یہ سب کچھ بھی نہیں کیونکہ ختم ہو جاتا ہے۔

بخت و تخت و امر و نہی و گیر و دار۔

نصیبہ تخت شاہی حکم چلانا اور روکنا اور پکڑ دھکڑ۔

نام نیک رفتگاں ضائع مکن۔

پہلوں کے نیک نام کو ضائع نہ کر۔

تا بماند نام نیکت برقرار۔

تاکہ تیرا نیک نام باقی رہے۔

باب دوم

در اخلاق درویشاں

دوسرا باب فقیروں کے اخلاق کے بیان میں

حکایت ۱-

یکے از بزرگان پارسائے را گفت کہ چہ گوئی در حق فلاں عابد؟ دیگراں در حق او بطعنہ سخنہا گفتہ اند۔ گفت

ایک بزرگ نے دوسرے ایک پارسا سے دریافت کیا کہ تم فلاں عابد کے حق میں آپ کیا کہتے ہیں۔ جب کہ دوسرے لوگ اسکے بارے میں طعنہ زنی سے بات کرتے

در ظاہرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمی دانم۔

ہیں۔ اس نے کہا کہ میں اسکے ظاہر میں کوئی عیب نہیں دیکھتا اور اسکے باطن کا میں غیب داں نہیں ہوں۔

قطعہ

ہر کرا جامہ پارسا بینی — پارساداں و نیک مرد انگار

تو جس کو پارساؤں کا سا لباس دیکھے — اس کو تو پارسا جان اور نیک آدمی خیال کر

ور ندانی کہ در نہانش چیست — محتسب را درون خانہ چہ کار

اگر تو نہیں جانتا کہ اسکے باطن میں کیا ہے — تو کوتوال کو گھر کے اندر کی باتوں سے کیا تعلق

حکایت ۲۔

درویشے را دیدم کہ سر بر آستاں کعبہ ہمی مالید و می گفت۔ یا غفور!

میں نے ایک فقیر کو دیکھا جو کعبے کی چوکھٹ پر سر رگڑ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے غفور! اے رحیم!

یا رحیم! تو دانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید۔

تو جانتا ہے کہ مجھ ظالم اور جاہل سے کیا ہو سکتا ہے۔

قطعہ

عذر تقصیر خدمت آوردم — کہ ندارم بطاعت استظہار۔

خدمت کی کمی کا عذر لیکر آیا ہوں — اسلئے کہ عبادت پر مجھے کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

عاصیاں از گناہ توبہ کنند — عارفاں از عبادت استغفار۔

گنہگار تو گناہ سے توبہ کرتے ہیں — اور خدا رسیدہ لوگ اپنی عبادت سے توبہ کرتے ہیں۔

عابداں جزائے طاعت خواہند و بازرگاں بہائے بضاعت۔

عبادت گذار اپنی عبادت کا بدلہ چاہتے ہیں۔ اور سوداگر اپنے سامان کی قیمت چاہتے ہیں۔

من بندہ امید آوردہ ام نہ طاعت و بدریوزہ آمدہ ام۔ نہ بتجارت۔

میں غلام امید لیکر آیا ہوں نہ بندگی۔ بھیک مانگتا ہوں۔ نہ تجارت کرنے آیا ہوں۔

بیت

گر کشتی ور جرم بخشی روئے و سر بر آستانم۔

چاہے تو مار ڈالے یا خطا معاف کر دے میرا چہرہ اور سر چوکھٹ پر ہے

بندہ را فرماں نباشد ہر چہ فرمائی بر آنم۔

غلام کا کوئی حکم نہیں ہوتا جو کچھ تو حکم دے میں اس پر قائم رہوں۔

قطعہ

بر در کعبہ سائلے دیدم — کہ ہمی گفت و میگریست خوش

میں نے کعبہ کے دروازے پر ایک فقیر کو دیکھا — جو یہ کہہ رہا تھا اور بہت رو رہا تھا۔

من نگویم کہ طاعتم بپذیر — قلم عفو بر گناہم کش۔

میں یہ نہیں کہتا کہ میری عبادت قبول کر لے — ہاں معافی کا قلم میرے گناہوں پر پھیر دے۔

حکایت ۳۔

زاہدے مہمان پادشاہے بود۔ چوں بطعام بنشستند۔ کمتر ازاں

ایک عبادت گذار ایک بادشاہ کا مہمان تھا۔ جب سب لوگ کھانے پر بیٹھے تو اس نے اپنی عادت سے

خورد که ارادت او بود۔ وچوں بنماز برخاستند۔ بیشتر ازآں کرد کم
کم کھایا۔ اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو اس نے اپنی عادت سے زیادہ
عادت او بود۔ تا ظن صلاح در حق او زیادت کنند۔
پڑھی۔ تاکہ لوگ اسکے بارے میں نیکی کا گمان زیادہ کریں۔

بیت

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی۔
اے بدو مجھے ڈر ہے کہ تو کعبہ نہ پہنچ سکے گا۔
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است۔
اسلئے کہ تو جس راستے پر چل رہا ہے ترکستان جاتا ہے۔

چوں بخانہ باز آمد۔ برسفرہ خواست تا تناول کند۔ پسرے داشت
جب گھر واپس آیا۔ دسترخوان مانگا تاکہ کھانا کھائے۔ اس کا ایک لڑکا تھا سمجھدار
صاحب فراست گفت اے پدر بدعوت سلطاں بودی طعام
اس نے کہا اے ابا جان آپ تو بادشاہ کے یہاں دعوت میں تھے کھانا کیوں نہیں کھایا؟
نخوردی؟ گفت در نظر ایشاں چیزے نخوردم۔ کہ بکار آید۔ گفت۔ نماز
اس نے جواب دیا کہ میں نے ان کے سامنے کچھ نہ کھایا۔ تاکہ کام آئے (اچھا اثر ہو) اس نے کہا کہ
راہم قضا کن کہ چیزے نہ کردی کہ لکار آید۔
نماز بھی قضا پڑھ لیجئے اسلئے کہ آپ نے کچھ نہ کیا کہ کام آسکے۔

قطعہ

اے ہنر ہا نہادہ بر کف دست۔
اے وہ شخص جو ہنروں کو ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے۔
عیب ہا را نہفتہ زیر بغل ٭۔
اور عیبوں کو بغل کے نیچے چھپائے ہوئے ہے۔

تا چہ خواہی خریدن اے مغرور۔
اے مغرور آخر تو کیا خریدے گا۔
روز در ماندگی بسیم دخل۔
مصیبت کے دن کھوٹی چاندی سے۔

حکایت ۴۔

یاد دارم کہ در ایام طفولیت متعبد بودم
مجھے یاد ہے کہ میں بچپن کے زمانہ میں بڑا عبادت گذار تھا اور
وشب خیز ومولع بزہد وپرہیز شبے درخدمت پدر نشستہ بودم و
شب بیدار اور زہد وپرہیزگاری پر فریفتہ تھا۔ ایک رات والد صاحب کی خدمت میں بیٹھا
ہمہ شب دیدہ بر ہم نہ بستہ۔ ومصحف عزیز در کنار گرفتہ وطائفہ گرد
تھا۔ اور تمام رات نہیں سویا تھا۔ اور قرآن پاک بغل میں لئے ہوئے تھا۔ اور کچھ لوگ ہمارے
ماخفتہ۔ پدرم راگفتم ازیناں یکے سر برنمی دارد کہ دوگانہ بگذارد
چاروں طرف سوئے تھے! میں نے والد سے کہا۔ ان میں سے کوئی بھی سر نہیں اٹھاتا کہ دو رکعتیں پڑھ لے
چناں خواب غفلت ایشاں را برد کہ گوئی مردہ اند۔ گفت اے
ایسی غفلت کی نیند سوئے ہیں کہ گویا مردہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے بیٹا! اگر تو بھی
جان پدر! اگر تو نیز بخفتی بہ کہ در پوستین خلق افتی۔
سو جاتا تو اس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی غیبت کرے ٭۔

قطعہ

نہ بیند مدعی جز خویشتن را
اڈینگے مارنیوالا اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتا۔
کہ دارد پردۂ پندار در پیش
کیونکہ اسکے آگے غرور کا پردہ پڑا ہوتا ہے۔
گرت چشم خدا بینی نہ بخشد
اگر تجھکو خدا بینی کی آنکھ بخشدیں۔

نہ بینی ہیچکس عاجزتر از خویش
تو تو کسی کو بھی اپنے سے زیادہ عاجز نہ دیکھے گا۔

پارسائے را دیدم کہ بر کنارۂ دریا نشستہ

حکایت ۵:-

میں نے ایک نیک آدمی کو دیکھا جو دریا کے کنارے بیٹھا ہوا

بود۔ و زچشم بلنگ داشت۔ کہ بہیچ داروئے بہ نمے شد۔ و مدتہا

تھا۔ اور جسکو چیتے نے زخمی کر دیا تھا۔ جو کسی دوا سے اچھا نہیں ہوتا تھا۔ اور ایک زمانہ

دراں رنجوری شکر خدائے عزوجل گفتے پرسیدندش کہ شکر چہ

دراز تک اس تکلیف میں مبتلا رہا اور خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا

می گذاری۔ گفت شکر آں کہ الحمد للہ! بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے

کہ شکر کس چیز کا ادا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ شکر اس بات کا کہ الحمد للہ مصیبت میں گرفتار ہوں نہ کہ گناہ میں۔

قطعہ

گر مرا از بکشتن دہد آں یار عزیز
اگر میرا محبوب مجھ لاغر کو قتل کرنے کے لئے دیدے۔

تا نگویم کہ دراں دم غم جانم باشد
میں ہرگز یہ نہ کہوں گا کہ اسوقت مجھے اپنی جان کا غم ہے

گویم از بندۂ مسکیں چہ خطا در شد
میں بس یہ کہوں گا کہ عاجز بندے سے کیا خطا ہوئی۔

کہ دل آزردہ شد از من غم آنم باشد۔
کہ تو مجھ سے رنجیدہ ہوا بس مجھے اسکا غم ہے۔

حکایت ۶

پادشاہے پارسائے را پرسید کہ ہیچت از یاد می آید؟ گفت

ایک بادشاہ نے ایک درویش سے پوچھا کہ کبھی تمہیں ہماری یاد بھی آتی ہے؟ اس نے کہا ہاں!

بلے! ہرگز خدائے عزوجل را فراموش می کنم۔ یادت می آرم۔
اسوقت جب خدائے بزرگ و برتر کو بھلا دیتا ہوں تو تیری یاد آتی ہے۔

بیت

ہر سو دود آں کس ز در خویش براند۔
جسکو وہ اپنے دروازے سے بھگا دیتا ہے وہ ہر جانب دوڑتا پھرتا ہے۔

واں را کہ بخواند بدرس ندو اند۔
اور جسکو وہ بلا لیتا ہے اسکو کسی کے دروازے پر نہیں دوڑاتا۔

حکایت ۷

یکے از صالحاں بخواب دید بادشاہے را در بہشت و پارسائے

ایک نیک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک بادشاہ جنت میں ہے اور ایک عابد دوزخ میں

را در دوزخ پرسید کہ موجب درجات ایں چیست؟ و سبب

اس نے پوچھا کہ اسکے بلند درجوں کا سبب کیا ہے؟ اور اسکے برے درجوں کا کیا سبب ہے

درکات آں چہ؟ کہ من بخلاف ایں ہمہ پنداشتم۔ ندا آمد کہ ایں

کیونکہ میں تو اسکے خلاف سمجھ رہا تھا۔ غیب سے آواز آئی کہ یہ بادشاہ فقیروں سے عقیدت

بادشاہ بارادت درویشاں در بہشت است و ایں پارسا

کیوجہ سے جنت میں ہے اور یہ عابد بادشاہوں کے تقرب کیوجہ سے

بہ تقرب پادشاہاں در دوزخ۔

دوزخ میں ہے۔

قطعہ:- دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع — خود را ز عملہائے نکو ہیچ بری دار۔
تیری کملی اور تسبیح اور گدڑی کس کام آئیگی — تو اپنے آپکو برے کاموں سے بچا۔
حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست — درویش صفت باش و کلاہ تتری دار
تجھکو برکی ٹوپی اوڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ — درویشوں کی طرح رہ اور تاتاری ٹوپی اوڑھ۔

حکایت ۸ -

درویشے سرو پا برہنہ با کاروان حجاز از
ایک فقیر ننگے سر ننگے پیر حجاز کے قافلے کے ساتھ کوفہ
کوفہ بدر آمد و ہمراہ ماشد۔ نظر کردم معلومے نداشت خراماں ہمی
سے نکلا اور ہمارے ساتھ ہو گیا میں نے دیکھا اسکے پاس کچھ نہ تھا۔ اکڑ کر چل رہا
رفت و می گفت۔
تھا اور کہہ رہا تھا۔

قطعہ

نہ بہ اشتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم۔
نہ میں اونٹ پر سوار ہوں نہ اونٹ کی طرح سامان سے لدا ہوا ہوں۔
نہ خداوندم رعیت نہ غلام شہریارم۔
نہ تو رعیت کا بادشاہ ہوں نہ میں کسی بادشاہ کا غلام ہوں۔
غم موجود و پریشانئے معدوم ندارم۔
نہ موجود کا غم نہ معدوم کی پریشانی رکھتا ہوں۔
نفسے می زنم آسودہ و عمرے بسر آرم۔
اطمینان کی سانس لیتا ہوں اور زندگی بسر کرتا ہوں۔

اشتر سوارے گفتش اے درویش! کجامی روی باز گرد کہ
ایک اونٹ سوار نے اس سے کہا اے فقیر کہاں جا رہا ہے واپس ہو جا ورنہ تکلیف
بسختی بمیری۔ نشنید و قدم در بیاباں نہاد و برفت چوں
سے مر جائیگا اس نے نہ سنا اور صحرا میں قدم رکھا اور چل دیا جب ہم نخلہ بنی محمود کے پاس
بنخلہ بنی محمود برسیدیم توانگر را اجل فرا رسید۔ درویش بیالیش
پہونچے تو مالدار کو موت آگئی۔ فقیر اس کے سرہانے آیا اور کہا کہ ہم تو تکلیف

فراز آمد و گفت ما بسختی نہ مردیم و تو بزحمتی مردی
سے بھی نہیں مرے اور تو بخیتی اونٹ پر بھی مر گیا۔

بیت

شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست — چوں روز شد آں مرد و بیمار بزیست
ایک شخص پوری رات بیمار کے سرہانے رویا — جب دن ہوا تو مر گیا اور بیمار اچھا ہو گیا۔

قطعہ

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند — کہ خر لنگ جاں بمنزل برد
بہت سے تیز رفتار گھوڑے منزل سے رہ گئے — اور لنگڑا گدھا اپنی جان منزل تک لے گیا
بسکہ در کشتند درستاں را — دفن کردند و زخم خوردہ نمرد
ہم نے بہت سے تندرست آدمیوں کو مٹی میں — دفن کر دیا اور زخمی نہیں مرا۔

حکایت ۹ -

عابدے جاہل را بادشاہے طلب کرد۔ عابد
ایک جاہل عبادت گذار کو ایک بادشاہ نے طلب کیا۔ عابد نے
اندیشید کہ داروئے بخورم۔ تا ضعیف شوم۔ کہ حسن ظنے کہ در حق من
سوچا کہ کوئی دوا کھالوں تاکہ کمزور ہو جاؤں تاکہ میرے بارے میں وہ جو اچھے خیال
دارد۔ زیادت شود۔ آوردہ اند کہ داروئے بخورد۔ زہر قاتل
رکھتا ہے اسمیں زیادتی ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ اس نے ایسی دوا کھالی۔ جو زہر قاتل
بود۔ بمرد۔
تھا۔ اور مر گیا۔

قطعہ

آنکہ چوں پستہ دیدش ہمہ مغز — پوست بر پوست بود ہم چو پیاز
جسکو میں نے پستہ کیطرح گری ہی گری سمجھا تھا۔ — وہ پیاز کیطرح چھلکے پر چھلکا تھا۔
پارسایاں روئے در مخلوق — پشت بر قبلہ می کنند نماز۔
وہ پارسا جنکی توجہ مخلوق کیطرف ہے — وہ قبلے کیطرف پیٹھ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔

مثنوی

اخلاص طلب مکن کہ شیدی
کہ تجھ میں اخلاص پیدا ہو جائیگا کیونکہ تو رکتا ہے

تا زاہد عمرو بکر و زیدی
یعنی تو عمرو بکر و زید کی عبادت کرتا ہے یہ سیدھا کر

باید کہ بجز خدا نداند
تو اسکو چاہیئے کہ خدا کے سوا اور کسی کو نہ پہچانے

چوں بندہ خدائے خویش خواند
جب بندہ اپنے خدا کو پکارے

حکایت ۱۰

لقمان حکیم را گفتند ادب از کہ آموختی گفت از
لوگوں نے لقمان حکیم سے پوچھا کہ تو نے ادب کس سے سیکھا اس نے

بے ادباں کہ ہرچہ از ایشاں در نظرم ناپسند آمد از آں پرہیز کردم۔
کہا کہ بے ادبوں سے کیونکہ انکی جو بات میری نظر میں نہ آئی اس سے میں نے پرہیز کیا۔

قطعہ

نگویند از سر بازیچہ حرفے
لوگ مذاق کے طور پر بھی کوئی ایسی بات نہیں کہتے

کزاں یندے نگیرد صاحب ہوش
کہ اس سے ایک سمجھدار آدمی نصیحت حاصل نہ کرے

وگر صد باب حکمت پیش ناداں
اور اگر دانائی کی سو باتیں بھی ایک بیوقوف کو

بخوانند آیدش بازیچہ در گوش
پڑھکر سنائیں تو اسکے کان میں مذاق ہی معلوم پڑتی ہیں

حکایت ۱۱۔

عابدے را حکایت کنند کہ شبے دہ من طعام خوردے و تا سہ در
ایک عابد کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ رات کو دس سیر (پناہ) کھانا کھا جاتا اور صبح تک نماز کیلئے کھڑا

نماز ایستادے صاحبدلے بشنید و گفت اگر نیم نان بخوردے و بخفتے
رہتا۔ ایک صاحبدل نے سنا اور کہا اگر آدھی روٹی کھاتا اور سو جاتا تو اس سے بہت زیادہ

بسیار ازیں فاضل تر بودے۔
بہتر ہوتا۔

قطعہ

اندرون از طعام خالی دار
پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ۔

تا دراں نور معرفت بینی
تاکہ تو اسمیں معرفت کا نور دیکھے۔

تہی از حکمتی بعلت آں
تو اسی وجہ سے دانائی سے خالی ہے

کہ پری از طعام تا بینی
کہ تو ناک تک کھانے سے بھرا ہوا ہے

حکایت ۱۲۔

گلہ کردم پیش یکے از مشائخ کہ فلاں بہ
مشائخ میں سے ایک کے پاس میں نے یہ شکایت کی کہ فلاں

فسادمن گواہی داد گفت۔ بصلاحش خجل
شخص نے میری خرابی کیلئے گواہی دی ہے۔ اس نے کہا کہ تو نیکی کر کے اسکو شرمندہ کر دے۔

نظم

تو نیکو روش باش تا بدسگال
تو نیک چلن رہ تاکہ دشمن کو

بہ بد گفتن تو نیابد مجال۔
تیرا عیب بیان کرنیکی طاقت نہ ہو۔

چو آہنگ بر ربط بود مستقیم
جب سارنگی کی آواز ٹھیک ہوتی ہے

کے از دست مطرب خورد گوشمال
تو وہ گویئے سے کب کان اینٹھواتی ہے

حکایت ۱۳۔

یکے از مشائخ شام را پرسیدند کہ حقیقت
شام کے بزرگوں میں سے ایک سے لوگوں نے پوچھا کہ تصوف کی حقیقت

تصوف چیست؟ گفت ازیں پیش طائفہ بودند در جہاں بصورت پراگندہ
کیا ہے؟ انہوں نے کہا اب سے پہلے دنیا میں ایک جماعت ہوتی تھی جو صورت سے پراگندہ اور دل سے

و بمعنی جمع۔ و امروز خلقے اند بظاہر جمع و بباطن پراگندہ۔
مطمئن ہوتی تھی۔ اور آج ایسے لوگ ہیں جو بظاہر مطمئن ہیں اور دل سے پراگندہ ہیں۔

قطعہ۔

چو ہر ساعت از تو بجائے رود دل
جب ہر وقت تیرا دل بھٹکتا رہتا ہے

تہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی۔
تو تنہائی میں بھی تو دل میں صفائی نہ دیکھے گا۔

دولت مال و جاہست و زرع و تجارت
اگر تیرے پاس مال اور مرتبہ اور کھیتی اور تجارت سب ہے

چو دل باخدا ایست خلوت نشینی ۔
اگر تیرا دل خدا سے لگا ہے تو تو خلوت نشین ہے

حکایت ۱۴-

یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم
مجھے یاد ہے کہ ایک رات ایک قافلے کے ساتھ میں رات بھر چلا تھا۔ اور

دیحر بر کنار بیشہ خفتہ۔ شوریدہ کہ دراں سفر ہمراہ ما بود ۔ نعرہ بزد۔
صبح کیوقت ایک جنگل کے کنارے سویا ہوا تھا ایک دیوانہ نے جو اس سفر میں ہمارے ساتھ تھا ایک نعرہ مارا

راہ بیاباں گرفت و یک نفس آرام نیافت ۔ چوں روز شد۔ گفتمش
اور جنگل کا راستہ لیا۔ اور ایک گھڑی بھی آرام نہ کیا ۔ جب دن نکل آیا تو میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا حال

ایں چہ حال بود؟ گفت بلبلا سارا دیدم بنالہ در آمدہ بودند از درخت
تھا اس نے کہا کہ میں نے دیکھا بلبلیں نالہ کر رہی تھیں درختوں پر اور چکوریں پہاڑ میں اور مینڈک

وکبکاں در کوہ ۔ وعوکاں در آب وبہائم در بیشہ ۔ اندیشہ کردم کہ
پانی میں اور چوپائے جنگل میں میں نے سوچا کہ یہ انسانیت نہیں ہے کہ سب تو تسبیح میں ہوں اور میں

مروت نباشد ہمہ در تسبیح ومن بہ غفلت خفتہ ۔
غفلت میں سویا ہوا

* * *

دوش مرغے بصبح می نالید ۔
کل صبح کیوقت ایک پرند نالہ کر رہا تھا۔

قطعہ

عقل وصبرم ببرد وطاقت وہوش
اس نے میری عقل صبر طاقت اور ہوش لے لیا۔

یکے از دوستاں مخلص را
میرے مخلص دوستوں میں سے ایک کے

مگر آواز من رسید بگوش
کان میں شاید میری آواز پہنچی ۔

گفت باور نداشتم کہ ترا
اس نے کہا کہ مجھے یقین نہیں ہے کہ تجھے

بانگ مرغے چنیں کند مدہوش
ایک پرند کی آواز اسقدر مدہوش کر دیگی ۔

گفتم ایں شرط آدمیت نیست
میں نے کہا کہ آدمیت کی یہ شرط نہیں ہے

مرغ تسبیح خواں ومن خاموش
کہ پرند تو تسبیح پڑھیں اور میں چپ رہوں

حکایت ۱۵-

یکے از پادشاہان عابدے را کہ عیال
بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک عبادت گذار سے جسکے

بسیار داشت ۔ پرسید۔ کہ اوقات عزیزت چگونہ می گذاری گفت ۔
بال بچے بہت تھے ۔ پوچھا کہ تو اپنا عزیز وقت کیسے گذارتا ہے اس نے کہا کہ رات مناجات میں

شب در مناجات وسحر در دعائے حاجات ۔ وہمہ روز در بند
اور صبح ضرورتوں کے پورا ہونیکی دعا میں اور تمام دن اخراجات کی فکر میں۔ بادشاہ

اخراجات ۔ ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت ۔ بفرمود تا وجہ
عابد کے اشارے کا مقصد سمجھ گیا۔ اور حکم دیا کہ اس کا معاشی خرچ مقرر کر دیں تاکہ بال

کفاف او معین دارند ۔ تا بار عیال از دل او برخیزد ۔
بچوں کا بوجھ اسکے دل سے جاتا رہے ۔

* * *

مثنوی

اے گرفتار بائے بند عیال
اے بال بچونکی بیڑی میں گرفتار شخص

وگر آزادگی مبند خیال
کسی آزاد کا خیال دل میں نہ لا

غم فرزند وناں وجامہ وقوت
اولاد روٹی کپڑے اور روزی کا غم

بازت آرد زسیر در ملکوت
تجھے عالم ملکوت کی سیر واپس لے آئیگا

ہمہ روز اتفاق مے سازم
تمام دن یہ نیت کرتا ہوں

کہ شب شب باخدائے پردازم
کہ رات کو خدا کی عبادت میں لگوں گا۔

شب چو عقد نماز بر بندم
رات کو جب نماز کی نیت باندھتا ہوں

چہ خورد بامداد فرزندم
(تو خیال آتا ہے) کہ صبح کو میرے بچے کیا کھائینگے۔

حکایت ۱۶

یکے از علمائے راسخ را پرسیدند کہ چہ گوئی در زنان وقف۔ گفت
ایک عالم کامل سے لوگوں نے پوچھا کہ وقف کھانیکے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

اگر از بہر جمعیت خاطر و فراغ عبادت می ستانند حلال است۔ واگر جمع از
اس نے کہا اگر دلجمعی اور عبادت میں مشغول ہونیکے لئے لیتا ہے تو حلال ہے لیکن اگر دلجمعی کیساتھ روٹی

بہر نان نشیند حرام -- ؛
حاصل کرنے کیلئے بیٹھتا ہے تو حرام ہے۔

بیت

نان از برائے کنج عبادت گرفتہ اند۔
درویشوں نے روٹی کھانا گوشہ عبادت کیلئے قبول کیا ہے۔
صاحبدلاں نہ کنج عبادت برائے ناں۔
نہ کہ گوشہ عبادت کو روٹی حاصل کرنے کیلئے۔

حکایت ۱۷

مریدے گفت پیر را چہ کنم از خلائق بزحمت اندرم از بسکہ بزیارت
ایک مرید نے پیر سے کہا کہ میں کیا علاج کروں کہ میں مخلوق سے بہت پریشانی میں ہوں۔ جو میری
من می آیند اوقات مرا از تردد ایشاں تشویش می باشد۔ گفت
زیارت کو آتے ہیں اور میرے اوقات ان کے آنے جانے سے خراب ہوتے ہیں۔ جواب دیا کہ ان میں
ہر چہ درویشانند۔ مر ایشاں را وامے بدہ۔ وانچہ توانگرانند از
جو فقیر ہیں ان کو قرض دیدے۔ اور جو مالدار ہیں ان سے کچھ مانگ لے۔ تو پھر تیرے
ایشاں چیزے نخواہ کہ دیگر گردنونگردند۔
پاس نہ پھٹکیں گے ؛ ؛ ؛

حکایت ۱۸۔

فقیہے پدر را گفت، ہیچ ازیں سخناں
ایک فقیہ نے اپنے باپ سے کہا کہ مجھ پر ان واعظوں کی
رنگین متکلمان در من اثر نمی کند۔ بحکم آنکہ نمی بینم ایشاں را کہ در
رنگین باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اسلئے کہ میں انکے عمل اور قول کے مطابق

موافق گفتارے۔
نہیں دیکھتا۔

مثنوی

ترک دنیا بمردم آموزند۔
لوگوں کو تو دنیا چھوڑنا سکھاتے ہیں
خویشتن سیم و غلہ اندوزند
اور خود چاندی اور غلہ جمع کرتے ہیں
عالمے را کہ گفت باشد و بس
جس عالم کے پاس فقط باتیں ہی باتیں ہوں
ہر چہ بگوید نگیرد اندر کس
وہ جو کہے گا اسکا کسی پر اثر نہ ہوگا۔
عالم آنکس بود کہ بد نکند
عالم وہ ہے جو خود برے کام نہ کرے
نہ کہ گوید بخلق و خود نہ کند
نہ یہ کہ لوگوں کو بتائے اور خود عمل نہ کرے

بیت

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند
وہ عالم جو عیش اور تن پروری کرے
او خویشتن گم است کرا رہبری کند
وہ خود گمراہ ہے راستہ کس کو بتائیگا

پدر گفت۔ اے پسر! بمجرد ایں خیال باطل نہ شاید روئے از تربیت
باپ نے کہا۔ اے پسر محض اس خیال باطل کی وجہ سے نصیحت کرنیوالوں کی تربیت سے منہ پھیرنا اور
ناصحاں گردانیدن و راہ بطالت گرفتن و علما را بضلالت منسوب
بے کاری کی راہ اختیار کرنا اور عالموں کو گمراہی کیطرف منسوب نکرنا چاہیئے۔ اور بے گناہ عالم
کردن۔ و در طلب علم معصوم از فوائد علم محروم ماندن ہمچو نابینائے کہ شبے
کی تلاش میں علم کے فوائد سے محروم نہ رہنا چاہیئے اس اندھے کیطرح جو ایک رات کیچڑ میں
در گل افتادہ بود۔ گفت۔ آخر اے مسلمانان! چراغ فرارہ من
گر گیا تھا۔ اور کہہ رہا تھا اے مسلمانوں ایک چراغ میرے راستے کے سامنے رکھو۔ ایک
دارید۔ زنے فارہ شنید و گفت۔ تو کہ چراغ نہ بینی بہ چراغ چہ بینی؟
خوش مزاج عورت نے سنا اور کہا جب تو چراغ کو دیکھ نہیں سکتا چراغ سے کیا دیکھے گا؟

ہمچنیں مجلس واعظاں چوں کلبۂ بزازان است ۔ کہ آنجا تا نقدے نہ
اس طرح وعظ کی مجلس بزاز کی دوکان کی طرح ہے کہ وہاں جب تک تو کچھ نقد نہ دے گا
دہی ۔ بضاعتے نستانی ۔ وایں جا تا ارادتے نیاوری سعادتے نہ بری
کوئی سامان نہیں لے سکتا ۔ اور اس مجلس وعظ میں جب تک تو عقیدت نہ رکھے گا کوئی سعادت حاصل
نہ کر سکے گا ۔

قطعہ

گفت عالم بگوش جاں بشنو ۔ در نماند بہ گفتنش کردار ۔
عالم کی بات نہایت غور سے سُن ۔ اگرچہ اسکی گفتگو اسکے عمل کے مطابق نہ ہو ۔
باطل است آنکہ مدعی گوید ۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
دعوی کرنیوالا جو کہ کہتا ہے غلط ہے ۔ کہ سوئے ہوئے کو سویا ہوا کب جگا سکتا ہے
مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۔ ور نبشت است پند بر دیوار
انسان کو چاہیئے کہ کان دماغ میں رکھلے ۔ اگرچہ نصیحت دیوار ہی پر لکھی ہو ۔

قطعہ

صاحبدلے بمدرسہ آمد زخانقاہ ۔ بشکست عہد صحبت اہل طریق را
ایک صاحبدل خانقاہ سے مدرسہ میں آگیا ۔ درویشوں کی صحبت کے عہد کو توڑ کر ۔
گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود ۔ تا اختیار کردی ازاں ایں فریق را
میں نے پوچھا کہ عالم اور عابد میں کیا فرق تھا ۔ کہ تو نے اس فریق کو چھوڑ کر اس فریق کو اختیار کیا
گفت اں گلیم خویش برد ں می برد ز موج ۔ ویں جہد می کند کہ بگیرد غریق را ۔
اس نے جواب دیا کہ وہ موج سے اپنی کملی نکالتا ہے ۔ اور یہ کوشش کرتا ہے کہ ڈوبتے ہوئے کو بھی بچالے

حکایت منظوم - ۱۹

ایں حکایت شنو کہ در بغداد ۔ رایت و پردہ را خلاف افتاد
بقصہ سنو کہ بغداد میں ۔ جھنڈے اور پردے میں اختلاف ہوگیا
رایت از گرد راہ و رنج رکاب ۔ گفت با پردہ از طریق عتاب
جھنڈے نے راستے کی گرد اور ساتھ رہنے کی تکلیف ۔ کا حال غصے سے پردہ کو سُنایا
من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم ۔ بندہ بارگاہ سلطانیم
میں اور تو دونوں بادشاہ کے نوکر ہیں ۔ شاہی دربار کے غلام ہیں
من ز خدمت دمے نیاسودم ۔ گاہ و بیگاہ در سفر بودم
میں نے خدمتگذاری سے ایک سانس کیلئے بھی آرام نہ پایا ۔ وقت بیوقت سفر میں رہا ۔
تو نہ رنج از مودۂ نہ حصار ۔ نہ بیاباں و باد و گرد و غبار
تو نے تکلیف نہ اٹھائی نہ قلعہ دیکھا ۔ نہ جنگل نہ ہوا نہ گرد و غبار
قدم من بسعی پیشتر است ۔ پس چرا قربت تو بیشتر است
کوشش میں میرا قدم آگے ہے ۔ پھر تری عزت کیوں زیادہ ہے
تو بر بندگان مسہ روئی ۔ با کنیزاں یاسمن بوئی
تو چاندنے مکھڑ والے غلاموں کے پاس تھا ۔ چنبیلی جیسی خوشبو والی لونڈیوں میں رہتا ہے ۔
من فتادہ بدست شاگرداں ۔ بسفر پائے بند و سر گرداں
میں نوکروں کے ہاتھ میں پڑا رہتا ہوں ۔ سفر کا پابند ہوں اور گھومتا رہتا ہوں
گفت من سر بر استاں دارم ۔ نہ چوں تو سر بر آسماں دارم ۔
اس نے کہا کہ میں سر ہمیشہ چوکھٹ پر رکھے رہتا ہوں ۔ تیری طرح آسمان پر سر نہیں رکھتا
ہر کہ بیہودہ گردن افراز د ۔ خویشتن را بگردن اندازد
جو شخص خواہ مخواہ گردن ابھارتا ہے ۔ وہ خود کو گردن کے بل گراتا ہے

سعدی افتادہ است آواز آزادہ — کس نیاید بجنگ افتادہ
سعدی آزاد اور عاجز و مسکین ہے — کوئی عاجز و مسکین کیساتھ جنگ نہیں کرتا

یکے از صاحبدلاں زور آزمائے را دید بہم

حکایت ۲۰ -

ایک صاحبدل نے ایک پہلوان کو دیکھا۔ غصے میں بھرا ہوا اور برآمدہ و خشم شدہ و کف بر دہاں آوردہ ۔ پرسید کہ او را چہ حالت مسے جھاگ نکالتا ہوا۔ اس نے پوچھا کہ اسکی کیا حالت ہوگئی ہے لوگوں نے کہا کہ فلاں شخص است ۔ گفتند فلاں او را دشنام دادہ است ۔ گفت ایں فرومایہ ہزار نے اسکو گالی دیدی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اٹھالیتا ہے اور ایک بات من سنگ بر میدارد و طاقت یک سخنے نمی آرد ۔

کے برداشت کرنیکی طاقت نہیں رکھتا۔

قطعہ

لاف سر پنجگی و دعوئے مردی بگذار — عاجز نفس فرومایہ چہ مرد چہ زنے ۔
پہلوانی ڈینگیں اور بہادری کا دعوی چھوڑ — کیا مرد اور عورت کمینہ نفس سے دونوں عاجز ہیں
گرت از دست برآید دہنے شیریں کن — مردی آں نیست کہ مشتے بزنی بردہنے
اگر تجھ سے ہوسکے تو کسی منہ کو میٹھا کر — بہادری یہ نہیں ہے کہ کسی منہ پر مکا مارے

قطعہ

اگر خود بر در دیشانی پیل — نہ مرد است آنکہ در دے مردمی نیست
اگر کوئی ہاتھی کی پیشانی پھاڑ ڈالے — تو بھی وہ بہادر نہیں ہے اگر اسمیں آدمیت نہیں ہے۔
بنی آدم سرشتند از خاک دارند — اگر خاکی نباشد آدمی نیست ۔
آدم کی اولاد کی پیدائش مٹی سے ہے — اگر منکسر المزاج نہیں ہے تو آدمی نہیں ہے ۔

حکایت ۲۱ -

بزرگے را پرسیدند از سیرت اخوان الصفا
لوگوں نے ایک بزرگ سے کامل درویشوں کی عادت کے بارے

گفت ۔ کمینہ آنکہ مراد خاطر یاراں بر مصالح خود مقدم دارد ۔ وحکما گفتہ
میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ کم سے کم یہ ہے کہ دوستوں کے کام کو اپنی مصلحتوں پر مقدم سمجھے۔ اور عقلمندوں نے
اند ۔ برادر کہ در بند خویش است نہ برادر و نہ خویش است ۔
کہا ہے کہ وہ بھائی جو صرف اپنی فکر میں لگا رہتا ہے وہ نہ بھائی ہے نہ اپنا ہے ۔

بیت

ہمراہ گر شتاب کند ہمرہ تو نیست — دل در کسے مبند کہ دل بستہ تو نیست
ساتھی اگر سفر میں جلدی کرے تو وہ تیرا ساتھی نہیں ہے — اس شخص سے تو دل نہ لگا جسکا دل تجھ سے لگا ہوا نہیں ہے

حکایت ۲۲ -

بادشاہے بدیدہ استحقار در طائفہ درویشاں نظر کرد ۔ یکے از آں میاں بہ فراست دانست و گفت اے ملک مادریں
ایک بادشاہ نے درویشوں کی گروہ کو حقارت کی نظر سے دیکھا۔ انہیں سے ایک ذہانت سے سمجھ گیا ۔ اور اس نے کہا اے بادشاہ ہم اس دنیا میں لشکر میں تجھ سے کم
دنیا بہ جیش از تو کمتریم و بعیش خوشتریم و بمرگ برابریم و در قیامت انشاء اللہ بہتر
ہیں اور عیش میں تجھ سے زیادہ خوش ہیں اور مرنے میں برابر ہیں اور قیامت میں انشاء اللہ بہتر ہونگے ۔

مثنوی

اگر کشور کشائے کامراں است — وگر درویش حاجتمنداں است
اگر کوئی دنیا کا فتح کرنیوالا بامراد ہے — اور اگر فقیر روٹی کا محتاج ہے۔
دراں ساعت کہ خواہند ایں و آں مرد — نخواہند از جہاں بیش از کفن برد
لیکن اسوقت جبکہ یہ اور وہ مریں گے — دنیا سے کفن کے علاوہ کچھ نہ لیجائیں گے
چو رخت از مملکت بربست خواہی — گدائی بہتر است از بادشاہی
جب تجھے بادشاہت سے بوریا بستر باندھنا ہی پڑیگا — تو پھر بادشاہی سے فقیری بہتر ہے

ظاہر حال درویشی جامۂ ژندہ است و موئے سترہ و حقیقت آں دل زندہ
فقیری کی ظاہری حالت پرانا کپڑا اور منڈا ہوا سر ہے اور اسکی حقیقت زندہ دل اور مرا ہوا

ونفس مردہ۔

ہے۔

قطعہ

اے درونت برہنہ از تقویٰ — کز بروں جامۂ ریاداری

اے وہ کہ تیرا باطن پرہیزگاری سے خالی ہے — کیونکہ باہر سے ریا کے کپڑے پہنے ہوئے ہے

پردہ ہفت رنگ را بگذار — تو کہ در خانہ بوریاداری

دروازہ پر سات رنگ کے پردے نہ ڈال۔ — جبکہ گھر میں تو بوریا بچھائے ہوئے ہے

مثنوی دیدم گل تازہ چند دستہ — برگنبدے از گیاہ بستہ

میں نے تازہ پھولوں کے چند گل دستے — ایک گنبد پر گھاس سے بندھے رکھے دیکھے

گفتم چہ بود گیاہ ناچیز — تا در صف گل نشیند او نیز

میں نے کہا کہ حقیر گھاس کی کیا حقیقت ہے — کہ وہ بھی پھولوں کی صف میں بیٹھے۔

بگریست گیاہ و گفت خاموش — صحبت نہ کند کرم فراموش

گھاس رو پڑی اور کہا خاموش رہ — شریف دوستی کو نہیں بھلاتی

گر نیست جمال رنگ و بویم — آخر نہ گیاہ باغ اویم۔

اگر مجھ میں خوبصورتی اور رنگ و بو نہیں ہے — پھر بھی کیا میں اسکے باغ کی گھاس نہیں ہوں

من بندہ حضرت کریمم۔ — پروردۂ نعمت قدیمم

میں ایک کریم کے دربار کا غلام ہوں — اسکی قدیم نعمتوں میں پلا ہوا ہوں۔

گر بے ہنرم وگر ہنرمند — لطف است امیدم از خداوند

میں خواہ بے ہنر ہوں یا ہنرمند — مجھے آقا سے مہربانی کی اُمید ہے

با آنکہ بضاعتے ندارم — سرمایۂ طاعتے ندارم

حالانکہ میرے پاس کوئی سرمایہ نہیں ہے — فرماں بردار یکا سرمایہ بھی نہیں ہے

او چارۂ کار بندہ داند — چوں ہیچ وسیلتے نماند

وہ اپنے غلام کے کاموں کا علاج جانتا ہے — جبکہ اسکا کوئی وسیلہ نہیں رہتا۔

رسم است کہ مالکان تحریر — آزاد کنند بندۂ پیر۔

یہ طریقہ ہے کہ آزادی بخشنے والے — بڈھے غلام کو آزاد کر دیتے ہیں

اے بار خدائے عالم آرائے — بر بندۂ پیر خود ببخشائے

اے خدا بزرگ عالم کو زینت دینے والے — اپنے ضعیف غلام پر بخشش کر۔

سعدی رہ کعبۂ رضا گیر — اے مرد خدا رہ خدا گیر

اے سعدی رضائے خدا کے کعبہ کا راستہ اختیار کر — اے خدا کے بندے خدا کے راستے پر چل

بدبخت کسے کہ سر بتابد — زیں در کہ درے دگر نیابد

وہ شخص بدبخت ہے جو اس در سے منہ موڑے — کیونکہ اس در کے علاوہ اسکو دوسرا دروازہ نہیں ملے گا۔

حکایت ۲۳۔

حکیمے را پرسیدند کہ از شجاعت و سخاوت — ایک عقلمند سے دریافت کیا کہ بہادری اور سخاوت میں کونسی

کدام فاضل تر است۔ گفت ہر کرا سخاوت است بشجاعت حاجت نیست۔

چیز بہتر ہے۔ اس نے کہا جس شخص میں سخاوت ہے اسکو شجاعت کی ضرورت نہیں۔

بیت:- بہشت است بر گور بہرام گور — کہ دست کرم بہ ز بازوے زور

بہرام گور کی قبر پر لکھا ہوا ہے — کہ سخاوت کا ہاتھ طاقتور بازو سے بہتر ہے

گرفتیم عالم بمردی و زور — ولیکن نہ بردیم با خود بہ گور۔

ہم نے ایک عالم کو بہادری اور طاقت سے فتح کیا — لیکن اسکو اپنے ساتھ قبر میں نہیں لیجا سکے

قطعہ

نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد — بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور

حاتم طائی نہیں رہا لیکن ہمیشہ تک — اسکا بلند نام نیکی کیوجہ سے مشہور رہے گا۔

زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا — چو باغباں بر دبیشتر دہد انگور

مال کی زکوٰۃ نکالتا رہ اسلئے کہ جب باغباں — انگور کی بیکار شاخیں تراش دیتا ہے تو انگور زیادہ آتا ہے

انتخاب از مالابدّ منہ

حمد و ستائش مر خدائے را است کہ بذات مقدّس خود موجود

حمد اور توصیف خاص اس خدا کیلئے ہے جو آپ ہی اپنی ذات کیساتھ موجود ہے۔ تمام چیزیں اسکے پیدا کر

است۔ اشیاء را بایجاد او موجود اند۔ در وجود و بقا بوے محتاج

دہ سے موجود ہیں اور وجود اور باقی رہنے میں اسکی محتاج ہیں وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے

اند۔ وے بہیچ چیز محتاج نیست۔ یگانہ است ہم در ذات و ہم

وہ یکتا ہے اپنی ذات میں بھی اور صفات میں بھی اور اپنے فعلوں میں بھی کسی شخص کو بھی اسکے کسی کام

در صفات و ہم در افعال ہیچ کس را در ہیچ امر با وے شرکت نیست

میں شرکت نہیں ہے اور نہ اسکا وجود و حیات اور چیزوں کے وجود اور حیات کے مانند ہے

نہ وجود حیات او ہمجنس وجود اشیاء است و نہ علم او مشابہ علم شاں۔ و نہ

اور نہ اسکا علم مانند مخلوق کے علم کے اور نہ اسکا سننا دیکھنا اور ارادہ اور قدرت اور بات

سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام

مخلوق کے سننے اور دیکھنے اور ارادے اور قدرت اور بات کرنیکے مانند ہے۔ حق تعالےٰ کی یہ صفات

مخلوقات مجانس و مشارک غیر از مشارکت اسمی ہیچ مجانست و مشارکت

مخلوقات کی ان صفات کیساتھ صرف نام کی یکسانیت اور شرکت کے علاوہ اور کسی طرح کی یکسانیت

ندارند۔ حق تعالیٰ از کفر و معصیت راضی نیست و بر آں عذاب

اور شرکت نہیں رکھتیں۔ اللہ تعالےٰ کفر اور گناہوں سے راضی نہیں بلکہ ان پر عذاب مقرر فرمایا

مقرر فرمودہ۔ و از طاعت و ایمان راضی است و ثواب بر آں

ہے اور ایمان اور فرمانبرداری سے راضی ہے اور اس پر ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہزار

وعدہ فرمود۔ ہزاراں ہزار درود نامحدود نثار انبیاء علیہم السلام

ہزار بیشمار درود نثار ہو انبیاء علیہم السلام پر کہ اگر وہ حضرات نہ بھیجے جاتے

کہ اگر آنہا مبعوث نمی شدند۔ کسے راہ ہدایت نمی دید۔ و بہ علوم حقہ نمی رسید۔

تو کوئی شخص ہدایت کا راستہ نہ دیکھتا۔ اور نہ دین کے سچے علوم کی طرف پہونچ سکتا تمام انبیا

ہمہ انبیاء برحق اند۔ اول شاں آدم است علیہ السلام و افضل شاں محمد است

حق پر ہیں۔ انمیں سب سے پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے افضل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

صلے اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین است و معراج او حق است۔ کتابہائے

جو کہ خاتم النبیین ہیں اور ان کا واقعہ معراج سچ ہے۔ آسمانی کتابیں جو نبیوں پر نازل ہوئیں یعنی

آسمانی کہ بر انبیا نازل شدہ۔ توریت و انجیل و زبور و قرآن مجید و

توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن شریف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ کے صحیفے

و صحیفہ ہائے ابراہیم علیہ السلام وغیرہ ہمہ حق است و بر ہمہ انبیاء و کتابہائے

سب حق ہیں اور تمام نبیوں پر اور خدا کی کتابوں پر ایمان رکھنا

خدا ایمان باید آورد۔

چاہیئے۔

بندگان خاص الٰہی را در صفات واجبی شریک داشتن یا آنہا

خدا تعالےٰ کے خاص بندوں کو خدا کی واجبی صفتوں میں شریک ٹھہرانا یا ان کو اسکی

را در عبادت شریک ساختن کفر است۔ چنانچہ دیگر کفار بانکار انبیاء کافر

بندگی میں شریک کرنا کفر ہے۔ جس طرح دوسرے کفار بانکار انبیا کافر ہو گئے

شدند۔ ہمچناں نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام را پسر خدا۔ و مشرکان

اسی طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہہ کر اور عرب کے مشرکین

عرب ملائکہ را دختران خدا گفتند و علم غیب با آنہا مسلم داشتند۔ کافر

فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہکر اور انکے علم غیب جاننے پر یقین رکھکر کافر ہو گئے۔ نبیوں

شدند۔ انبیاء و ملائکہ را در صفات الٰہی شریک نہ باید کرد۔ و غیر انبیاء

اور فرشتوں کو خدا کی صفات میں شریک نہ کرنا چاہیئے۔ اور غیر انبیاء (دوسرے

را در صفات انبیا ہم شریک نباید کرد۔ آنچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خبر دادہ است
کو انبیا کی صفات میں بھی شریک نہ کرنا چاہیئے۔ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان
بآں ایمان باید آورد۔ وآنچہ فرمودہ است۔ برآں عمل باید کرد۔ واز آنچہ
پر ایمان لانا چاہیئے۔ اور جو کچھ حکم فرمایا ہے۔ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور جس بات سے منع کیا
منع کردہ باز باید ماند وقول وفعل ہر کسے کہ سر مو از قول وفعل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
ہے اس سے باز رہنا چاہیئے اور جس شخص کا قول وفعل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے
مخالفت داشتہ باشد آں را در باید کرد۔
بال برابر بھی فرق رکھتا ہو تو اس کو ترک کر دینا چاہیئے

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بایکے از صحابہ وصیت فرمود کہ شرک بخدا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ شرک نہ کرنا چاہیئے
نکنی۔ اگرچہ کشتہ شوی وسوختہ شوی۔ ونافرمانیٔ والدین مکن اگرچہ
تو مارا جائے یا جلا دیا جائے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی نہ کر چاہے وہ یہ حکم دیں کہ تو اپنی بیوی
امر کنند کہ از زن وفرزند ومال خود بدر شو۔ ونماز فرض را عمداً ترک
بچوں اور مال سے الگ ہو جا اور فرض نماز قصداً ترک نہ کر۔ جو کوئی فرض نماز قصداً چھوڑ دیتا
مکن۔ ہر کہ نماز فرض را عمداً ترک کند ذمۂ خدا از وے بری است۔
ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے ذمے سے بری ہو جاتا ہے۔

از آں سرور علیہ السّلام روایت کردہ اند کہ ہر کہ بر نماز فرض محافظت
ہمارے نبی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی فرض نماز کی حفاظت کرے گا اسکو
کند او را نور وحجت ونجات باشد روز قیامت۔ وہر کہ محافظت نکند
قیامت کے دن نور حجت اور نجات ہوگی۔ اور جو محافظت نہ کرے گا اس کیلئے
نہ او را نور باشد۔ نہ برہان ونہ نجات۔ با فرعون وہامان وقارون باشد
نور ہوگا نہ اس کیلئے دلیل نہ اسکو نجات ہوگی۔ اور وہ فرعون ہامان اور قارون کے ساتھ ہوگا

پارچہ پوشیدن بقدر ستر عورت ودفع سرما وگرمائے مہلک فرض
اتنا کپڑا پہننا کہ ستر ڈھک جائے اور سخت سردی اور سخت گرمی سے بچا رہے فرض ہے اور
است وزیادہ از آں برائے زینت مامور واظہار نعمت خدا وادائے
اس سے زیادہ کپڑا پہننا اس زینت کیلئے جسکی شریعت میں اجازت ہے اور خدا کی نعمت کا اظہار
شکر مستحب است ومسنون آنست لباس انگشت نما نپوشد۔ ودامن
کرنیکے لئے اور اسکا شکر ادا کرنیکے لئے مستحب ہے۔ اور سنت یہ ہے کہ انگشت نمائی والا کپڑا نہ پہنے اور
دراز تا نصف ساق باشد۔ ودامن تا شتالنگ جائز است۔ وفروتر از
دامن آدھی پنڈلی تک ہو۔ اور ٹخنے تک بھی جائز ہے۔ اور اس سے زیادہ نیچا حرام ہے۔ اور سنت
آں حرام است وشملہ یک وجب بہ نیت سنت مستحب است۔ وزیادہ
کی نیت سے شملہ بالشت بھر (چھوڑنا) مستحب ہے اور لباس میں زیادہ تکلف فضول خرچی
تکلف در لباس بنا بر اسراف وتکبر حرام است یا مکروہ۔ وبدوں آں
اور تکبر کے خیال سے حرام ہے یا مکروہ ہے اور بغیر اسراف اور
مباح است۔
تکبر کے جائز ہے۔

جامۂ معصفر ومزعفراں مردان را حرام است نہ زناں را۔ وبرواے
زرد اور زعفرانی کپڑے مردوں کیلئے حرام ہیں نہ عورتوں کیلئے۔ اور ایک روایت
رنگ سرخ مرداں را مطلقاً مکروہ است مگر مخطط مثل سوسی۔
کیمطابق لال رنگ مردوں کیلئے بالکل مکروہ ہے مگر مانند سوسی کے دھاری دار ہو تو درست ہے
پارچہ کہ تار وپود آں ابریشم باشد۔ زناں را حلال است ومرداں
وہ کپڑا جسکا تانا اور بانا ریشم کا ہو۔ عورتوں کیلئے حلال ہے اور مردوں کیلئے
را حرام۔ مگر مقدار چہار انگشت۔ چوں علم۔ واپچہ بود آں ابریشم
حرام۔ مگر چار انگل کے برابر مانند سنجاف کے مردوں کیلئے درست ہے۔ اور جس کپڑے کا بانا ریشمی

وتار از پنبہ یا صوف باشد - در حرب جائز است - وآنچہ بود آں از پنبہ سدا
اور تانا سوت یا اون کا ہو تو لڑائی میں پہننا درست ہے - اور جس کپڑے کا بانا سوت اور تانا
وتار آں ابریشم مشروع است در حال جائز است -
اسکا ریشم ہو وہ مشروع ہے اور ہر حال میں جائز ہے -

زناں را زیور زر و نقرہ پوشیدن جائز است و مرداں را جائز نیست
چاندی اور سونے کا زیور عورتوں کیلئے پہننا جائز ہے اور مردوں کیلئے جائز نہیں ہے -
مگر انگشتری نقرہ و کندن زر گرد نگینہ - در حدیث آمدہ کہ طلب
مگر چاندی کی انگوٹھی جسکے نگینے کے گرد سونا لگا ہو جائز ہے - حدیث شریف میں آیا ہے کہ حلال روزی
کسب حلال فرض است - بعد فرائض و بہترین کسب عمل دست خود
تلاش کرنا فرض ہے اور فرائض کے بعد اور بہترین روزی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے - حضرت داؤد اپنے
است - داؤد علیہ السلام عمل از دست خود می کرد و می خورد -
ہاتھ سے کام کرتے تھے اور کھاتے تھے -

ہر کہ عبادت کند برائے دیدن و شنیدن مردم - نزد خدا ثواب
جو شخص لوگوں کے دکھانے اور سنانے کیلئے عبادت کریگا خدا کے نزدیک اسکا ثواب نہیں
آں نباشد غیبت یعنی عیب کسے غائبانہ گفتن - اگرچہ موافق نفس الامر
ہوگا - غیبت یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی برائی بیان کرنا چاہے وہ برائی اسمیں موجود ہو حرام
باشد حرام است - خواہ عیب در دین او گوید - یا در صورت یا در
ہے - چاہے اسکے دین کی برائی بیان کرے یا صورت کی - یا اسکے حسب نسب
نسب یا غیر آں آنچہ او را ناخوش آید - مگر غیبت ظالم حلال است
کی یا اسکے علاوہ جو کچھ بھی اسکو ناپسند ہو - مگر ظالم کی غیبت کرنا جائز ہے - غیبت
غیبت نیست مگر شخص معین معلوم را بد گفتن اگر اہل شہرے را غیبت
نہ ہوگی جب تک کہ کسی خاص معلوم آدمی کو برا نہ کہا جائے اگر شہر کے تمام لوگوں کی غیبت کیجائے تو

کنند غیبت نباشد نمیمہ یعنی بسخن یکے بدیگرے گفتن کہ موجب ناخوشی
غیبت نہ ہوگی چغلی کھانا یعنی ایک بات کی دوسرے سے کہنا جو ان دونکے درمیان ناخوشی کا سبب
فیما بین آنہا باشد، نیز حرام باشد -
ہو یہ بھی حرام ہے -

دشنام دادن دیگرے را بزبان یا باشارۂ سر یا چشم یا دست
کسی کو گالی دینا زبان سے یا سر یا آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے یا اسی طرح کی بات
یا مانند آں یا خندیدن بروئے بہ بہیکہ موجب اہتک حرمت او باشد
سے یا اس پر اسطرح ہنسنا جو اسکی بے عزتی کا سبب ہو - حرام ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ
حرام است - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود حرمت مال و آبروئے
وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مال اور آبرو کی حرمت اسکے خون کی حرمت کے مانند
مسلمان مثل خون اوست و کعبہ را فرمود کہ حق تعالیٰ ترا چہ قدر حرمت
ہے اور کعبے سے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے بہت حرمت دی ہے لیکن مسلمان
داد لیکن حرمت مسلمان و حرمت خون او و مال او و آبروئے او از تو
اور اسکے خون اور اسکے مال اور اسکی آبرو کی حرمت تجھ سے زیادہ ہے - مسلمانوں کی
زیادہ است - تجسس حال مسلمان برائے عیب جوئی آنہا حرام
عیب جوئی کرنے کیلئے ان کے حالات میں کھوج لگانا حرام ہے - اور سب سے بڑا جھوٹ
است و بدترین دروغ شہادت دروغ است و قسم دروغ
جھوٹی گواہی ہے اور ایسی جھوٹی قسم ہے کہ جس سے ایک مسلمان کے مال کو بلاوجہ ضائع کردے
کہ بداں مال مسلمانے را بہ ناحق تاف قضیہ و مناقشہ کہ در میان افتد
آپس میں جھگڑا اور فساد واقع ہو جائے تو واجب ہے کہ شریعت کی طرف رجوع کرے
واجب است کہ آں را بشرع رجوع کند - وآنچہ شرع در
اور جو کچھ اسکے بارے میں شریعت کا حکم ہو اگرچہ اپنی طبیعت کے خلاف ہو تو بھی واجب ہے

آں حکم کند اگرچہ خلاف طبع خود باشد واجب است کہ آں را بطیب خاطر
اس کو خوشی دلی سے قبول کرے اس کو برا سمجھنا کفر ہے اور شریعت کا انکار لازم
قبول کند۔ مکروہ داشتن آں کفر است و مستلزم انکار شرع۔
آتا ہے۔

عجب و تکبر کردن و نفس خود را از دیگراں بہتر دانستن و عیز را حقیر
غرور اور فخر کرنا اور اپنے ذات کو دوسروں سے بہتر سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا
دانستن حرام است۔ حق تعالیٰ می فرماید۔ نفس خود را بہ پاکی یاد مکنید
حرام ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی ذات کو پاکی کی طرف منسوب نہ کرو۔ بلکہ خدا جس کو
بلکہ خدا ہر کرا می خواہد پاک می کند۔ و اعتبار مر خاتمہ راست۔ و خاتمہ
چاہتا ہے پاک کرتا ہے۔ اور اعتبار خاتمہ کا ہے اور خاتمے کے بارے میں
کسے را معلوم نیست کہ چہ خواہد بود۔ در حدیث آمدہ کہ حق تعالیٰ
کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کیا ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے بعض لوگوں کو
بعضے کساں را بہشتی نوشتہ و تمام عمر عمل دوزخ می کند و آخر کار تائب
بہشتی لکھا ہے وہ تمام عمر دوزخ کا کام کرتے رہتے ہیں اور آخر میں توبہ کر لیتے ہیں اور
می شود۔ و عمل بہشت می کند۔ بہشتی می شود۔ و بعضے کساں را دوزخی
بہشت کے کام کرتے ہیں اور بہشتی ہو جاتے ہیں اور بعض لوگوں کو جہنمی لکھا ہے۔ وہ تمام عمر
نوشتہ و تمام عمر عمل بہشت می کند۔ آخر کار نوشتۂ ازلی غالب می آید
جنت کے کام کرتے رہتے ہیں لیکن آخر میں قسمت کا لکھا غالب آتا ہے اور دوزخ
و عمل دوزخ می کند۔ دوزخی می شود۔
کے کام کر کے جہنمی ہو جاتے ہیں

تفاخر بہ انساب حرام است۔ و تکاثر بہ مال و جاہ حرام خداوند
ایک دوسرے پر نسب کے بارے میں فخر کرنا حرام ہے اور مال و مرتبے کی زیادتی پر فخر

تعالیٰ فرمودہ کہ کریم نزد خدا متقی تر است۔
کرنا حرام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

بازی کردن بہ شطرنج یا چوسر یا مانند آں حرام است۔ و اگر دراں
شطرنج یا چوسر اور اسی طرح کے کھیل کھیلنا حرام ہے۔ اور اگر اسمیں (ہار جیت پر) مال لینے دینے
مال مشروط باشد قمار باشد و حرام قطعی و گناہ کبیرہ باشد۔ و منکر
کی شرط ہو تو وہ جوا ہے اور قطعی حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اسکے حرام ہونیکا منکر کافر ہوگا۔ اور
حرمت آں کافر۔ و نیز لعب بہ پرانیدن کبوتر یا جنگانیدن مرغ و
کبوتر بازی اور مرغ کے مانند دوسرے پرندوں کو لڑانا حرام ہے جب کوئی تجھ پر احسان کرے
مانند آں حرام است۔ کسیکہ بر تو احسان کند و شکر او کردن و مکافات
تو اسکا شکریہ ادا کرنا اور اسکا بدلہ اتارنا مستحب یا واجب ہے اور اسکا انکار کرنا اور ناشکری
نمودن مستحب است یا واجب۔ و انکار کردن و کفران نمودن معصیت
کرنا بڑا گناہ ہے کیونکہ جس نے بندے کا شکر نہ کیا اس نے خدا کا
است چہ ہر کہ شکر بندہ نکردہ شکر خدا نکردہ۔
شکر نہ کیا۔

کثرت درود بر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مستحب است و خالی بودن
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا مستحب ہے اور کسی مجلس کا خدا
مجلس از ذکر خدا و درود بر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مکروہ است۔
کے ذکر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے خالی ہونا مکروہ ہے۔

مرداں را تشبہ بہ زناں و زناں را تشبہ بہ مرداں و مسلم را تشبہ بہ کفار
مردوں کو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنا اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ مشابہت
و فساق حرام است۔ حقوق مسلماں بر مسلماں شش چیز است
کرنا اور مسلمانوں کو کافروں اور فاسقوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں پر مسلمان

عیادت مریض۔ حضور جنازہ۔ قبول دعوت وسلام۔ تشمیت عاطس۔
کے چھ حقوق ہیں۔ مریض کی عیادت۔ جنازے میں شرکت۔ دعوت قبول کرنا سلام کرنا۔ چھینکنے
خیرخواہی ہم درحضور وہم درغیبت۔
والے کے الحمد للہ کہنے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا سامنے اور پیٹھ پیچھے خیرخواہی کرنا۔
باید کہ دوست دارد مسلماناں برائے مسلماناں آنچہ برائے نفس
ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے وہی چیز پسند کرے جو کہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے
خود دوست دارد۔ ومکروہ دارد درحق آنہا آنچہ برائے خود نہ پسند
اوران لوگوں کے حق میں بھی وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ سلام کا
رد سلام واجب است۔ آنچہ درحدیث کبائر وارد شدہ بشمار۔ شرک
جواب دینا واجب ہے۔ حدیثوں میں جو بڑے بڑے گناہ وارد ہوئے ہیں ان کو شمار کرو۔
نافرمانی والدین۔ قتل نفس۔ قسم دروغ۔ شہادت دروغ۔ دشنام
شرک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ کسی کو قتل کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ جھوٹی شہادت دینا۔ پاکدامن
محصنہ۔ خوردن مال یتیم۔ خوردن ربا۔ گریختن ازجنگ کفار گواہی۔
عورت کو زنا کی تہمت لگانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ سود کھانا۔ کافروں سے جنگ کرنے سے بھاگنا
قتل فرزند۔ چنانچہ کفار دختران راقتل می کردند۔ زنا خصوصاً
اولاد کو قتل کرنا جس طرح کفار اپنی لڑکیوں کو قتل کرتے تھے۔ زنا کرنا خاص طور سے
بازن ہمسایہ۔ سرقہ۔ قطع طریق۔ بغاوت یعنی برامام عادل۔ سحر کردن
پڑوسی کی عورت سے چوری کرنا ڈاکہ ڈالنا امام عادل سے بغاوت کرنا۔ جادو کرنا۔
درحدیث آمدہ کہ بزرگتر کبائر آں است کہ کسے پدر ومادر
حدیث میں آیا ہے کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے
خود را دشنام دہد۔ گفتند۔ والدین راچگونہ کسے دشنام دہد؟
لوگوں نے پوچھا کہ کوئی شخص ماں باپ کو کیسے گالی دے گا؟ ارشاد فرمایا جب کوئی

فرمود۔ والدین دیگرے رادشنام دہد او والدین اورا دشنام دہد۔
شخص دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے گا تو وہ شخص بھی اسکے ماں باپ کو گالی دے گا۔
درحدیث علامت منافق ایں است۔ دروغ گوئی خلاف
حدیث شریف میں منافق کی علامت یہ ہے۔ جھوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنا۔ امانت
وعدگی۔ خیانت درامانت۔ غدر بعہد۔ دشنام درمنازعت۔
میں خیانت کرنا۔ قول دیکر مکر جانا۔ جھگڑے کے وقت گالی بکنا۔

انتخاب از پندنامہ سعدی

سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے پندنامہ سے انتخاب

کریما بہ بخشائے برحال ما — کہ ہستم اسیر کمند ہوا
اے کریم ہمارے حال پر بخشش فرما — کیونکہ میں حرص وہوا کے پھندے میں ہوں
ندارم غیر از تو فریادرس — توئی عاصیاں راخطا بخش وبس
میں تیرے سوا کوئی فریاد سننے والا نہیں رکھتا — بس تو ہی گنہگاروں کا گناہ بخشنے والا ہے
نگہدار مارا زراہ خطا — خطا درگزار وصوابم نما
گناہ کے راستہ سے مجھکو بچائے رکھ — قصور معاف کر اور سیدھا راستہ دکھا

درثنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

پیغمبر کی تعریف میں اللہ ان پر رحمت اور سلام بھیجے۔

زباں تابود در دہاں جائے گیر — ثنائے محمد بود دل پذیر۔
جبتک زبان منہ میں موجود رہے — محمدؐ کی تعریف میرے دل کو پسند رہے

حبیب خدا اشرف انبیا — کہ عرش مجیدش بود متکا۔
خدا کے دوست اور تمام نبیوں سے اعلیٰ — کرسی کا تکیہ گاہ پاک عرش ہے

سوار جہاں گیر یکراں براق۔ — کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

سارے جہانکے آقا براق کے سوار — جو کہ نیلی چھت والے محل سے گذر گئے

درصفت تواضع

عاجزی کی تعریف میں

دلا گر تواضع کنی اختیار — شود خلق دنیا ترا دوستدار

اے دل اگر تو عاجزی اختیار کرے — تو دنیا کی مخلوق تجھ کو دوست بنانیوالی ہوجائے

تواضع بود مایۂ دوستی — کہ عالی بود پایۂ دوستی

عاجزی دوستی کا سرمایہ ہے — کہ اس سے دوستی کا درجہ اونچا ہوتا ہے

تواضع کند مرد را سرفراز — تواضع بود سروراں را طراز

عاجزی انسان کا سر بلند کرتی ہے — عاجزی سرداروں کی علامت ہے

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی — نزیبد ز مردم بجز مردمی

جو کمالی انسان ہے وہ عاجزی کرتا ہے — انسان کو انسانیت کے سوا کچھ اور زیب نہیں دیتا

تواضع کند ہوشمند گزیں — نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں

جو ہوشمند ہے وہ عاجزی اختیار کرتا ہے — میوے سے بھری شاخ زمین پر جھک جاتی ہے

تواضع بود حرمت افزائے تو — کند در بہشت بریں جائے تو

عاجزی تیری عزت بڑھاتی ہے — اور بہشت بریں میں تیرے لئے جگہ بناتی ہے

در مذمت تکبر

غرور کی برائی میں۔

تکبر مکن زینہار اے پسر — کہ روزے زدستش درآئی ببر

اے لڑکے تکبر ہرگز نہ کر — کہ اسکی وجہ سے تو ایکدن سر کے بل گریگا

تکبر ز دانا بود ناپسند — غریب آید ایں معنی از ہوشمند

تکبر کو عقلمند ناپسند کرتا ہے — ہوشمند سے یہ بات نادر ہوتی ہے

تکبر بود عادت جاہلاں — تکبر نیاید ز صاحب دلاں

تکبر کرنا جاہلوں کی عادت ہوتی ہے — اہل دل تکبر نہیں کرتے

تکبر عزازیل را خوار کرد — بزندان لعنت گرفتار کرد

تکبر نے عزازیل کو ذلیل کیا — اور لعنت کے قید خانے میں گرفتار کیا

تکبر بود مایۂ مدبری — تکبر بود اصل بد گوہری

تکبر بدبختی کا سرچشمہ ہے — تکبر بد ذاتی کی جڑ ہے

چو دانی تکبر چرا می کنی — خطا می کنی و خطا می کنی

جب تو جانتا ہے تو تکبر کیوں کرتا ہے — تو غلطی کرتا ہے تو غلطی کرتا ہے

در فضیلت علم

علم کی فضیلت کے بیان میں

بنی آدم از علم یابد کمال — نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

انسان علم سے کمال حاصل کرتا ہے — نہ کہ حشمت مرتبہ اور مال و اسباب سے

پئے علم چوں شمع باید گداخت — کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

علم کیلئے شمع کے مانند پگھلنا چاہیئے — کیونکہ بغیر علم کے تو خدا کو نہیں پہچان سکتا

خردمند باشد طلب گار علم — کہ گرم است پیوستہ بازار علم۔

جو عقلمند ہے وہ علم کا طلبگار رہتا ہے — کیونکہ علم کا بازار ہمیشہ گرم رہتا ہے

کسے راکہ شد در ازل بختیار
جو شخص ازل سے خدا بخت ہوتا ہے

طلب کردن علم کرد اختیار
وہ علم حاصل کرنا پسند کرتا ہے

طلب کردن علم شد بر تو فرض
علم کا حاصل کرنا تجھ پر فرض ہے

دگر واجب است از پیش قطع ارض
نیز اسکے حاصل کرنے کیلئے دنیا کا سفر کرنا واجب ہے

بر د دامن علم گیر استوار
جا علم کا دامن مضبوطی سے پکڑلے

کہ علمت رساند بہ دار القرار
اسلئے کہ علم ہی تجھکو بہشت میں لے جائیگا

میا موز جز علم گر عاقلی
اگر تو عقلمند ہے تو علم کے سوا کچھ نہ سیکھ

کہ بے علم بودن بود غافلی
کیونکہ جاہل رہنا بڑی کم عقلی ہے

در امتناع از صحبت جاہلاں

جاہلوں کی صحبت سے ممانعت کے بیان میں

دلا گر خردمندی و ہوشیار
اے دل اگر تو عقلمند اور ہوشیار ہے

مکن صحبت جاہلاں اختیار
تو تو جاہلوں کی صحبت اختیار نہ کر

ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش
تو جاہل سے بھاگنے والا تیر کیطرح رہ

نیامیختہ چوں شکر شیر باش
شیر و شکر کی طرح ملا ہوا نہ رہ۔

ترا اژدہا گر بود یار غار
اگر ایک اژدہا سانپ تیرا یار غار ہو

ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار
تو اس سے بہتر ہے کہ ایک جاہل تیرا دوست ہو

اگر خصم جان تو عاقل بود
اگر عقلمند آدمی تیری جان کا دشمن ہو

بہ از دوستدارے کہ جاہل بود
تو وہ اس دوست سے اچھا ہے جو جاہل ہو

ز جاہل نیاید جز افعال بد
جاہل سے برے کاموں کے سوا کچھ نہیں ہوتا

وز و نشنود کس جز اقوال بد۔
اور اس سے بری باتوں کے سوا کوئی کچھ نہیں سنتا۔

سرانجام جاہل جہنم بود
جاہل کا انجام آخر کار دوزخ ہے

کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
کیونکہ جاہل کی عاقبت کم ہی بہتر ہوتی ہے

ز جاہل حذر کردن اولیٰ بود
جاہل سے پرہیز کرنا بہتر ہے

کز و ننگ دنیا و عقبیٰ بود
کیونکہ اس سے دنیا اور آخرت میں شرمندگی ہوتی ہے

در صفت طاعت و عبادت

عبادت اور بندگی کی تعریف کے بیان میں۔

کسے راکہ اقبال باشد غلام
اقبال جس شخص کا غلام ہوتا ہے

بود میل خاطر بطاعت مدام
اسکی طبیعت کا میلان ہمیشہ عبادت کیطرف ہوتا ہے

نشاید سر از بندگی تافتن
بندگی سے منہ نہ موڑنا چاہیے

کہ دولت بطاعت توان یافتن
اسلئے کہ طاعت سے دولت حاصل ہو سکتی ہے

سعادت ز طاعت میسر شود
طاعت سے نیک بختی حاصل ہوتی ہے

دل از نور طاعت منور شود
طاعت کے نور سے دل روشن ہوتا ہے

ز طاعت نہ پیچد خرد مند سر
عقلمند طاعت سے منہ نہیں پھیرتا

کہ بالا ز طاعت نباشد ہنر
کیونکہ عبادت سے بہتر کوئی ہنر نہیں ہے

بہ آب عبادت وضو تازہ دار
عبادت کے پانی سے وضو تازہ رکھ

کہ فردا ز آتش شوی رستگار
تاکہ کل قیامت کے دن تو آگ سے رہائی پائے

نماز از سر صدق بر پائے دار
خلوص اور سچائی سے نماز قائم رکھ

کہ حاصل کنی دولت پائیدار
تاکہ تجھے پائدار دولت حاصل ہو

ز طاعت بود روشنائی جاں
عبادت سے روح کو روشنی ملتی ہے

کہ روشن ز خورشید باشد جہاں
جس طرح سورج سے سارا جہان روشن ہوتا ہے

پرستندۂ آفرینندہ باش
اپنے پیدا کرنیوالے کی عبادت کرتا رہ
اگر حق پرستی کنی اختیار
اگر تو حق پرستی اختیار کرے

درصفت وفا

وفا کی تعریف کے بیان میں

دلا در وفا باش ثابت قدم
اے دل وفا کی راہ میں ثابت قدم رہ
زراہ وفا گر نہ پیچی عناں
اگر تو راہ وفا سے باگ نہ موڑے
گرداں زکوئے وفا روئے دل
وفا کی گلی سے دل کا رُخ نہ پھیر

درفضیلت شکر

شکر کی فضیلت کے بیان میں

کسے را کہ باشد دل حق شناس
جس شخص کا دل حق کو پہچاننے والا ہو
نفس جز نہ شکر خدا بر میار
کوئی سانس شکر خدا کے سوا نہ نکال
ترا مال نعمت فزاید زشکر
شکر سے تیرے مال اور نعمت میں زیادتی ہوگی
اگر شکر حق تا بہ روز شمار
اگر تو خدا کا شکر قیامت کے دن تک

در ایوان طاعت نشیندہ باش
(اور) بندگی کے حجرے میں بیٹھا رہ
در اقلیم دولت شوی شہریار
تو تو دولت (حرمت) کے ملک کا بادشاہ ہو جائے

کہ بے سکہ رائج نباشد درم
اسلئے کہ درم بے ٹھپہ کے رائج نہیں ہوتا
شوی دوست اندر دل دشمناں
تو تو دشمنوں کے دل میں دوست ہو جائے
کہ در روئے خالق نباشی خجل
تاکہ تو خالق کے سامنے شرمندہ نہ ہو

نشاید کہ بندد زبان سپاس
اسکو شکر کی زبان بند نہ کرنا چاہیئے
کہ واجب بود شکر پروردگار۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا واجب ہے
ترا فتح از در در آید زشکر
شکر کرنے سے بہتری دروازے سے داخل ہوگی
گزاری نباشد یکے از ہزار
ادا کرتا رہے تو ہزار میں ایک بھی ادا نہ ہو

ولے گفتن شکر اولیٰ تر است
لیکن شکر ادا کرنا سب سے بہتر ہے
گر از شکر ایزد نہ بندی زبان
اگر تو شکر خدا سے زبان نہ بند کرے

درصفت راستی

سچ بولنے کی تعریف کے بیان میں

دلا راستی گر کنی اختیار
اے دل اگر تو سچائی اختیار کرے
نہ پیچد سر از راستی ہوشمند
سمجھدار آدمی سچ سے منہ نہیں موڑتا
دم از راستی گر زنی صبح وار
اگر صبح کی طرح تو سچائی میں سانس لے
مزن دم بجز راستی زینہار
سچ کے سوا ہرگز کوئی سانس نہ لے
بہ از راستی در جہاں کار نیست
دنیا میں سچ سے بہتر کوئی کام نہیں ہے

درمذمت کذب

جھوٹ کی برائی کے بیان میں

کسے را کہ ناراستی گشت کار
جس شخص کا کام جھوٹ بولنا ہوا
کسے را کہ گردد زبان دروغ
جسکی زبان جھوٹ کی عادی ہو جاتی ہے

کہ اسلام را شکر حق زیور است
کیونکہ خدا کا شکر اسلام کیلئے زیور ہے
بدست آوری دولت جاودان
تو ہمیشہ کی دولت تیرے ہاتھ آئے

شود دولت ہمدم و بختیار
تو دولت اور نصیب تیرے دوست اور مددگار ہو جائیں
کہ از راستی نام گردد بلند
کیونکہ سچائی سے نام اونچا ہوتا ہے
زتاریکی جہل گیری کنار
تو تو جہالت کی تاریکی سے کنارہ پالے
کہ ہست اندر فضیلت یمیں بر یسار
کیونکہ داہنا بائیں پر فضیلت رکھتا ہے
کہ در گلبن راستی خار نیست
کہ سچ کے گلزار میں کوئی کانٹا نہیں ہے

کجا روز محشر بود رستگار
وہ قیامت کے دن کیونکر نجات پائیگا
چراغ دلش را نباشد فروغ
اسکے دل کے چراغ میں روشنی نہیں رہتی

دروغ آدمی را کند شرمسار
جھوٹ آدمی کو شرمندہ کرتا ہے

دروغ آورد مرد را زینہار
جھوٹ آدمی کو ہرگز نہ لائے

زبان را کسی نیست کارے بتر
زبان سے کوئی کام جھوٹ سے بدتر نہیں ہے

دروغ آدمی را کند بے وقار
جھوٹ انسان کو بے وقعت کرتا ہے

کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار
کیونکہ جھوٹا آدمی ذلیل اور غیر معتبر ہوتا ہے

از دم شود نام نیک اے پسر
اے لڑکے اسکی نیک نامی کھو جاتی ہے

انتخاب از پند نامہ شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عطار اللہ انکے پر رحمت نازل کرے کے پند نامے سے انتخاب

حمد خدا تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف

حمد بے حد مر خدائے پاک را
بیشمار تعریفیں اس خدائے پاک کیلئے

آنکہ ایماں داد مشتے خاک را
جس نے ایک مٹھی (آدمی) کو ایمان عطا کیا

اوست سلطاں ہر چہ خواہد آں کند
وہ بادشاہ ہے جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے

عالمے را در دمے ویراں کند
ایک عالم کو ایک دم میں فنا کر سکتا ہے

ہست سلطانی مسلم مر ورا
اسکو بادشاہت مسلم ہے

نیست کس را زہرہ چون و چرا
کسی کو چون و چرا کرنے کی طاقت نہیں ہے

آں یکے را رنج و نعمت می دہد
وہ ایک کو تکلیف اور نعمت دیتا ہے

دیگرے را رنج در رحمت می دہد
دوسرے کو تکلیف اور مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے

آں یکے را زر دہد صد ہمیاں
وہ ایک کو دو سو تھیلیاں سونے کی دیتا ہے

دیگرے در حسرتاں جاں دہد
اور دوسرا روٹی کی آرزو ہی میں جان دیدیتا ہے

آں یکے بر تخت با صد عز و ناز
ایک وہ ہے جو تخت پر عزت و ناز سے بیٹھا ہے

دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
دوسرا فاقے سے منہ کھولے ہوئے ہے

آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور
ایک وہ جو سنجاب اور سمور پہنے ہوئے ہے

دیگرے خفتہ برہنہ بر تنور
دوسرا ننگے بدن تندور کے قریب لیٹا ہوا ہے

آں یکے بر بستر کمخواب و نخ
ایک وہ جو نخ اور کمخواب کے بستر پر لیٹا ہے

دیگرے بر خاک ہموار ی بستر نخ
دوسرا ٹھنڈی سخت معمولی زمین پر پڑا ہوا ہے

طرفۃ العینی جہاں بر ہم زند
اگر چشم زدن میں دنیا کو تہ و بالا کر دے

کس نمی یارد کہ آنجا دم زند
کسی میں مجال نہیں کہ اسوقت دم بھی مار سکے

بے پدر فرزند پیدا او کند
وہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا کرتا ہے

طفل را در مہد گویا او کند
وہ گہوارے میں بچے سے بات کرواتا ہے

مردہ صد سالہ را حی می کند
وہ سو برس کے مردے کو زندہ کرتا ہے

این بجز حق دیگرے کے می کند
یہ خدا کے علاوہ دوسرا کون کر سکتا ہے

از زمین خشک روید گیاہ
وہ سوکھی زمین سے گھاس اگاتا ہے

آسماں را بے ستوں دارد نگاہ
آسمانوں کو بغیر ستون کے محفوظ رکھے ہوئے ہے

ہیچ کس در ملک او انباز نے
کوئی شخص اسکے ملک میں ساجھی نہیں ہے

قول اور الحن نے آواز نے
اسکی بات میں نہ سر ہے نہ آواز ہے

در نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت

بعد ازیں گویم نعت مصطفےٰ
اسکے بعد نعت مصطفےٰ بیان کرتا ہوں

آنکہ عالم از [illegible] صفا
جسکے [illegible] صفائی حاصل ہوئی

سید الکونین ختم المرسلین
دو جہاں کے سردار اور نبیوں کے خاتم
آنکہ آمد بر فلک معراج او
جنھوں نے آسمان معراج میں طے کئے
شد وجودش رحمۃ للعالمین
ان کا وجود سارے عالموں کے لئے رحمت ہو
صد ہزاراں رحمت جاں آفریں
اللہ تعالیٰ کی سینکڑوں ہزار رحمتیں
ہر دم از ما صد درود و صد سلام
ہر وقت ہماری طرف سے سینکڑوں درود اور سینکڑوں سلام

آخر آمد بود فخر الاولین ۔
سب سے آخر میں تشریف لائے اور پیشروں کے لئے باعث فخر ہوئے
انبیا و اولیا محتاج او
تمام انبیاء اور اولیا ان کے محتاج ہیں
مسجد او شد ہمہ روئے زمین
ساری روئے زمین ان کی مسجد ہوئی
بر وئے و بر آل پاک طاہریں
ان پر اور ان کی پاک اولاد پر نازل ہوں
بر رسول و آل و اصحابش تمام
رسول اور انکی اولاد اور انکے صحابیوں کو پہنچے

مناجات

دعا ۔

بادشاہا جرم ما را در گذار
اے بادشاہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے
تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم
تو نیکو کار ہے اور ہم نے برے کام کئے ہیں
سالہا در بند عصیاں گشتہ ایم
سالہا سال ہم گناہوں کے جال میں گرفتار رہے ہیں
روز و شب اندر معاصی بودہ ایم
دن رات ہم گناہوں میں گھرے رہے ہیں
بے گنہ نہ گذشت بر ما ساعتے
مجھ پر ایک لمحہ بھی بغیر گناہوں کے نہیں گذرا

ما گنہ گاریم تو آمرزگار ۔
ہم گنہ گار ہیں اور تو بخشنے والا ہے
جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم
اور ہم نے بیحد و بیشمار گناہ کئے ہیں
آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم
آخر کار اپنے کئے ہوئے پر شرمندہ ہوئے ہیں
غافل از امر و نواہی بودہ ایم
خدائی احکام اور مناہی سے غافل رہے ہیں
با حضور دل نہ کردم طاعتے
میں نے خلوص دل سے کبھی بھی اطاعت نہیں کی

بر در آمد بندہ بگریختہ
(تیری راہ سے) بھاگا ہوا غلام تیرے در پر آیا ہے
مغفرت دارد امید از لطف تو
تیرے لطف و کرم سے مغفرت کی امید رکھتا ہے
بحر الطاف تو بے پایاں بود
تیرے دریائے کرم کی کوئی حد نہیں ہے
نفس و شیطاں زد کمر بر راہ من
اے کریم نفس و شیطاں نے میرا راستہ کھوٹا کر دیا ہے
چشم دارم کز گنہ پاکم کنی
میں امید رکھتا ہوں کہ تو مجھ کو گناہوں سے پاک کر دیگا
اندر آں دم کز بدن خالم بری
اسوقت جبکہ تو میرے جسم سے روح کو جدا کرے

آبروئے خود ز عصیاں ریختہ
گناہوں سے اپنی عزت کو خاک میں ملا کر
زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا
اسلئے کہ تو نے خود فرمایا ہے کہ تم میری رحمت سے ناامید نہ ہو
ناامید از رحمت شیطاں بود
شیطان ہی تیری رحمت سے ناامید ہوتا ہے
رحمتت گردد شفاعت خواہ من
(کاش) تیری رحمت میری شفاعت کرنیوالی ہو جائے
پیش ازاں کاندر لحد خاکم کنی
اس سے پہلے کہ مجھ کو قبر کے اندر مٹی میں ملا دیا جائے
از جہاں با نور ایمانم بری
تو نور ایمان کیساتھ مجھ کو دنیا سے لے جا

ترغیب خاموشی

خاموش رہنے کی ترغیب

اے برادر گر تو ہستی حق طلب
اے بھائی اگر تو طالب حق ہے
عاقلاں را پیشہ خاموشی بود
عقلمندوں کا پیشہ (عادت) خاموشی ہوتا ہے
خامشی از کذب و غیبت واجب است
جھوٹ اور غیبت سے خاموش رہنا واجب ہے
اے برادر جز ثنائے حق مگو
اے بھائی سوائے خدا کی تعریف کے اور کچھ نہ کہہ

جز بفرمان خدا مکشائے لب
تو اپنے لب سوائے خدا کے حکم کے مت کھول
پیشہ جاہل فراموشی بود
جاہل کی عادت بھول جانے کی ہوتی ہے
ابلہ است آں کو بگفتن راغب است
وہ بیوقوف ہے جو زیادہ بولنے کا رغبت رکھتا ہے
قول خود را از برائے دق مگو
اپنی بات کو دوسروں کے ستانے کیلئے نہ کہو ۔

دل زپر گفتن بمیرد در بدن
بہت بولنے سے جسم میں دل مردہ ہوجاتا ہے

گرچہ گفتارت بود دُرِّ عدن
اگرچہ تیرے بول عدن کے موتی ہی کیوں نہ ہو

عمل خالص

نیک عمل

گر تو باشی اہل ایماں اے عزیز
اے عزیز اگر تو ایمان والا ہے

پاک داری چار چیز از چار چیز
تو چار چیز کو چار چیزوں سے پاک رکھ

از حسد اول تو دل را پاک دار
تو سب سے پہلے تو اپنے دل کو حسد سے پاک رکھ

خویشتن را بعد ازاں مومن شمار
اسکے بعد تو خود کو مومن سمجھ

پاک دار از کذب و از غیبت زباں
زبان کو جھوٹ اور غیبت سے پاک رکھ

تا کہ ایمانت نیفتد در زیاں
تا کہ تیرے ایمان کو نقصان نہ پہنچے

پاک گرداری عمل را از ریا
اگر تو اپنے عمل کو دکھاوے سے پاک رکھے

شمع ایمان ترا باشد ضیاء
تو تیری شمع ایمان میں روشنی پیدا ہو جائے

چوں شکم را پاک داری از حرام
اگر تو پیٹ کو حرام غذا سے پاک رکھے

مرد ایماں دار باشی والسلام
تو تو ایماندار انسان ہو جائیگا اور تجھ پر سلامتی ہو

منع از کثرت خواب و طعام

زیادہ سونے اور کھانے کی ممانعت

زاب و نان تالب شکم را پر مساز
تو روٹی اور پانی سے پیٹ کو لبوں تک نہ بھر

ہمچو حیواں بہر خود آخور مساز
جانور وں کی طرح اپنے لئے سانی نہ بنا

روز کم خور گرچہ صائم نیستی
دن میں کم کھا اگرچہ روزے دار نہیں ہے

پر مخور آخر بہائم نیستی
پیٹ بھر کر نہ کھا کیونکہ تو جانور نہیں ہے

ایکہ در خوابی ہمہ شب تا بہ روز
تو جو پوری رات اور دن چڑھے تک سوتا رہتا ہے

بہر گور خود چراغے بر فروز
اپنی قبر کے لئے چراغ روشن کرنیکی فکر کر

خواب و خور جز پیشہ انعام نیست
کھانا اور سونا جانوروں کے طریقہ کے سوا اور کچھ نہیں

خفتگاں را بہرہ از انعام نیست
سونیوالوں کیلئے (خدا کے) انعام میں کوئی حصہ نہیں ہے

منع از خود آرائی و خود ستائی۔

خود ستائی اور خود آرائی سے ممانعت

خود ستائی پیشۂ شیطاں بود
خود ستائی شیطان کا کام ہے

ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود
مرد وہ ہے جو اپنے کو حقیر سمجھے

گفت شیطاں من زآدم بہترم
شیطان نے کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں

تا قیامت گشت ملعون لاجرم
اسی وجہ سے وہ قیامت تک کیلئے ملعون ہو گیا

از تواضع خاک مردم می شود
عاجزی کے سبب مٹی آدم بن جاتی ہے

نور نار از سرکشی گم می شود
(اور) نور آتش (شیطان) سرکشی کی وجہ سے گم ہو جاتا ہے

راندہ شد ابلیس از خستکبری
ابلیس تکبر کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا

گشتہ مقبول آدم از مستغفری
اور آدم استغفار کی وجہ سے مقبول ہوئے

دانہ چوں افتد زبر دستش کنند
دانا جو مٹی میں گرتا ہے حق تعالیٰ اسکو اُبھار دیتے ہیں

خوشہ چوں سر بر کشد پستش کنند
خوشہ جب بلند ہوتا ہے تو اسکو جھکا دیتے ہیں

نشان ابلہی

بے وقوفی کی نشانی

چار چیز آمد نشان ابلہی
چار چیز بے وقوفی کی علامت ہیں

با تو گویم تا بہ جا آگہی
تجھے بتاتا ہوں تاکہ تجھکو واقفیت ہو جائے۔

عیب خود را بد نہ بیند در جہاں
دنیا میں جو شخص اپنے عیب کو برا نہیں سمجھتا

تخم بخل اندر دل خود کاشتن
اپنے دل میں کنجوسی کا بیج بوتا ہے

ہر کہ خلق از خلق او خوشنود نیست
مخلوق جسکے اخلاق سے خوش نہیں ہے

ہر کہ او پیشہ بدخوئی بود
جس کسی کا طریقہ بدخوئی ہوتا ہے

باشد اندر جستن عیب کساں
اور لوگوں کے عیب تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے

آنگہ امید سخاوت داشتن
اس پر بھی جود و سخا کی آرزو رکھتا ہے

ہیچ قدرش بر در معبود نیست
اللہ تعالیٰ کے دربار میں اسکی کوئی قدر نہیں ہے

کار او پیوستہ بدگوئی بود
اس کا کام ہمیشہ بدگوئی ہوتا ہے

تاکید بیاد حق

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی تاکید

باش دائم اے پسر در یاد حق
اے لڑکے اللہ کی یاد میں ہمیشہ لگا رہ

گر خبر داری ز عدل و داد حق
اگر تو اللہ کے عدل و انصاف سے واقف ہے

زندہ دار از ذکر صبح و شام را
صبح و شام اللہ کا ذکر کیا کر

در تغافل مگذراں ایام را
زندگی کے ان دنوں کو غفلت میں گذار

یاد حق آمد غذا ایں روح را
اللہ کی یاد اس روح کی غذا ہے

مرہم آمد ایں دل مجروح را
اور زخمی دل کے لئے مرہم ہے

گر زمانے غافل از رحمان شوی
جس گھڑی تو اللہ سے غافل رہے گا

اندراں دم ہمدم شیطاں شوی
اسوقت تو شیطان کا ساتھی ہوگا

مومنا ذکر خدا بسیار گو
اے مومن اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کیا کر

تا بیابی در دو عالم آبرو
تاکہ تو دونوں جہان میں عزت پائے

ذکر را اخلاص می باید نخست
اللہ کے ذکر میں سب سے اول اخلاص چاہیئے

ذکر بے اخلاص کے باشد درست
ذکر خلوص دل کے بغیر کب درست ہوتا ہے

ہست مر بر عضو را ذکر دگر
ہر عضو کیلئے جدا جدا ذکر کا طریقہ ہے

ہفت اعضا ہست ذاکر اے پسر
اے لڑکے سات اعضا ذکر کرنیوالے ہیں۔

ذکر چشم از خوف حق بگریستن
آنکھوں کا ذکر اللہ کے خوف سے رونا ہے

باز در آیات او نگریستن
پھر اسکی نشانیوں کو دیکھنا اور اسمیں غور و فکر کرنا

یار ئے ہر عاجز آمد ذکر دست
ہاتھ کا ذکر ہر عاجز کی مدد کرنا ہے

ذکر پا خویشاں زیارت کردن است
پیروں کا ذکر رشتہ دار وں کی زیارت کرنا ہے

استماع از قول رحماں ذکر گوش
کانوں کا ذکر اللہ کی باتوں کو سننا ہے

تا توانی روز و شب در ذکر کوش
جہانتک تجھ سے ہو سکے دن رات ذکر کرنیکی کوشش کر

اشتیاق حق بود ذکر دلت
دل کا ذکر اللہ سے لو لگانا ہے

کوشش تا ایں ذکر گردد حاصلت
کوشش کر ایسا ذکر تجھکو حاصل ہو جائے

خواندن قرآں بود ذکر لساں
زبان کا ذکر قرآن پاک کا پڑھنا ہے

ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں
جسمیں یہ بات نہیں وہ مفلسوں میں ہے

شکر نعمت ہائے حق میکن مدام
ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر

تا کند حق بر تو نعمت ہا تمام
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھکو بیحساب نعمتیں بخشے

حمد خالق بر زباں دار اے پسر
اے لڑکے اللہ کی حمد ورد زباں رکھ

عمر تا بر باد ندہی سر بسر
تاکہ تیری عمر بے کار ضائع نہ ہو۔

لب مجنباں جز بذکر کردگار
ذکر حق کے سوا تو اپنے ہونٹ نہ ہلا

زانکہ پاکاں را ہمیں بود است یار
کیونکہ پاک لوگوں کا یہی مشغلہ رہا ہے

سعادت۔

نیک بختی

بر سعادت چار چیز آمد دلیل
نیک بختی کی چار چیزیں علامت ہوتی ہیں

شرح ایں ہر چار شنو ائے خلیل
اے دوست ان چار و نکی تفصیل سُن لے

از سعادت ہر کرا باشد نشاں
جس کسی میں سعادت کی علامت ہوتی ہے
ہر کرا باشد سعادت رہنما
سعادت جس شخص کی رہنما ہوتی ہے
ہر کرا بخت و سعادت گشت یار
بخت سعادت جسکے دوست ہوتے ہیں
گر تو خود را رہ روایت کشتہ
اگر تو نے اپنے نفس کو مار لیا ہے

باشدش تدبیر با او دستاں
اسکے دوستوں کے ساتھ صلاح مشورے ہوتے ہیں
صبر دارد از جفائے ناسزا
وہ ظالم کی جفاؤں پر صبر کر لیتا ہے
در جہاں باشد بدشمن سازگار
اسکی دنیا میں دشمن کیساتھ بھی موافقت ہو جاتی ہے
داں کہ از اہل سعادت گشتہ
تو سمجھ لے کہ تو سعادت والوں میں سے ہو گیا

چار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیزوں کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے

چار چیز آمد بزرگ و معتبر
چار چیزیں بڑی اور قابل اعتبار ہوتی ہیں
زاں یکے خصم است و دیگر آتش است
ان میں سے ایک تو دشمن ہے اور دوسری آگ
چارمی دانش کہ آراید ترا
چوتھی عقل ہے جو تجھے آراستہ کرتی ہے
ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر
جس کی آنکھوں میں دشمن حقیر ہوتا ہے
ذرۂ آتش چو شد افروختہ
آگ کی چنگاری جب سر اٹھاتی ہے
علم گر اندک بود خوارش مدار
علم چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اسکو حقیر نہ سمجھو

می نماید خرد لیکن در نظر
حالانکہ نظر میں وہ چھوٹی معلوم ہوتی ہیں
بار بیماری کز و دل ناخوش است
تیری بیماری جو دل کو ناپسند ہوتی ہے
ایں ہمہ تا خرد منماید ترا
ان تمام چیزوں کو اگر تو چھوٹا نہ سمجھ
از بلائے او کند روزے نفیر
ایکدن اسکی لائی ہوئی مصیبت سے واویلا کرنا پڑتا ہے
بینی از وے عالمے را سوختہ
تو تو اس سے ایک عالم جلا ہوا دیکھے گا۔
زانکہ دارد علم قدرے بیشمار
کیونکہ علم بیحد قدر و منزلت رکھتا ہے

رنج اندک را بکن غم خوارگی
معمولی بیماری کیلئے بھی تدبیر کر
ورنہ بینی بجز دریے چارگی
ورنہ پھر مجبور ہو کر پچھتانا پڑے گا
درد سر اگر نجوید کس علاج
اگر کوئی شخص دردسر کا علاج نہ کرے
خوف آں باشد کہ بر گردد مزاج
تو اسکے پاگل ہو جانے کا ڈر رہتا ہے
باش از قول مخالف پر حذر
دشمن کی باتوں سے تو پرہیز کر
پیش ازاں کز پا درآئی اے پسر
اس سے پہلے کہ تو مصیبت میں پھنس جائیگا
آتش اندک تواں کشتن بآب
تھوڑی سی آگ کو تو پانی سے بجھایا جا سکتا ہے
وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب
لیکن حیف اس گھڑی پر جبکہ وہ بھڑک چکی ہو

مذمت خشم و غضب

غصے کی برائی

اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز
اے لڑکے جسمیں یہ چار باتیں ہوتی ہیں
چار دیگر ہم شود موجود نیز
تو انکے ساتھ چار باتیں اور بھی پیدا ہو جاتی ہیں
عاقبت رسوائی آید از لجاج
لڑائی جھگڑے سے آخرکار رسوائی ہوتی ہے
خشم را نہ کند پشیمانی علاج
اور غصے کا علاج شرمندگی سے نہیں ہوتا
بے گماں از کبر خیزد دشمنی
تکبر سے یقیناً دشمنی پیدا ہوتی ہے
حاصل آید خواری از کاہلی تنی
اور کاہلی سے ذلت حاصل ہوتی ہے
چوں لجوجی در میاں پیدا شود
جب آپس میں جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے
بندہ از شومیٔ او رسوا شود۔
تو انسان اسکی نحوست سے رسوا ہو جاتا ہے
خشم خود را چونکہ داند جاہلے
جاہل چونکہ اپنے غصے کو جانتا ہے
جز پشیمانی نباشد حاصلے
اسکو پشیمانی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا
ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش
جب کوئی غرور سے سر اٹھانے لگتا ہے
دوستاں گردند آخر دشمنش
تو دوست بھی آخرکار اسکے دشمن ہو جاتے ہیں

کاہلی را ہر کہ ساز د پیشۂ — آید از خواری بیالیش تیشۂ
جو شخص اپنی عادت کاہلی بنالیتا ہے — وہ اپنے پیروں پر ذلت کی کلہاڑی مارتا ہے

خشم خود را گر فرو نخورد کسے — عاقبت بینی پشیمانی بسے
جو شخص اپنے غصہ کو نہیں پی سکتا — آخر کار اسکو بہت شرمندگی دیکھنی پڑتی ہے

ہر کہ او افتادۂ دون پرور است — نیست آدم کمتر از گاؤ خر است
جو شخص پیٹ کا بندہ اور گرا پڑا ہوتا ہے — وہ انسان نہیں بلکہ بیل اور گدھے سے کم درجہ کا ہے

بیان چار چیز کہ گرد انیدن آں محال است

چار چیزوں کا بیان جن کا واپس لانا غیر ممکن ہے

چار چیز است آنچہ بعد از رفتنش — از محالات است باز و آوردنش
چار چیزیں ایسی ہیں جن کو جانیکے بعد — پھر ان کو واپس لانا غیر ممکن ہے

چوں حدیثے رفت ناگہ بر زباں — یا کہ تیرے جست بیروں از کماں
جب کوئی بات اچانک زبان سے نکل گئی — یا کہ تیر کمان سے چھوٹ گیا

باز چوں آرد حدیثے گفتہ را — کس نگرداند قضائے رفتہ را
کہی ہوئی بات کس طرح واپس لائی جاتی ہے — گذرے ہوئے وقت کو کوئی واپس نہیں لا سکتا

باز کے گردد چو تیر انداختی — ہمچنیں عمرے کہ ضائع ساختی
جب تو نے تیر چھوڑ دیا تو کب واپس آسکتا ہے — اسی طرح تیری عمر جو تو نے ضائع کر دی واپس نہیں ہو سکتی

ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود — پس ندامتہائے بسیارش بود
جو شخص بغیر سوچے سمجھے بات کرتا ہے — اسکو بعد میں بیحد شرمندگی ہوتی ہے

تا نہ گفتی می توانی گفتنش — چوں بگفتی کے توان نہفتنش
نہ کہی ہوئی بات کو تجھے کہنے کا اختیار ہے — لیکن اگر تو کہہ چکا ہے تو پھر کیسے چھپا سکتا ہے

بیان چار چیز کہ خواری آرد

چار چیزوں کا بیان جو ذلت لاتی ہیں۔

چار چیز است بردہد از چار چیز — نشنود اہل تمیز
چار چیزوں سے اور چار چیزیں پیدا ہوتی ہیں — اس نکتے کو اہل تمیز کے علاوہ کوئی نہیں سنتا

ہر کہ زد صادر شود ایں چار کار — بیند او چار دگر بے اختیار
جس شخص سے یہ چار کام سرزد ہو جاتے ہیں — تو وہ دوسرے چار مجبوراً دیکھتا ہے

چوں سوال آورد گردد خوار مرد — مانند تنہا ہر کہ استخفاف کرد
جب کوئی شخص سوال کا ہاتھ پھیلاتا ہے ذلیل ہوتا ہے — اور جس نے استخفاف (بخیلی) کیا اس کا کوئی ساتھی نہیں رہتا

ہر کہ در پایاں کارے ننگرد — عاقبت روزے پشیمانی خورد
جو شخص کسی کام کے انجام پر نظر نہیں رکھتا — آخر کار اسکو آخر دن شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے

ہر کہ نکند احتیاط کارہا — بر دلش آخر نشیند بارہا
جو شخص اپنے کاموں میں احتیاط نہیں برتتا — اسکے دل پر آخر کار بوجھ سوار ہو جاتا ہے

ہر کہ گشت از خوئے بد ناسازگار — دوستاں بیشک کنند از وے فرار
جو شخص بری عادتوں کی وجہ سے بدنام ہو جاتا ہے — تو بیشک دوست اس سے بھاگنے لگتے ہیں

عطاءِ حق ❖

اللہ تعالیٰ کی عطاء

چار چیز است از عطاہائے کریم — با تو گویم یاد گیرش اے سلیم
چار چیزیں اللہ تعالیٰ کی خاص عطیات ہیں — اے نیک شخص تجھ کو بتاتا ہوں ان کو یاد رکھ

فرض حق اول بجا آوردن است — والدین از خویش راضی کردن است
سب سے پہلے تو اللہ کے فرائض کو ادا کرنا ہے — اسکے بعد اپنی ذات سے ماں باپ کو خوش رکھنا ہے

حکم دیگر چیست با شیطاں جہاد — چارمی نیکی بہ خلق نامراد
دوسرا حکم کیا ہے شیطان کیساتھ جنگ کرنا — چوتھی چیز مجبور مخلوق کے ساتھ نیکی کرنا ہے

در بیان آنکہ آبرو ریزد۔

ان باتوں کا بیان جس سے عزت نہ جائے۔

دور باش از پنج خصلت اے پسر
اے لڑکے پانچ عادتوں سے دور رہ

اولاً کم گوئے با مردم دروغ
اول یہ کہ لوگوں سے جھوٹ نہ بول

ہر کہ ستیزہ کند با مہتراں
جو شخص بڑوں سے لڑائی جھگڑا کرتا ہے

پیش مردم ہر کرا بنود ادب
جو شخص لوگوں کے سامنے ادب سے پیش نہ آئے

از سبکساراں مباش اے نیک خو
اے نیک شخص تو ناواقفوں جیسا نہ بن

اے پسر با مہتراں کمتر ستیز
اے لڑکے تو بڑوں کے ساتھ دشمنی نہ کر

گر بعالم آبروی بایدت
اگر دنیا میں تو عزت چاہتا ہے

ہر کہ آہنگ سبکساری کند
جو شخص کمینہ پن اور نادانی کا ساتھ دیتا ہے

جز حدیث راست با مردم مگو
لوگوں سے سچ کے علاوہ کوئی بات نہ کہو

از خلاف و از خیانت باش دور
مخالفت اور خیانت سے دور رہ

تا نہ ریزد آبرویت در نظر
تاکہ تیری عزت لوگوں کی نظر میں کم نہ ہو

زانکہ گردی از دروغت بے فروغ
کیونکہ جھوٹ بولنے کو سربلندی حاصل نہ ہوگی

آبروئے خود بریزد بیگماں
وہ یقیناً اپنی عزت کو گنواتا ہے

گر بریزد آبرو نبود عجب
وہ اگر اپنی عزت گنوا دے تو کوئی تعجب نہیں

کز سبکساری بریزد آبرو۔
کیونکہ نالائقی سے عزت چلی جاتی ہے

وز حماقت آبروئے خود مریز
اور اسطرح اپنی عزت حماقت سے نہ گنوا

دائما خلق نکو می بایدت۔
تو کھکو ہمیشہ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے

ز آبروئے خویش بیزاری کند
وہ گویا خود اپنی عزت سے بیزار ہے

تا نگردد آبرویت آب جو
تاکہ تیری آبرو ندی کے پانی کیطرح بہ نہ جائے

تا نبود پیوستہ در روح تو نور
تاکہ تیری روح میں ہمیشہ نور رہے

گر ہی خواہی کہ گویندت نکو
اگر تو چاہتا ہے کہ لوگ تجھکو نیک کہیں

تا نباشی در جہاں اندوہگیں
تاکہ تو دنیا میں غمگین نہ ہووے

اے برادر ہیچ کس را بد مگو
اے برادر ہیچ کس کو برا نہ کہہ

ور تو اے بھائی تو کسی کو برا نہ کہہ

از حسد در روزگار کس مبیں
لوگوں کے اچھے دنوں میں حسد سے نظر نہ کر

در بیان آنکہ آبرو بیفزاید۔

ان باتوں کا بیان جن سے عزت بڑھتی ہے

از سخاوت آبرو افزوں شود
سخاوت سے عزت زیادہ ہوتی ہے

وز بخیلی بے خرد ملعون شود
اور بیوقوف کنجوسی سے ملعون ہوتا ہے

ہر کرا بر خلق بخشائش بود
جو لوگوں کے ساتھ سخاوت کرتا رہتا ہے

آبروئے او در افزائش بود
اسکی عزت بڑھتی ہی رہتی ہے

باش دائم بردبار و باوفا
تو ہمیشہ بردبار اور باوفا رہ

تا بروئے خویش بینی صد ضیا
تاکہ تو اپنے چہرے پر خوب نور دیکھے

بردباری جوئے و بے آزار باش
بردباری کر اور بے ضرر بن

تا گردد در ہنر نام تو فاش
تاکہ ہنر میں تیرا نام مشہور ہو۔

تا بماند رازت از دشمن نہاں
تاکہ تیرا راز دشمن سے پوشیدہ رہے

سر خود با دوستاں کمتر رساں
اپنے راز کو دوستوں پر بھی کم ظاہر کر

تا نگردی پیش مردم شرمسار
تاکہ لوگوں کے سامنے تو شرمندہ نہ ہو

آنچہ خود نہ نہادہ باشی بر مدار
جو بات تجھے معلوم نہیں اسکا دعویٰ مت کر

اے برادر پردۂ مردم مدر
اے بھائی لوگوں کے عیب کو ظاہر نہ کر

تا نہ درد پردہ ات شخصے دگر
تاکہ کوئی دوسرا شخص تیرے عیب کو ظاہر نہ کرے

باخدائے دل مکن زنہار کار
اپنے دل کی خواہش کیلئے کوئی کام نہ کر

تا زبانت بوَد ہے خواجہ دراز
اے لقمان! جبتک تیری زبان تیرے قابو میں رہے دراز

قدر مردم خدا شناس اے محترم
اے محترم! تو خدا شناس ہو کر لوگوں کی قدر و قیمت کو پہچان

ہر کرا قدرے نباشد در جہاں
دنیا میں جس کسی کا قدر نہیں ہوتی

از قناعت ہر کرا نبود نشاں
جس شخص کے دل میں قناعت کا اثر نہیں ہوتا

بر عدو ے خویش چوں یابی ظفر
اپنے دشمن پر اگر تو کامیابی پاوے

دائمی باش از حق ترسش گاہ گاہ
ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ

باتواضع باش خوکن با ادب
انکساری کر اور باادب بننے کی عادت ڈال

صبر و علم و حلم تریاق دل اند
صبر، علم اور حلم دل کیلئے تریاق ہیں

ہمچو تریاق اند داناں یاں دہر
دنیا کے عقلمند لوگ تریاق کے مانند ہیں

مردم از تریاق می باید نجات
تریاق سے انسان نجات پاتے ہیں

تا ہرگز نیاردت پس پشیمانیت بار
تاکہ تجھکو شرمندگی کا بوجھ نہ اٹھانا پڑے

دست کوتاہ دار در ہر جانب ممتاز
اپنا ہاتھ ہمیشہ اور ہر جانب سے روکے رکھو۔

تا شناسد دیگرے قدر تو ہم
تاکہ دوسرے لوگ بھی تمہاری قدر و قیمت کو پہچانیں۔

زندہ شمارش کم ہست از مردگاں
اسکو زندہ نہ سمجھو بلکہ وہ مردوں میں سے ہے

کے تواند گر سازد دش اہل جہاں
تو بتلا اگر اسے دنیا والے عقلمند کیسے بنا سکتے ہیں

عفو پیش آرد ز جرمش در گذر
تو رحم کر اور اسکے جرم کو معاف کر دے

نیز باش از رحمتش امیدوار
اور اسکی رحمت کا امیدوار بھی رہ

صحبت پرہیزگاراں می طلب
اور پرہیزگار دینی صحبت کا طالب ہو

حرص و بغض و کینہ زہر قاتل اند
لالچ، بغض اور کینہ زہر قاتل ہیں۔

قاتل اند اے خواجہ نادانان چو زہر
اور اے خواجہ بیوقوف لوگ زہر کے مانند قاتل ہیں

خود کسے از زہر کے یابد حیات
کسی نے زہر سے کبھی زندگی پائی ہے

فخر جملہ کارہا ناں دادن است
تمام کاموں سے افضل کام کھانا کھلانا ہے

گرچہ دانا باشی و اہل ہنر
اگر ہنرمند اور عقلمند ہے تو

معرفت اللہ۔

معرفت حاصل کن اے جاں پدر
اے بیٹے معرفت خدا کو پہچانتا ہوا حاصل کر

ہر کہ عارف شد خدائے خویش را
جو اپنے خدا کا عارف ہو گیا

ہر کرا او عارف نباشد زندہ نیست
جو شخص خدا کو نہیں پہچانتا وہ گویا زندہ نہیں ہے

ہر کرا او معرفت حاصل نشد
جس کسی کو معرفت خدا حاصل نہ ہوئی

نفس خود را چوں تو شناسی دلا
اے دل اگر تو اپنے نفس کو پہچان لے

عارف آنجا شد کہ باشد حق شناس
عارف وہ ہے جو اللہ کو پہچاننے والا ہے

ہست عارف را بدل مہر و وفا
عارف کا دل مہر و وفا سے معمور رہتا ہے

ہر کرا او معرفت بخشد خدا
جس شخص کو اللہ تعالیٰ معرفت عنایت کر دیتا ہے

در برد در دوستان بکشادن است
اور اپنا دروازہ دوستوں کیلئے کھلا رکھتا ہے

خویش را کمتر ز ہر نادان شمر
تو خود کو ہر بیوقوف سے کمتر سمجھ

خدا شناسی

تا بیابی از خدائے خود خبر
تاکہ تجھکو اپنے خدا سے واقفیت ہو جائے

در تمنا بیند لقائے خویش را
تو وہ اپنی موت کی بھی زندگی دیکھتا ہے

قبر حق را لائق و وار زندہ نیست
وہ قبر حق کے لائق اور اہل نہیں ہے

ہیچ با مقصود خود واصل نشد
وہ اپنے مقصود کو حاصل نہ کر سکا

حق تعالیٰ را بدانی با عطا
تو حق تعالیٰ پہچاننے کا انعام پائے گا

ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس
جو عارف نہیں ہے وہ ناشکرا ہے

کار عارف جملہ باشد با صفا
عارف کے تمام کام اخلاص کیساتھ ہوتے ہیں

غیر حق را در دل او نیست جا
تو اسکے دل میں غیر اللہ کیلئے جگہ نہیں رہتی۔

صدقہ

صدقہ

تا اماں یابی ز قہر کردگار
تاکہ تو اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچے

صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ
تو ہر صبح اور شام صدقہ دیا کر

ہر کہ او را خیر عادت می شود
جس کسی نے بھلائی کرنیکی عادت ڈالی

آنکہ نیکی می کند در حق پاس
جو صرف اللہ کی خاطر نیک کام کرتا ہے

آنکہ از وے ہست مردم را ضرر
جس سے لوگوں کو ضرر پہونچے۔

دین ندارد ہر کہ بود ترسگار
جسے اللہ کا ڈر نہیں وہ دیندار نہیں ہے

باورع باش اے پسر گر مومنی
اے لڑکے اگر تو مومن ہے تو پرہیزگار بن

تعظیم مہمان

اے برادر میہماں را نیک دار
اے بھائی مہمان کو اچھی طرح رکھ

میہماں روزی بخود می آورد
مہمان اپنی روزی اپنے ساتھ لاتا ہے

صدقہ می دہ در نہاں و آشکار
تو ظاہر میں بھی اور پوشیدہ طور پر بھی صدقہ دے

تا بلا ہا از تو گرداند الٰہ
تاکہ اللہ تجھ سے بلاؤں کو دور رکھے

بیگماں عمرش زیادت می شود
یقیناً اسکی عمر زیادہ ہوتی ہے۔

بہتر ہیں مردماں او را شناس
تو اسکو بہترین آدمی سمجھ

درمیان خلق زو نبود بتر۔
تو انسانوں میں اس سے بدتر کوئی نہیں ہوگا

نیست عقل آں را کہ باشد نابکار
جو نالائق ہوتا ہے اسکے پاس عقل کہاں

کافری از قہر حق گر ایمنی۔
وہ شخص کافر ہے جو قہر خداوندی سے بیخوف ہے

مہمان کی تعظیم

ہست میہماں از عطائے کردگار
مہمان خدا کی دی ہوئی نعمت ہے

پس گناہ میہماں را می برد
اور جب جاتا ہے تو میزبان کے گناہ بھی لیجاتا ہے

ہر کرا بیمار دارد دشمنش۔
جس کو اللہ تعالیٰ دشمن سمجھتا ہے

اے برادر دار مہماں را عزیز
اے بھائی مہمان کو عزیز رکھ

ہر کرا شد طبع از مہماں ملول
جسکا دل مہمان سے رنجیدہ ہوتا ہے

بندۂ کو خدمت مہماں کند
جو شخص مہمان کی خدمت کرتا ہے

از تکلف دور باش اے میزباں
اے میزبان تکلف سے دور رہ

ناں بدہ بر جائعاں بہر خدا
بھوکوں کو اللہ کے واسطے کھانا کھلا

باتن عور آنکہ بخشد جامۂ
جو شخص ننگوں کو کپڑا پہناتا ہے

گر برآری حاجت محتاج را
اگر تو محتاجوں کی ضرورت پوری کرے

ہر کرا باشد بدولت بخت یار
عزیز جسکی قسمت میں ہوتی ہے۔

تا نخوانندت نخوان کس مرد
جب تک تجھے نہ بلائیں کسی کے دسترخوان پر نہ جا

گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں
اگر تو کوئی بھلائی کرے تو خود اسکی تعریف نہ کر

باز دارد میہماں از مسکنش
مہمان کو اسکے گھر سے روک دیتا ہے

تا بیابی عز از رحماں تو نیز
تاکہ تو بھی اللہ تعالیٰ سے عزت پائے

از وے آزردہ خدا و ہم رسول
اس سے ناخوش ہوتا ہے خدا اور رسول بھی

خویش را شائستۂ رحماں کند
وہ اپنے کو اللہ کی رحمت کا حقدار بناتا ہے

تا گرانی نبودت از میہماں
تاکہ مہمان سے تجھکو گرانی نہ ہو۔

تا دہندت در بہشت عدن جا
تاکہ تجھکو بہشت عدن میں جگہ ملے

حق دہد او را ز رحمت خانۂ
اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسکو جنت میں گھر دیتا ہے

بر سر اقبال یابی تاج را۔
تو تو اقبال مند سر کیلئے تاج پاوے

خیر در رد در نہاں و آشکار
وہ ظاہر و پردہ نیکیاں کرتا رہتا ہے

در پے مردار چوں گرگس مرو
گدھ کی طرح مردار کے پیچھے نہ دوڑ

ہر چہ بینی نیک بیں و بد مبیں
ہمیشہ نیکی پر نظر رکھ اور برائی کو نہ دیکھ

نصائح دینی و دنیوی

دین اور دنیا کے لئے نصیحتیں

خواب کم کن اول روز اے پسر
اے لڑکے صبح کے وقت نہ سو

آخر روزت نکو بنود منام
شام کے وقت سونا اچھا نہیں ہوتا

اہل حکمت را نمی آید صواب
عقلمندوں کو یہ کام ٹھیک نہیں ہے

دست را بر رخ زدن شوم است شوم
اپنے منہ پر تماچہ مارنا بڑی نحوست ہے

شب در آئینہ نظر کردن خطا است
رات کو آئینہ دیکھنا برا ہے

خانہ در تنہا و تاریکت بود
تمہارا گھر اگر خالی ہو اور تاریک ہو

دست را کم زن تو در زیر زنخ
ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ کم رکھو کیونکہ یہ افسردگی کی علامت ہے

چار پایاں را چو بینی در قطار
چوپایوں کو جب تو ایک قطار میں جاتے دیکھے

تا فزاید قدر و جاہت را خدا
تاکہ خدا کے نزدیک تیری قدر و منزلت زیادہ ہو

تا شود عمرت زیادہ در جہاں
تاکہ تیری عمر دنیا میں زیادہ ہو

نفس را بد خو مسیا موز اے پسر
اور اپنے نفس کو بری عادت میں نہ ڈال

پیش شاست خواب ہم آمد حرام
شام سے قبل بھی سونا حرام ہے

در میان آفتاب و سایہ خواب
کڑی دھوپ اور سایہ کے درمیان کو سویا جائے

استماع علم کن زاہل علوم
عالموں سے علم کی بات سن

روز گر بینی تو روئے خود رواست
لیکن دن میں اگر آئینے میں چہرہ دیکھو تو جائز ہے

مو نسے باید کہ نزدیکت بود
تو کسی ہم کو چاہیئے کہ تیرے پاس رہے

نزد اہل علم سرد آمد چو تیغ
اہل علم کے نزدیک کلام مثل برف کے سرد و فضول اور بیجان ہے

در میان شاں نیائی زینہار
تو ان کے درمیان ہرگز نہ آ۔

روز و شب می باش دائم در دعا
تو دن رات برابر دعاؤں میں مشغول رہ

رو نکوئی کن نکوئی در نہاں۔
تو جا خفیہ طور پر نیکی کر (ریاکاری سے نہیں)۔

تا نہ کاہد روزیت در روزگار
تاکہ کاروبار میں تیری روزی (منافع) کم نہ ہو

ہر کہ رود در فسق و در عصیاں کند
جو فسق و فجور اور گناہوں میں مائل رہتا ہے

کم شود در روزی ز گفتار دروغ
جھوٹی باتوں سے بھی روزی کم ہو جاتی ہے

فاقہ آرد خواب بسیار اے پسر
زیادہ سونے سے فاقے کی نوبت آتی ہے

ہر کہ در شب خواب عریاں می کند
جو شخص رات کو ننگا سوتا ہے۔

بول عریاں ہم فقیری آورد
ننگے ہو کر پیشاب کرنے سے غریبی آتی ہے

در جنابت بد بود خوردن طعام
ناپاکی کی حالت میں کھانا کھانا برا ہے

ریزۂ ناں را میفگن زیر پا
روٹی کے ٹکڑے کو پیر سے نہ روندو

شب مزن جارو بہ ہرگز خانہ در
رات کو گھر میں جھاڑو ہرگز نہ دے

گر بخوانی نام بابت نام را
اگر تو اپنے ماں باپ کا نام لیکر پکارے گا

گر بہ ہر چوبے کنی دنداں خلال
اگر ہر لکڑی سے تو دانت نہیں خلال کریگا

معصیت کم کن بعالم زینہار
تو تجھکو چاہیئے کہ دنیا میں گناہ نہ کر۔

ایزد اندر رزق او نقصاں کند
اللہ تعالیٰ اسکے رزق میں کمی کر دیتا ہے

در سخن کذاب را بنود فروغ
جھوٹ بولنے والے کی باتوں میں ترقی نہیں ہوتی

خواب کم کن باش بیدار اے پسر
اسلئے اے لڑکے کم سو اور زیادہ بیدار رہ

در نصیب خویش نقصاں می کند
وہ اپنی قسمت کھوٹی کرتا ہے۔

اندوہ بسیار پیری آورد
زیادہ رنج و غم بڑھاپہ لاتا ہے

ناپسند است ایں بہ نزد خاص و عام
یہ بات ہر خاص و عام کے نزدیک ناپسندیدہ ہے

گر ہمی خواہی تو نعمت از خدا
اگر تو اللہ کی نعمت کا خواہاں ہے

خاک روبہ ہم منہ در زیر سر
اور کوڑا کرکٹ بھی سرہانے نہ ڈال

نعمت حق بر تو می گردد حرام
تو اللہ کی نعمت تجھ پر حرام ہو جائے گی

بے نوا گردی و افتی در ملال۔
تو مفلس ہو جائیگا اور مصیبت میں پھنسے گا۔

دست راہر گز بخاک و گل مشو
ہاتھ کو کبھی دھول اور مٹی سے صاف نہ کر

از برائے دست شستن آب جو
ہاتھ دھونے کیلئے پانی تلاش کر

اے پسر بر آستانِ در منشیں
اے لڑکے دروازے کی دہلیز پر نہ بیٹھ

کم شود روزی ز کردار چنیں
ایسے کام سے روزی گھٹتی ہے۔

تکیہ کم کن نیز در پہلوئے در
دروازے کے بازو سے ٹیک لگا کر نہ بیٹھ

باش دائم از چنیں خصلت بدر
ہمیشہ ایسی عادت سے دور رہ

در خلا جا گر طہارت می کنی
اگر تو پاخانہ کے حد میں غسل کرتا ہے

وقت خود را داں کہ غارت میکنی
تو تو جان کے اپنے وقت کو برباد کرتا ہے

جامۂ بر تن نشاید دوختن
جسم پر کپڑا پہنے پہنے نہ سینا چاہیئے

باید از مرداں ادب آموختن
لوگوں سے ادب سیکھنا چاہیئے

گر بدامن پاک سازی روئے خویش
اگر اپنے منہ کو دامن سے صاف کرے گا

روزیت کم گردد اے درویش بیش
اے درویش اسسے روزی زیادہ گھٹتی ہے

دیر رو بازار بروں آئے زود
بازار آنیکے مواقع دیر سے کم آئینگے اور اگر جا تو جلد لوٹ آ

زانکہ از رفتن نیابی ہیچ سود
کیونکہ تو وہاں جانے سے کچھ فائدہ نہیں پائیگا۔

نیک بنود گر کشی از دم چراغ
چراغ کو منہ سے پھونک کر بجھانا اچھا نہیں

رہ مدہ دود چراغ اندر دماغ
چراغ کے دھوئیں کو دماغ کے اندر نہ جانے دے

کم زن اندر ریش شانہ مشترک
ہر کسی کی کنگھی سے اپنی داڑھی میں کنگھی نہ کر

زانکہ آں خاص تو باشد خوشترک
جو خاص تمہاری اپنی کنگھی ہو اسسے کرنا بہتر ہے

از گدایاں پارہ ہائے ناں مخر
فقیروں سے روٹی کے ٹکڑے نہ خرید

زانکہ می آرد فقیری اے پسر
کیونکہ آدمی کے اسسے غریبی آتی ہے

دور کن از خانہ تار عنکبوت
اپنے گھر سے مکڑی کا جالا دور کر

باشد اندر ماندنش نقصان قوت
اسکے رہنے سے روزی میں کمی آتی ہے

خرچ را بیروں ز اندازہ مکن
اندازے سے زیادہ خرچ نہ کر

خشک رش ملخویش را تازہ مکن
اپنے سوکھے زخم کو تازہ نہ کر

دسترس گر با شدت تنگی مکن
چونکہ رہواری برہ لنگی مکن

اگر تو دولتمند ہے تو بخیلی نہ کر
چونکہ تو سوار ہے اسلئے راستے میں لنگڑا کر نہ چل

در بیان آنکہ دوستی را نشاید

اس کا بیان جو دوستی کے لائق نہیں۔

دوست بد باشد زیاں کار اے پسر
خراب دوست نقصان پہونچانیوالا ہوتا ہے

تو طمع زاں دوست بردار اے پسر
تو ایسے دوست سے کوئی امید نہ رکھ

ہر کہ می گوید بدیہائے تو فاش
جو تیری برائیوں کو ظاہر کرے

دوست مشمارش بدو ہمدم مباش
اسکو دوست نہ سمجھ اور نہ اسکا ساتھی بن

دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار
شرابی سے ہرگز دوستی نہ کر۔

از چناں کس خویشتن را دور دار
ایسے لوگوں سے اپنے آپ کو دور رکھ

منع گرمی کند ترک زکوٰۃ
جو دولتمند کہ زکوٰۃ دینا چھوڑ دے

دور باش از دیں کہ خواہد از تو سود
اس شخص سے دور رہ جو تجھ سے نفع کا طالب ہو

اے پسر از سود خوار اکن حذر
اے لڑکے سود خوروں سے پرہیز کر

تا بماند عمر تو دارد اثر
اسکی عمر دراز ہو اسکا اثر باقی رہے

آنکہ از مردم ہمی گیرد ربا
جو شخص کہ لوگوں سے سود لیتا ہے

گر سر خود بر قدم ہائے تو سود
اگر چہ وہ اپنا سر تیرے قدموں پر رگڑے

خصم ایشاں شد خدائے دادگر
کیونکہ خداوند کریم ان لوگوں کا دشمن ہے

زینہار او را نگوئی مرحبا۔
تو اسکو کبھی مرحبا نہ کہہ۔

غم خواریٔ مردم

لوگوں سے غم خواری

برسر بالین بیماراں گذر
بیماروں کی مزاج پرسی کو جاؤ

تا توانی تشنہ را سیراب کن
جہاں تک ہوسکے پیاسے کی پیاس بجھا

خاطر ایتام را دریاب نیز۔
یتیموں کی بھی دل جوئی کر

چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں
جب اچانک کوئی یتیم روتا ہے

چوں یتیمے را کسے گریاں کند
جو شخص کہ یتیموں کو رلاتا ہے

آنکہ خنداند یتیمے خستہ را
جو یتیموں کو ہنساتا ہے۔

ہر کہ اسرارت کند فاش اے پسر
اے لڑکے جو شخص تیرا راز ظاہر کرے

در جوانی دار پیراں را عزیز
جوانی میں ضعیفوں سے محبت سے پیش آ

بر ضعیفاں گر بہ بخشائی رواست
ضعیفوں کی خاطر مدارات کرنا بہتر ہے

بر سر سیری مخور ہرگز طعام
پیٹ بھرے ہوئے پر کھانا ہرگز نہ کھا

زانکہ ہست ایں سنت خیر البشر
کیونکہ یہ سب بہتر انسان کی سنت ہے

در مجالس خدمت اصحاب کن
مجلسوں میں ساتھیوں کی خدمت کر

تا ترا پیوستہ دارد حق عزیز
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھکو ہمیشہ عزیز رکھے

عرش حق در جنبش آید آں زماں
تو اسوقت عرش خداوندی بھی کانپنے لگتا ہے

مالک اندر دوزخش بریاں کند
اللہ اسکو جہنم کی آگ میں جلادے گا

باز یابد جنت در بستہ را
وہ جنت کے بند دروازے کو کھلا ہوا پائیگا

از چناں کس دور می باش اے پسر
ایسے شخص سے دور ہی رہ۔

تا عزیز دیگراں باشی تو نیز
تاکہ دوسرے بھی تجھ سے محبت سے پیش آویں

کیں ز سیرتہائے خوب اولیا است
کیونکہ یہ ولیوں کی بہترین عادتوں میں سے ہے

تا نمیرد در بدن قلب اے غلام
تاکہ اے لڑکے تیرے جسم میں تیرا دل مردہ نہ ہو

علت مردم زہر خواری بود
زیادہ کھانے سے لوگ بیمار پڑجاتے ہیں

راحتے بنود حسود شوم را۔
کمبخت حاسد کیلئے چین نہیں ہوتا۔

توبۂ بد خو کجا محکم بود
بدکردار کی توبہ کہاں پائیدار ہوتی ہے

تا شود دین تو صافی چوں زلال
تاکہ تیرا دین میٹھے پانی کیطرح صاف ہو

آنکہ باشد در پئے قوتِ حرام
جو شخص حرام روزی حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے

خوردن پر تخم بیماری بود
زیادہ کھانا بیماری کا بیج ہوتا ہے

کاذب بد بخت را بنود وفا
اور بدنصیب جھوٹا وفادار نہیں ہوتا۔

مز بخیلاں را مروت کم بود
کنجوسوں میں مروت کم ہوتی ہے

باش دائم طالب قوت حلال
ہمیشہ حلال روزی کا طالب رہ

در تن او دل ہمی میرد تمام
اسکے جسم میں اسکا دل مردہ ہوجاتا ہے

در صلہ رحم

رشتہ داروں سے سلوک

رو بپرسیدن بر خویشانِ خویش
جا اپنے عزیزوں کی خبر لیتا رہ

ہر کہ گرداند ز خویشاوند رو
جو شخص اپنے عزیزوں سے منہ موڑ لیتا ہے

ہر کہ او ترک اقارب میکند
جو اپنے رشتہ داروں سے ترک تعلق کرلیتا ہے

ہر کہ او از خویش خود بیگانہ شد
جو شخص اپنے عزیزوں سے بیگانہ ہوگیا

تا بگردد مدت عمر تو بیش
تاکہ تیری عمر میں زیادتی ہو۔

بے گماں نقصاں پذیرد عمر او
یقیناً اسکی عمر کو نقصان پہونچتا ہے

جسم خود قوت عقارب میکند
وہ اپنے جسم کو بچھوؤں کی غذا بناتا ہے

نامش از روئے بدی افسانہ شد
اسکا نام برائی میں مشہور ہوجاتا ہے

خاتمہ

اہل دیں را ایں قدر کافی بود
دینداروں کے لئے اسقدر نصیحت کافی ہے

ایں نیز اہیں وافی بود
اور دنیاداروں کے لئے بھی یہ بہت ہے

ہر کہ اینہا را بداند عاقل است
اور جو ان پر عمل کرے وہ انسان کامل ہے

وانکہ اینہا کار بند کامل است
جو ان باتوں کو جان لے تو عقلمند ہے

ہمنشین اولیا باشد مدام
ہمیشہ اولیا کی صحبت میں رہے گا

در جوار انبیا دار السلام
اسکو جنت میں نبیوں کا قرب حاصل ہوگا

دعا

جسم پژمردہ بتاب و تب رسد
اور مرجھایا ہوا جسم جب تکلیف میں مبتلا ہو

یارب آں ساعت کہ جاں بر لب رسد
اے اللہ اسوقت جبکہ جان نکلنے لگے

خلعت راہ سعادت پوشیم
نیکی اور سعادت کا لباس پہنوں

شربت شہد شہادت نوشیم
تو اللہ کرے میں شہادت کے شہد کا شربت پیوں

ہم تو ہی باشی مرا فریاد رس۔
تو تو ہی میری فریاد کو سن لے

چوں ندارم در دو عالم جز تو کس
اے اللہ جب دونوں عالم میں تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے

تمام شد

saiyad

shamsuddin